﴿فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾

سو آپ اس حال کو بیان کر دیجیے شاید وہ لوگ کچھ سوچیں۔

[الأعراف:۱۷۶]

سیرت

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ

امیر المؤمنین فی الحدیث

[۹۸ھ-۱۶۱ھ]

ترجمہ و اضافات: رضا حسن

مرکز الدعوة الإسلامية والخيرية

سونس، کھیڈ-رتناگری

سلسلۂ اشاعت نمبر ۳۲

نام کتاب	:	سیرت امام سفیان ثوری
ترجمہ و اضافات	:	رضا حسن
طباعت	:	A1/ گرافکس اسٹوڈیو
صفحات	:	216
ایڈیشن	:	اول
اشاعت	:	ذوالقعدہ ۱۴۴۰ھ بمطابق جولائی ۲۰۱۹ء
تعداد	:	1/ہزار
قیمت	:	
ناشر	:	مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ والخیریۃ، سونس، کھیڈ، رتنا گیری

ملنے کے پتے:

- مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ والخیریۃ:

بیت السلام کمپلیکس، نزد المدینۃ انگلش اسکول، مہاڈ ناکہ، کھیڈ، ضلع: رتنا گری-415709،

فون:02356-264455

- دفتر صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی:

14-15، چونا والا کمپاؤنڈ، مقابل کرلا بس ڈپو، ایل بی ایس مارگ، کرلا (ویسٹ)

ممبئی-400070۔ فون:022-26520077

فہرست

بسم الله الرحمن الرحيم

عرضِ ناشر

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین۔آمین

ہم ان (اصحابِ کہف) کا صحیح واقعہ تیرے سامنے بیان فرمارہے ہیں۔ یہ چند نوجوان اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کی ہدایت میں ترقی دی تھی (الکھف آیت: ۱۳، ترجمہ احسن البیان)

سورہ کہف میں یہ قصہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ تھا "دقیانوس" جو لوگوں کو بتوں کی عبادت کرنے اور ان کے نام کی نذر و نیاز دینے کی ترغیب دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان چند نوجوانوں کے دلوں می یہ بات ڈال دی کہ عبادت کے لائق تو صرف ایک اللہ ہی ہے جو آسمانوں و زمین کا خالق اور کائنات کا رب ہے۔ یہ توحید پرست الگ ہو کر کسی ایک جگہ اللہ واحد کی عبادت کرتے، آہستہ آہستہ لوگوں میں ان کے عقیدۂ توحید کا چرچا ہوا تو بادشاہ تک بات پہنچ گئی۔ اور اس نے انہیں اپنے دربار میں طلب کر کے ان سے پوچھا تو وہاں انہوں نے برملا اللہ کی توحید بیان کی۔ بالآخر وہ بادشاہ اور اپنی مشرک قوم کے ڈر سے اپنے دین کو بچانے کے لئے آبادی سے دور ایک پہاڑ کے غار میں پناہ گزیں ہو گئے جہاں اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند مسلط کر دی اور وہ تقریبا تین سو نو (۳۰۹) سال سوئے رہے۔

اصحابِ کہف کا واقعہ اہلِ ایمان کے لئے بڑا سبق آموز ہے۔ اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے مختلف پیغمبروں اور مختلف قوموں کے حالات کو قرآن میں جابجا بیان فرمایا ہے جسے بنیاد بنا کر مشرکین قرآن کو "اساطیر الاولین" کہا کرتے تھے، وہ گمراہی کے ایسے دلدل میں پھنس گئے تھے کہ بڑے سے بڑا معجزہ دیکھ کر بھی ایمان لانے کی توفیق سے محروم رہے۔

قرآن دراصل رشد وہدایت کی کتاب ہے لیکن اس میں گذرے ہوئے زمانے کے واقعات بھی ہیں جو آنے والی نسلوں کے لئے پند و نصیحت اور عبرت و موعظت کا کام کرتی ہیں۔ جیسا کہ قرآن نے کہا: "لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ "(یوسف: ۱۱۱) ان کے قصے میں عقل والوں کے لئے یقینا نصیحت اور عبرت ہے۔

قرآن ہی کا فیض ہے کہ تدوین وسوانح، سیر وتراجم، مسلمانوں کے علمی امتیازات میں شمار کیا جاتا ہے جسے اہلِ فن نے علمی اصولوں کا لحاظ رکھتے ہوئے رجال واعلام کی سیرت وتذکرے سپرد قلم کیا ہے۔ دوسری اور تیسری صدی ہجری جس میں بہت سے نامور اور قد آور محدثین اور اہلِ علم گذرے ہیں جن کے کارنامے اور جن کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں، اس میں سے ایک نام امیر المؤمنین فی الحدیث "امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا ہے۔ جن کی حیات وخدمات پر مشتمل کتاب شائع کرتے ہوئے ہمیں خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

زیرِ نظر کتاب "عبد الغنی الدقر" کی عربی کتاب "الامام سفیان الثوری امیر المؤمنین فی الحدیث" ہے جسے اردو قالب میں شیخ رضا حسن حفظہ اللہ نے ڈھالا ہے اور حک واضافے سے بھی کام لیا ہے اور اسے ہم 'سیرت امام سفیان ثوری۔ امیر المؤمنین فی الحدیث کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔ فضیلۃ الشیخ عبد السلام سلفی حفظہ اللہ "امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی" نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود اپنے تاثرات بصورتِ تقدیم نوازا ہے۔ ہم دل کی اتاہ گہرائیوں سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت وعافیت اور اپنی حفاظت میں رکھے اور ان سے مسلکِ سلف کو مزید فروغ واستحکام نصیب ہو۔

آخر میں ہم اپنے تمام رفقاء کار اور اراکینِ مرکز کے مشکور وممنون ہیں جس کی فکر مندیوں اور مخلصانہ برتاؤ نے ہمارے سمندِ شوق میں مہمیز کا کام کیا ہے، ہمارے حوصلے بلند کئے ہیں جس کی وجہ سے ہم "سیرت امام سفیان ثوری" جیسا دلکش وحسین مرقع پیش کرتے ہوئے رب ذوالجلال کی دہلیز پر سربسجود ہیں۔ نیز ہم مبارکباد دیتے ہیں اور شکر گذار بھی ہیں کہ ایک فلاحِ آخرت کے طالب نے اس کتاب کو زیورِ طباعت سے آراستہ کرنے کا بار اپنے کندھوں پر اٹھایا ہے اللہ تعالیٰ انہیں دارین کی سعادتوں سے ہمکنار فرمائے۔ وماتوفیقی الا باللہ

خادم العلم والعلماء

مقصود علاء الدین سین

ناظم مرکز ھذا

۲۴ ذوالقعدہ ۱۴۴۰ھ ۲۸/جولائی ۲۰۱۹ء

تقدیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔ امابعد

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ دوسری صدی ہجری کے ائمہ حدیث وفقہ میں ایک بلند پایہ مقام رکھتے ہیں۔آپ علمی جلالت وشان رکھنے کے ساتھ ساتھ زہد وتقوی، ادب واخلاق اور تواضع وکسر نفسی میں بھی درجہ امامت پر فائز تھے۔ان کی سیرت وسوانح کا ایک ایک گوشہ نمونہ سنت وحدیث ہے۔یقینا یہ مقام حدیث رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت وشغف اور زندگی میں اسی کو راہ نجات وعمل اور سعادت مندی کی کلید سمجھنے سے حاصل ہوتا ہے۔آپ سرتاج اسلاف میں سے ہیں۔ عامۃ المسلمین بالخصوص اہل علم اور طالبان علوم نبوت کے لیے آپ جیسے امامان وقت، پیکر اخلاص وعمل اور دنیا اس کی چالوں رنگینیوں سے محفوظ زندگی کو بروقت سامنے رکھ کر فکر وعمل میں بھرپور روشنی اور رہنمائی لینے کی ضرورت ہے۔

تازہ خواہی داشتن گرداغہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را

اپنے اسلاف، ائمہ کرام، صالحین اور اصحاب عزیمت وقربانی کی زندگیوں کا جتنا علم، ان سے محبت اور سچا تعلق ہوگا اسی کے مطابق توانائی، صلاح اور سرخروئی حاصل ہوگی۔

احب الصالحین و لست منھم
لعل اللہ یرزقنی صلاحا

مرکز الدعوۃ الاسلامیہ سونس کھیڈ کی سلسلہ سیرت اسلاف کی اس اہم کڑی کو پیش کرنے کی سعادت ملنے پر دلی مبارکباد دیتا ہوں۔اس اشاعت خاص کے ساتھ مرکز کی دیگر اہم دعوتی، تعلیمی، رفاہی اور کتب ورسائل کی نشرواشاعت میں مزید برکت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں۔ ساتھ ہی طلبہ العلم اور محبان اسلاف سے درخواست کرتا ہوں کہ اس امام وقت کی سیرت کا مطالعہ کریں۔ یقیناً ہمارے اسلاف نے اپنے بعد والوں کے لیے علم و عمل، منہج وعقیدہ گویا ہر میدان میں کچھ کمی نہیں چھوڑا ہے۔

تقبل اللہ ورفع درجاتہم.

اے ہمارے رب! تو ہماری کوششوں میں اخلاص دے، سلف صالحین کی راہ جینے کی توفیق دے اور جو کچھ ہمارے کج مج کام ہیں ان کی خامیوں کو معاف کرکے ان میں اصلاح کی توفیق دے اور انھیں قبول فرما۔ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم.

وصلی اللہ علی نبینا وبارک وسلم

اخوکم فی الدین

عبدالسلام سلفی

(صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)

۲۷ جولائی ۲۰۱۹

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

مقدمہ

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن مُحمَّدًا عبده ورسوله.

اللهم صل وسلم وبارك علي سيد الأنبياء والمرسلين مُحمَّد وعلي آله وصحبه والتابعين. أما بعد.

دوسری صدی ہجری کے پہلے نصف میں لوگوں کے درمیان ایک عالم جلیل، محدث کبیر، اور مجتہد شہیر رونما ہوئے جن کو اللہ نے اپنے اخلاص ، تقوی، علم اور عمل کے باعث ایسی عزت وجلالت سے نوازا کہ ان کا ذکر قیامت تک کے لئے لوگوں میں بلند ہو گیا، اور وہ ہیں امام سفیان ثوری۔

یہ اس جلیل القدر امام کی مختصر سی سیرت ہے جس میں ہم ان کی زندگی کے نجی وعوامی امور ومعاملات کو پڑھیں گے جیسے ان کے حالات، آداب، عادات، علم، تقوی اور عبادت وغیرہ۔ ان صفات کی سب سے زیادہ ضرورت ہمیں آج کے دور میں ہے، کیونکہ یہ امت تب تک اپنی کھوئی ہوئی عزت وقوّت واپس نہیں پا سکتی جب تک ان صفات کو نہ اپنالے جو ہمارے سلف صالحین میں موجود تھیں۔

فتنوں کے اس دور میں ان ائمہ کی سیرت اور کہانیاں کافی دیر سے مسلم گھرانوں سے اوجھل ہو چکی ہیں اور اس کے سبب وہ شمع اب بجھ چکی ہے جس سے الجھن میں پڑے لوگ ہدایت پاتے تھے۔ یہ شمع دوبارہ روشن ہونے کے انتظار میں ہے تاکہ ہدایت وکامیابی کا راستہ جگمگاتا رہے۔ لوگ محض باتوں سے اب تنگ آچکے ہیں، انہیں اب اس دین کی اصل حقیقت دیکھنی ہے جیسا کہ ان جلیل القدر ائمہ وعلماء کے دور میں تھا۔

اس دین کی حقیقت کو اپنی زندگی کا حصہ بنا کر جینا ان عظیم علماء کی زندگی کا لازمی حصہ تھا۔ ان کا اٹھنا بیٹھنا اور سانس لینا بھی سب اللہ کے لئے تھا۔ جب وہ کلام کرتے تو اللہ کے لئے کرتے، اور جب خاموش ہوتے تو اللہ کے لئے ہوتے۔

انہوں نے اس دنیا کو اپنے تقوے، علم، عبادت اور عمل سے پر نور کر دیا تھا۔ اگر آپ ان کے طرز اور آداب کو دیکھیں تو کہیں گے: یہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے طرز وآداب ہیں۔ اگر آپ ان کے کاروباری لین دین اور لوگوں سے برتاؤ کو دیکھیں گے تو آپ کو قرآن کی عملی تفسیر اور سنت نبی ﷺ کی اصل حقیقت دکھائی دے گی۔

چنانچہ، ان لوگوں کو یاد کرنے سے دل نرم ہوتے ہیں اور سست اعضاء میں اللہ کے لئے عمل کرنے کی ہمت جاگتی ہے۔ اس سے شاید آپ بھی صالحین واولیاء اللہ کے گروہ میں شامل ہو جائیں۔

اس کتاب میں مختلف کتب و مصادر سے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی سیرت کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ یہ امت اور اس کے نوجوان اس عظیم امام کی زندگی سے ہدایت پائیں اور ان کے نقشِ قدم کی پیروی کریں۔

اس کام کے لئے میں نے عربی میں لکھی امام سفیان کی ایک بہترین سیرت کی کتاب کو اصل بنایا ہے، جس کا نام ہے "الإمام سفيان الثوري أمير المؤمنين في الحديث" اور اس کے مؤلف کا نام "عبد الغني الدقر" ہے۔ اِس کتاب کا اکثر حصہ اسی عربی کتاب کا ترجمہ ہے۔ البتہ اسے مذکورہ عربی کتاب کا مکمل ترجمہ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس میں کتاب کے ترجمے کے بجائے امام سفیان رحمہ اللہ کی سیرت بیان کرنے کو اصل مقصد بنایا گیا ہے چنانچہ اس غرض سے جہاں کہیں سے بھی اہم معلومات میسر ہوئیں انہیں اس کتاب کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے اس میں بہت سی تفصیلات اور ابواب کا اضافہ کیا گیا ہے جو اصل کتاب میں نہیں ہیں۔ اور بہت سی چیزوں کو اختصار کی خاطر نکال دیا گیا ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو مفید بنائے، اور اس امت کے نوجوانوں کو خیر و کامیابی کی طرف ہدایت دے۔ آمین

رضا حسن

رمضان المبارک

مئی ۲۰۱۹

سفیان ثوری کا تعارف

نام ونسب وکنیت

آپ ہیں سفيان بن سعيد بن مسروق بن حبيب بن رافع بن عبد الله بن موهبة بن أُبَيّ بن عبد الله بن منقد بن نصر ابن الحارث بن ثعلبة بن عامر بن مِلكان بن ثور بن عبد مناة بن أد بن طابخة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

(جمهرة أنساب العرب لابن حزم:ص201)

ثور کے قبیلے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے آپ کو "الثوري" کہا جاتا ہے۔

البتہ ثور نام کے تین قبیلے مشہور ہیں:

1- ثور ہمدان—ان کا نسب ہے: ثَوْر بن مَالك بن مُعَاوِيَة بن دومان بن بكيل بن جشم بن خيوان بن نوف ابْن هَمدَان

2- ثور قضاعہ—ان کا نسب ہے: ثور بن كلب بن وبرة بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعة بن مالك بن عمرو بن مرة بن زيد بن مالك بن حمير

3- ثور بن عبد مناۃ—ان کا نسب ہے: ثور بن عبد مناة بن أد بن طابخة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان – انہیں " ثَوْر أطحل " بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ اطحل نامی پہاڑ کے قریب سکونت پذیر ہوئے۔

چنانچہ ثور نام کے تین قبیلے ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ بہت سے "ثوری" نسبت والے محدثین میں غلطی کر جاتے ہیں۔

امام سفیان کا تعلق تیسرے مذکورہ قبیلہ ثور سے تھا جسے ثور اطحل کہا جاتا ہے۔

ایک دوسرے مشہور امام، الحسن بن صالح بن حیؒ کی نسبت بھی ثوری ہے لیکن ان کا تعلق ثور ہمدان سے ہے۔

(دیکھیں: الانساب للسمعانی: 787، اللباب فی تہذیب الانساب لابن الاثیر: 245/1، نهاية الأرب في معرفة أنساب العرب للقلقشندی: 201/1)

سفیان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ کنیت کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ اولاد کے نام سے ہو، بلکہ اکرام و مدح کی غرض سے بھی کسی کو کنیت دی جاتی ہے۔ چنانچہ سفیان کی یہ کنیت اکراماً ہے، ان کی اولاد میں سے کوئی عبد اللہ نامی شخص نہیں ہے۔ بلکہ ان کا ایک ہی بیٹا تھا جس کا نام سعید تھا۔

اور عراق کے شہر کوفہ کے رہائشی ہونے کی وجہ سے آپ کو "الكوفي" کہا جاتا ہے۔

ظاہر یہی ہے کہ آپ کوفہ میں پیدا ہوئے۔ لیکن امام یحیی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " بلغني أن شَريك بن عَبد الله القاضي، وسُفيان الثَّوري، وإِسرَائيل، وفُضَيل بن عيَاض، وغيرهم من فقهاء الكُوفَة ولدوا بخُراسان، كان يضرب على آبائهم البعوث، فَيَتَسَرَّى بعضهم، ويتزوج بعضهم، فلما أقفلوا جاء بهم آباؤهم إلى الكُوفَة " مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ شریک بن عبد اللہ القاضی، سفیان ثوری، اسرائیل، فضیل بن عیاض اور ان کے علاوہ بعض فقہاءِ کوفہ خراسان میں پیدا

ہوئے، ان کے آباء کو ہجرت کرنی پڑی، انہوں نے شادیاں کر لیں، تو جب وہ ان کے ساتھ قافلوں میں نکلے تو کوفہ میں آکر سکونت پذیر ہوئے۔

(تاریخ ابن معین روایۃ الدوری: 4800)

پیدائش

آپ 97ھ میں سلیمان بن عبدالملک کے دورِ خلافت میں پیدا ہوئے جیسا کہ امام یحیی بن معین نے فرمایا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ 98ھ میں پیدا ہوئے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ 95ھ میں پیدا ہوئے۔ البتہ صحیح اور متفق علیہ قول کے مطابق آپ کی پیدائش کا سال 97ھ ہی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء: 230/7)

خلیفہ بن خیاط رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "سفیان ثوری اور مالک بن انس دونوں سلیمان بن عبدالملک کی خلافت کے دوران پیدا ہوئے"۔

(تاریخ خلیفہ بن خیاط 319/1)

عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے ان دونوں (یعنی سفیان اور مالک) سے ان کی عمر کے بارے میں پوچھا تو دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ وہ سلیمان کی خلافت میں پیدا ہوئے تھے۔" (ایضا)

طبقہ

آپ کا شمار ساتویں طبقہ یعنی کبار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔

آپ کے والد

آپ کے والد کا نام،**سعيد بن مسروق الثوري الكوفي** ہے۔

وہ**إبراهيم التيمي، خيثمة بن عبد الرحمن، سعيد بن عمرو بن أشوع، سلمة بن كهيل،أبو وائل، الشعبي، عباية بن رفاعة، عكرمة،عبد الرحمن بن أبي نعم، أبي الضحي، منذر الثوري، يزيد بن حيان، عكرمة،عون بن أبي جحيفة** اور دیگر کئی لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔

اور ان سے:**الأعمش** — جو ان کے ہم عصر میں سے ہیں—اور ان کی اولاد:**سفيان، عمر**،اور **المبارك**،اور ان کے علاوہ**شعبة بن الحجاج**اور دیگر کئی لوگ روایت کرتے ہیں۔

(جمهرة أنساب العرب لابن حزم: ص ٢٠١، وتهذيب التهذيب: ٨٢/٤)

آپ کے والد صحیحین کے رواۃ میں سے ہیں اور انہیں ابن معین،ابو حاتم، عجلی،اور نسائی وغیرہ نے ثقہ کہاہے۔ابن حبان نے انہیں کتاب الثقات میں ذکر کیاہے اور ابن خلفون نے ابن مدینی سے ان کی توثیق نقل کی ہے۔جبکہ امام ذہبی فرماتے ہیں:"آپ کوفہ کے ثقہ لوگوں میں سے تھے اور ان کا شمار صغار تابعین میں ہوتاہے۔"۔

آپ کے والد اپنے زمانے کے بہت بڑے اور قابل احترام فقہاء میں سے تھے۔یہی وجہ ہے کہ ان کی سرپرستی ور ہنمائی میں سفیان نے بچپن ہی سے علم حاصل کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے علمی گھرانے میں پیدا ہونے اور اتنے قابل

احترام اور اپنے زمانے کے اعلیٰ ترین بزرگوں کے درمیان نشو نما پانے کے باعث امام سفیان نے جوانی ہی میں کافی علم حاصل کر لیا تھا۔
آپ کے والد 126 ہجری میں فوت ہوئے۔

(ایضا)

آپ کی والدہ

آپ کی والدہ کے بارے میں ہمیں زیادہ کچھ معلوم نہیں ہے سوائے چند روایات کے جو ان کی سفیان رحمہ اللہ کی بہترین تربیت پر روشنی ڈالتی ہیں۔
امام وکیع بن الجراح سے روایت کیا جاتا ہے کہ ایک دن سفیان ثوری کی والدہ نے سفیان سے کہا (جب وہ بچے تھے)،
"يا بني اطلب العلم وأنا أكفيك من مغزلي يا بني إذا كتبت عشرة أحاديث فانظر هل ترى في نفسك زيادة في مشيتك وحلمك ووقارك فإن لم تر ذلك فاعلم أنه لا يضرك ولا ينفعك" اے میرے بیٹے علم حاصل کرو میں اپنے چرخے کے ذریعے تمہاری پرورش کے لئے کافی ہوں۔ میرے بیٹے جب تم دس حدیثیں لکھ لو تو اپنی طرف دھیان کرو اور دیکھو کہ تمہاری چال، حلم، اور وقار میں کوئی بہتری آئی ہے، اور اگر تم کوئی بہتری نہ دیکھو تو جان لو کہ یہ علم تمہیں نقصان پہنچا رہا ہے نفع نہیں!"

(تاریخ جرجان 492/1)

ایسے ماں اور باپ کے ہوتے ہوئے تعجب نہیں کہ امام سفیان ایسے علمی رتبے پر فائز ہوئے ۔آپ قبل از وقت علمی پختگی پانے والے بچے تھے اور اپنی جوانی کے شروع ہی میں آپ حدیثیں روایت کرنا شروع ہو تھے۔

ابوالمثنی کہتے ہیں کہ میں مرو میں تھا کہ میں نے لوگوں کو (پر جوشی سے) کہتے سنا، "قد جاء الثوري، قد جاء الثوري" ثوری آگئے، ثوری آگئے! تو میں انہیں دیکھنے کے لئے باہر نکلا تو دیکھا کہ وہ ایک جوان لڑکے تھے جس کے داڑھی کے بال ابھی نکلنا شروع ہی ہوئے تھے۔

(الثقات لابن حبان 316/8، تاریخ الاسلام للذہبی 382/4، سیر اعلام النبلاء 625/6)

سفیان کے بھائی: مبارک

سفیان کے ایک بھائی تھے مبارک بن سعید ابو عبد الرحمن الکوفی الضریر جنہوں نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی۔

وہ اپنے والد، اپنے دونوں بھائیوں: سفیان اور عمر، اور اعمش، موسی الجہنی، عمرو بن قیس، اور عاصم بن بہدلہ وغیرہ سے روایت کرتے تھے۔

اور ان سے یحیی بن معین، ابو عبید القاسم بن سلام، ابراہیم بن موسی الرازی اور دیگر لوگوں نے روایت لی ہے۔

انہیں ابن معین اور عجلی نے ثقہ کہا ہے۔ جبکہ امام ابو حاتم نے انہیں لا باس بہ کہا ہے۔ صالح بن محمد الاسدی نے انہیں صدوق کہا ہے۔ محمد بن عبید فرماتے ہیں: "ما رأيت

الأعمش أوسع لأحد قط في مجلسه إلا لمبارك. مات سنة ثمانين ومئة في أولها" میں نے اعمش کو اپنی مجلس میں مبارک کے علاوہ کسی کے لئے کشادگی کرتے ھوئے نہیں دیکھا۔ 180 ہجری کے آغاز میں ان کی وفات ہوئی۔

(تہذیب التہذیب:28/10)

سفیان کے بھائی: عمر

سفیان کے دوسرے بھائی تھے عمر بن سعید بن مسروق ثوری۔ یہ سفیان اور مبارک دونوں سے عمر میں بڑے تھے۔

وہ اپنے والد، اعمش، عمار الدہنی، اور اشعث بن ابی الشعثاء وغیرہ سے روایت کرتے تھے۔ ان سے ان کے بھائی مبارک، ان کے بیٹے حفص بن عمر، اور ابن عیینہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

انہیں نسائی اور دار قطنی نے ثقہ کہا ہے۔ جبکہ امام ابو حاتم نے لا باس بہ کہا ہے۔

عبد العزیز بن ابی عثمان فرماتے ہیں: **" أصيب سفيان بن سعيد بأخ له يسمى عمر وكان مقدما فلما سووا عليه قبره قال: رحمك الله يا أخي إن كنت لسليم الصدر للسلف، وإن كنت لتحب أن تخفى علمك - اي لا تحب الرياسة. "** سفیان بن سعید اپنے بڑے بھائی عمر کی موت سے متاثر ہوئے، جب ان کی قبر کو ہموار کیا جارہا تھا سفیان نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے میرے بھائی، کاش اگر آپ سلف کی طرف سلیم الصدر ہوتے، اور آپ اپنے علم کو چھپا کر رکھتے۔ یعنی آپ قیادت کو پسند نہ کرتے۔

(الجرح والتعدیل:69/1)

سفیان کے دادا: مسروق

سیر اعلام النبلاء میں امام ذہبی ذکر کرتے ہیں کہ امام سفیان ثوری کے دادا، مسروق نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمل کی جنگ میں شرکت کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ تابعین میں سے تھے۔

آپ کا خاندان

آپ کے تین بھائی تھے: مبارک، حبیب اور عمر۔ اور ایک بہن تھی جو آپ سے بہت محبت و شفقت رکھتی تھی۔ اس کے علاوہ آپ کی بیوی کے بارے میں زیادہ کچھ معلومات نہیں ہیں البتہ صرف اتنا معلوم ہے کہ آپ کی ایک بیوی تھی۔ اور آپ کا ایک ہی بیٹا تھا جس کا نام سعید تھا وہ بچپن ہی میں وفات پا گیا تھا۔

آپ کے معاصر علماء

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کے معاصرین میں بہت سے کبار ائمہ و علماء شامل تھے۔ ان کا دور اسلامی تاریخ کا سنہرا و علمی دور تھا۔ ہر فن کے ائمہ اس دور میں اپنی اپنی خدمات و صلاحیتوں سے امت کو فائدہ پہنچا رہے تھے۔

چنانچہ فن حدیث میں آپ کے طبقہ سے تعلق رکھنے والے اور آپ کے رفقاء میں:

شعبہ بن حجاج، معمر بن راشد، ابن ابی ذئب، زائدہ بن قدامہ، زہیر بن معاویہ، مسعر بن

کدام، اسرائیل بن یونس اور، حجاج بن ارطاۃ رحمہم اللہ وغیرہ شامل ہیں۔ امام ابو عوانہ اور عبد اللہ بن لہیعہ بھی آپ کے ہی طبقہ سے تھے۔

فقہ میں آپ کے ہم عصروں میں سب سے مشہور: امام اوزاعی اور امام مالک بن انس رحمہم اللہ شامل ہیں۔ اور یہ دونوں آپ ہی کی طرح صاحب مذہب ہیں۔

علم النحو میں آپ کے ہم عصروں میں امام الخلیل بن احمد الفراہیدی النحوی شامل ہیں۔

جبکہ علم القراءت میں آپ کے طبقہ سے تعلق رکھنے والوں میں دو مشہور ائمہ، امام حفص بن سلیمان القاری اور امام نافع بن ابی نعیم القاری شامل ہیں۔

الختلی ایک دلچسپ واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **"رأيت شيخا راكبا بمنى وشيخ يقوده وآخر يسوقه، وهما يقولان: أوسعوا للشيخ، فقلت من الراكب؟ فقيل: الأوزاعي، قلت: من القائد؟ قال: سفيان الثوري، قلت: فالسائق؟ قال: مالك بن أنس."** میں نے ایک شیخ کو منی میں سواری کرتے دیکھا اور ایک شیخ اس سواری کی قیادت کر رہے تھے جبکہ ایک دوسرے شیخ اسے ہانک رہے تھے اور وہ دونوں کہہ رہے تھے: شیخ کے لئے راستہ چھوڑو۔ تو میں نے پوچھا: سوار ہونے والے کون شیخ ہیں؟ فرمایا: امام اوزاعی، میں نے پوچھا: قائد کون ہے؟ فرمایا: امام سفیان ثوری، میں نے پوچھا: ہانکنے والا کون ہے؟ فرمایا: امام مالک بن انس۔

(الکامل لابن عدی: 173/1)

آپ کا دوسروں پر محتاج ہونے کا خوف

سفیان اپنے بارے میں اس بات سے ڈرتے تھے کہ انہیں مخلوق میں سے کسی کا بھی محتاج ہونا پڑے، چاہے وہ حکمران ہو، دوست ہو، یا کوئی قریبی۔ وہ کہا کرتے تھے:

"لأن أترك عشرة آلاف دينار يحاسبني الله عليها أحب إلي من أن أحتاج إلي الناس"

میرے لئے دس ہزار دینار چھوڑ جانا جس پر اللہ میرا حساب لے زیادہ بہتر ہے اس سے کہ میں لوگوں میں سے کسی کا محتاج ہوں۔

(تاریخ ابن کثیر:132/10)

اور سفیان نے فرمایا: **" لأن تدخل يدك في فم التنين خير لك من أن ترفعها إلى ذي نعمة قد عالج الفقر "**

اژدھے کے منہ میں ہاتھ ڈالنا تمہارے لئے مالدار کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔

(حلیۃ الاولیاء:22/7)

سفیان کی عادات اور خصلتیں

سفیان کا مزاح کرنا اور مسکرانا

ہنسی اور مزاح انسانی فطرت کا حصہ ہے اور یہ اللہ کی تخلیق کی کمال میں سے ہے۔ مسکراہٹ دکھ و غم کو بھلانے کا ذریعہ ہے چاہے کچھ ہی لمحوں کے لئے سہی۔ سفیان کا مسکرانا ان کا آنسو بہانے، اور آخرت کے خوف کے مقابلے میں آٹے میں نمک کی مانند نہایت قلیل تھا۔

قبیصہ فرماتے ہیں: " **كان سفيان مزاحا، كنت أتأخر خلفه مخافة أن يحيرني بمزاحه** "سفیان مزاحیہ شخص تھے، میں ان کے پیچھے تاخیر سے چلتا تھا تاکہ وہ مجھے اپنے مزاح سے حیران نہ کردیں۔

(سیر اعلام النبلاء: 275/7)

اور عیسیٰ بن محمد فرماتے ہیں: " **أن سفيان كان يضحك حتى يستلقي، ويمد رجليه** "سفیان (بعض اوقات، اتنا زور سے) ہنستے کہ وہ لیٹ جاتے اور اپنے پاؤں پھیلا لیتے۔

(سیر اعلام النبلاء: 275/7)

زید بن ابی الزرقاء فرماتے ہیں: " **كان المعافى يعظ الثوري، يقول: يا أبا عبد الله! ما هذا المزاح؟ ليس هذا من فعل العلماء، وسفيان يقبل منه** "المعافی

(بن عمران) ثوری کو نصیحت کرتے ہوئے کہتے اے ابو عبداللہ یہ کیا مزاح ہے؟ یہ علماء کا کام نہیں ہے۔ اور سفیان ان کی نصیحت کو قبول فرماتے۔

(سیر اعلام النبلاء: 270/7)

سفیان کا اپنے کپڑے خود تہہ کرنا

مہران فرماتے ہیں: " رأيت سفيان الثوري إذا خلع ثيابه طواها , وقال: كان يقال: «إذا طويت رجعت إليها نفسها»" ثوری کپڑے اتارنے کے بعد انہیں لپیٹتے تھے انہوں نے فرمایا کہ کہا جاتا ہے اس سے نفس کا تکبر ٹوٹ جاتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء: 63/7)

بکر العابد فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا: " لا يطوى لي ثوب أبدا، ولا يبنى لي بيت أبدا، ولا اتخذ مملوكا أبدا" میرے لئے کبھی کپڑے تہہ نہیں کئے گئے، میرے لئے کبھی کوئی گھر نہیں بنایا گیا، اور نا ہی میں نے کبھی کوئی غلام رکھا۔

(الجرح والتعدیل: 92/1)

اپنا ہر کام خود کرنا اور دوسروں پر محتاج نہ ہونا نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ اور ان کی سنت کی سب سے زیادہ پیروی کرنے والے علماء وسلف صالحین سے بڑھ کر اور کون ہو سکتے ہیں؟

سفیان کا خضاب کرنا

ابو نعیم فرماتے ہیں: " كان سفيان يخضب قليلا إذا دخل الحمام" سفیان جب حمام میں جاتے تو اپنے بالوں کو ہلکا سا رنگ لیا کرتے تھے۔

(سیر اعلام النبلاء: 275/7)

سیاہ رنگ کے علاوہ کسی اور رنگ کے ساتھ سفید بالوں کو رنگنا سنت ہے۔

سفیان ہدیہ قبول کر لیا کرتے تھے

ایک حکایت میں ہے کہ: " سفيان كان يقبل هدية بعض الناس، ويثيب عليها" سفیان بعض لوگوں سے ہدیہ اور تحفہ قبول کر لیا کرتے اور اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔

(سیر اعلام النبلاء: 266/7)

یہ بھی نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: " كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقبَلُ الهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيهَا " رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول کر لیا کرتے تھے اور اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام سفیان رحمہ اللہ نبی اکرم ﷺ کی ہر سنت پر عمل کرتے تھے۔ اور یہی سچے عالم با عمل کی نشانی ہے۔

آپ کی ذکاوت اور حفظ

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " كَانَ يُنَوَّه بِذِكْرِهِ فِي صِغَرِهِ، مِنْ أَجْلِ فَرْطِ ذَكَائِهِ، وَحِفْظِه، وَحَدَّثَ وَهُوَ شَابٌّ." سفیان اپنی جوانی میں ہی اپنی بے پناہ ذکاوت اور حفظ کی وجہ سے تعریف و تحسین کے ساتھ ذکر کیے جاتے تھے۔ آپ نے جوانی میں ہی حدیث روایت کرنا شروع کردیا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء 236/7)

امام عبد الرزاق الصنعانی رحمہ اللہ اور دیگر لوگ روایت کرتے ہیں کہ امام سفیان ثوری نے فرمایا: " مَا اسْتَوْدَعْتُ قَلْبِي شَيْئاً قَطُّ، فَخَانَنِي "میں نے جو چیز بھی اپنے دل میں امانت رکھی ہے اس نے مجھ سے کبھی خیانت نہیں کی۔

(مسند ابن الجعد 1780، سیر اعلام النبلاء 236/7)

امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ (المتوفی 198) فرماتے ہیں: " ما رأت عيناي مثل أربعة؛ ما رأيت أحفظ للحديث من الثوري، ولا أشد تقشفًا من شعبة، ولا أعقل من مالك بن أنس، ولا أنصح للأمة من عبد الله بن المبارك. "میری آنکھوں نے چار لوگوں جیسا کوئی نہیں دیکھا: میں نے ثوری سے بڑا حدیث کا حافظ، شعبہ سے بڑا زاہد، مالک بن انس سے زیادہ عقلمند، اور عبد اللہ بن مبارک سے زیادہ امت کے لئے مخلص کوئی نہیں دیکھا۔

(تاریخ بغداد 159/10، وسیر اعلام النبلاء 388/8)

امام ابو معاویہ الضریر رحمہ اللہ (المتوفی 295) فرماتے ہیں: "**ما رأيت رجلا قط كان أحفظ لحديث الأعمش من الثوري**" میں نے کبھی کسی شخص کو امام ثوری سے زیادہ بڑا اعمش کی حدیث کا حافظ نہیں دیکھا۔

(تاریخ بغداد 167/9)

اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں: "**ما استودعت أذني شيئا قط إلا حفظته**" میرے کانوں نے کبھی کوئی چیز نہیں سنی الا یہ کہ میں نے اسے حفظ کر لیا۔

(حلیۃ الاولیاء 368/6)

امام عبید اللہ بن عبد الرحمن الاشجعی رحمہ اللہ (المتوفی 182) سفیان کے حفظ کا ایک قصہ سناتے ہوئے فرماتے ہیں: "**دخلت مع سفيان الثوري على هشام بن عروة، فجعل سفيان يسأل وهشام يحدثه فلما فرغ قال: أعيدها عليك؟ قال: نعم، فأعادها عليه، ثم خرج سفيان وأذن لأصحاب الحديث، وتخلفت معهم، فجعلوا إذا سألوه أرادوا الإملاء فيقول: احفظوا كما حفظ صاحبكم، فيقولون لا نقدر نحفظ كما حفظ صاحبنا.** "میں ایک دن سفیان ثوری کے ساتھ ہشام بن عروہ رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا، تو سفیان ان سے سوال پوچھتے جاتے اور وہ روایت کرتے جاتے، تو جب آپ فارغ ہوئے تو سفیان نے ان سے کہا: کیا میں جو کچھ بھی ابھی آپ سے پڑھا آپ کو دوبارہ پڑھ کر سناؤں؟ انہوں نے کہا ہاں سناؤ! تو سفیان نے وہ تمام حدیثیں (اپنے حفظ سے) ان کو دوبارہ دہرا دیں۔ پھر سفیان وہاں سے نکل گئے اور دیگر اصحاب حدیث کو آنے کی اجازت ملی، اور میں بھی

ان کے ساتھ چلا گیا۔ تو وہ جب ہشام سے سوال کرتے تو ان سے یہ امید کرتے تھے کہ وہ املاء کروائیں تو ہشام نے فرمایا: (املاء کی جگہ) تم لوگ حفظ کر لو جس طرح تمہارے ساتھی نے حفظ کیا ہے، تو وہ سب کہنے لگے کہ ہم میں اتنی قدرت نہیں کہ ہم ایسے حفظ کریں جیسا ہمارے ساتھی نے حفظ کیا ہے۔

(تاریخ بغداد 163/9)

مہران الرازی رحمہ اللہ امام سفیان کے عظیم حافظہ کا ایک قصہ سناتے ہوئے فرماتے ہیں،

" كَتبتُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَصْنَافَهُ، فَضَاعَ مِنِّي كِتَابُ الدِّيَاتِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِذَا وَجَدْتَنِي خَالِياً، فَاذْكُرْ لِي حَتَّى أُمِلَّهُ عَلَيْكَ. فَحَجَّ، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ، طَافَ بِالبَيْتِ، وَسَعَى، ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَذَكَّرْتُهُ، فَجَعَلَ يُمْلِي عَلَيَّ الكِتَابَ بَاباً فِي إِثْرِ بَابٍ، حَتَّى أَمْلاَهُ جَمِيْعَهُ مِنْ حِفْظِه." میں نے سفیان ثوری سے ان کی چند تصانیف لکھیں، لیکن (ان میں سے) کتاب الدیات مجھ سے کہیں کھو گئی۔ میں نے اس بات کا ذکر سفیان سے کیا تو انہوں نے جب مجھے خالی پایا تو فرمایا: مجھے یاد دہانی کرانا اور میں تمہیں وہ کتاب دوبارہ املاء کروا دوں گا۔ پس آپ نے حج کیا، جب آپ مکہ میں داخل ہوئے، بیت اللہ کا طواف کیا، سعی کی، اور پھر بستر پر آرام فرما تھے تو میں نے ان سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے مجھے وہ کتاب باب بعد از باب لگاتار املاء کرانی شروع کر دی حتی کہ آپ نے پوری کتاب مجھے اپنے حفظ سے املاء کروا دی۔

(سیر اعلام النبلاء 247/7)

اور امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " **قدمت على سفيان بن عيينة فجعل يسألني عن المحدثين، فقال: ما بالعراق أحد يحفظ الحديث إلا سفيان الثوري. قال: فلما قدمت حدثت به شعبة فشق عليه.** "میں سفیان بن عیینہ کی طرف پہنچا تو انہوں نے مجھ سے محدثین کے احوال دریافت کیے اور کہا، پورے عراق میں سفیان ثوری سے بڑا حدیث کا حافظ کوئی نہیں ہے۔ ابن مہدی نے فرمایا: جب میں واپس گیا تو شعبہ کو یہ بات بتائی تو آپ اس پر غمگیں ہو گئے۔

(تاریخ بغداد 170/9)

شیوخ واساتذہ

امام سفیان کے بے شمار اساتذہ تھے۔ آپ کو جس بھی شیخ سے حدیث یا علم لینا ہوتا تو آپ ان کی طرف سفر کیا کرتے تھے پھر چاہے کتنا ہی لمبا سفر کیوں نہ ہو۔ اسی لئے آپ کے شیوخ کی تعداد بے شمار ہے۔ امام ذہبی نے آپ کے چند شیوخ کے نام حروف تہجی کی ترتیب سے السیر میں درج کیے ہیں، جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

آپ کے والد **سعيد بن مسروق، إبراهيم بن عبد الأعلي، إبراهيم بن عقبة، إبراهيم بن محمد بن المنتشر، إبراهيم بن مهاجر، إبراهيم بن ميسرة الطائفي، إبراهيم بن يزيد الخوزي، أجلح بن عبد الله الكندي، أسامة بن زيد الليثي، إسرائيل بن أبي موسى، أسلم المنقري، إسماعيل بن إبراهيم المخزومي، إسماعيل بن عبد الرحمن السدي، إسماعيل بن كثير الحجازي، الأسود بن قيس، الأشعث بن أبي الشعثاء، إياد بن لقيط، أيوب السختياني، بَرْد بن سنان، بشير بن سليمان أبو إسماعيل، بكير بن عطاء الليثي، بهز بن حكيم، توبة العنبري، ثابت بن هرمز أبو المقدام، جابر بن يزيد الجعفي، جامع بن شداد، جعفر بن برقان، جعفر الصادق، حبيب بن أبي ثابت – وهو من كبار شيوخه –، حبيب بن الشهيد، حجاج بن فراصة، الحسن بن عمرو الفقيمي، حكيم بن جبير الأسدي، أبو إسحاق السبيعي وغيرهم.**

ان میں سے کافی کبار اور اہم شیوخ کو طوالت کے خوف سے حذف کر دیا گیا ہے۔

وہ شیوخ جن سے آپ نے صرف ایک ہی حدیث سنی

امام یحیی بن سعید القطان فرماتے ہیں: "لم يسمع من خالد بن سلمة الفأفاء إلا حديثا واحدا ولا من (عبد الله) ابن عون إلا حديثا واحدا" سفیان نے خالد بن سلمہ اور عبداللہ بن عون البصری سے ایک روایت کے علاوہ کچھ نہیں سنا۔

(سیر اعلام النبلاء 246/7)

کہا جاتا ہے کہ آپ کے شیوخ کی تعداد تقریبا 600 ہے۔ اور ان میں سے کبار شیوخ وہ ہیں جو ابو ہریرہ، جریر بن عبد اللہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ جیسے صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔

وہ لوگ جن کا زمانہ آپ نے پایا مگر ان سے روایت نہیں لی

امام سفیان ثوری نے کئی کبار ائمہ سے معاصرت کے باوجود حدیث نہیں سنی۔

امام ابن المدینی یحیی بن سعید القطان سے روایت کرتے ہیں کہ، "لم يلق سفيان أبا بكر بن حفص ولا حيان بن إياس ولم يســـمع من سعيد بن أبي بردة" سفیان نے ابو بکر بن حفص، حیان بن ایاس سے ملاقات نہیں کی اور نہ ہی سعید بن ابی بردہ سے کچھ سنا ہے۔

(تہذیب التہذیب 115/4)

امام بغوی فرماتے ہیں: "لم يسمع من يزيد الرقاشي" آپ نے یزید بن ابان الرقاشی (ضعیف) سے نہیں سنا۔

(تہذیب التہذیب 115/4)

امام احمد فرماتے ہیں: "**لم یسمع من سلمة بن کھیل حدیث السائبة**" آپ نے سلمہ بن کھیل سے آزاد غلام والی حدیث نہیں سنی۔

(تہذیب التہذیب 115/4)

امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابن المدینی کو کہتے سنا کہ سفیان سے پوچھا گیا، "کیا آپ نے (**سعید بن عمرو**) **بن أشوع** کو دیکھا ہے؟" فرمایا: "نہیں۔" پوچھا گیا، تو کیا محارب بن دثار کو دیکھا ہے، کہا: جب میں چھوٹا تھا تو انہیں مسجد میں بیان دیتے ہوئے دیکھا تھا۔

(تہذیب التہذیب 115/4)

اسی طرح امام ثوری سے کہا گیا کہ آپ کو زہری کی طرف جانے سے کس چیز نے روکا — کیونکہ امام زہری ان چند اولین تابعین میں سے ہیں جنہوں نے کتابت حدیث کو پروان دیا، اور جس نے ان سے نہیں سنا گویا اس سے علم کا ایک بڑا حصہ فوت ہوگیا — تو آپ نے فرمایا: "**لم تکن دراهم، وکفانا معمر عن الزهري، وکفانا ابن جریج عن عطاء**" میرے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ میں سفر کر کے زہری کی طرف جاتا، البتہ معمر سے ہمیں زہری کی روایات کفایت کر گئیں، اور اسی طرح ابن جریج سے عطاء کی روایات۔

(سیر اعلام النبلاء 246/7، والجرح والتعدیل 76/1)

امام سفیان ثوری — الحافظ

شریعت کے اصولوں کی اصل اور چوٹی کتاب اللہ ہے۔ اس کے بعد وہ جو کچھ رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔ بلکہ سنت سے جو کچھ ثابت ہے وہ کتاب اللہ کی ہی مجمل باتوں کی تفصیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ" ترجمہ: "یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں" (النحل:44)۔

اور جو رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو کتاب اللہ کی تفصیل نہ مانے اس نے کتاب اللہ کو جھوٹا ٹھہرایا۔ اللہ سبحانہ نے فرمایا: "قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ" ترجمہ: "کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ کہہ دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرو، اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتا " (آل عمران: 31-32)۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ" ترجمہ: " اور تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو اور احتیاط رکھو۔ اگر اعراض کرو گے تو یہ جان رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا

ہے " (مائدہ: 92)۔اور رسول کی اتباع وطاعت کا کوئی معنی نہیں اگر وہ ان کی حدیث وسنت کے ذریعے سے نہ ہو۔

کوئی شخص مجتہد یا فقیہ نہیں بن سکتا جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو اپنے اجتہاد اور فقہ کی اساس نہ بنائے۔ اور اگر کوئی فقہ حاصل کرنے کا ذریعہ حدیث کے علاوہ کسی چیز کو بنائے تو اس نے ضلالت وہلاکت کا راستہ اپنایا۔

ذیل میں امام حافظ سفیان ثوری رحمہ اللہ سے حدیث اور اس کی اسناد کی تحریص اور تعلم پر بعض کلام پیش کیا جاتا ہے۔

اسناد مؤمن کا ہتھیار ہے

عبد الصمد بن حسان فرماتے ہیں میں نے سفیان کو کہتے سنا: **"الإسناد سلاح المؤمن فإذا لم يكن معه سلاح فبأي شيء يقاتل"** اسناد مؤمن کا ہتھیار ہے، اگر اس کے پاس ہتھیار نہ ہوگا تو وہ کس سے لڑے گا؟

(المدخل الی کتاب الاکلیل للحاکم: ص29)

ایک جگہ سفیان نے فرمایا: **"أكثروا من الأحاديث فإنها سلاح"** احادیث کی کثرت (سے روایت) کرو، کیونکہ یہ ہتھیار ہے۔

(حلیۃ الاولیاء: 364/6)

اور سفیان نے فرمایا: "الملائكة حراس السماء، وإصحاب الحديث حراس الأرض "فرشتے آسمان کے محافظ ہیں،اور اصحاب حدیث زمین کے محافظ ہیں۔

(شرف اصحاب الحدیث للخطیب: ص44)

علم کا انحصار آثار پر ہے

امام سفیان نے فرمایا: "إنما العلم بالآثار "علم کا انحصار آثار پر ہے۔

(حلیۃ الاولیاء: 367/6)

اور انہوں نے فرمایا: "تعلموا هذه الآثار، فمن قال برأيه فقل رأيي مثل رأيك" ان آثار کی تعلیم دو، اور جو اپنی رائے سے کچھ کہے تو کہو کہ میری اور تمہاری رائے (کی وقعت) ایک جیسی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء: 367/6)

کوئی چیز حدیث سے زیادہ نفع بخش نہیں

سفیان نے فرمایا: "ليس شيء أنفع للناس من الحديث" کوئی چیز لوگوں کے لئے حدیث سے زیادہ نفع بخش نہیں ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ: 204/1)

اور فرمایا: "ما من عمل أفضل من طلب الحديث إذا صحت النية فيه" کوئی عمل طلب حدیث سے زیادہ افضل نہیں ہے اگر نیت صحیح ہو تو۔

(تذکرۃ الحفاظ: 205/1)

عبد الرحمن بن مہدی فرماتے ہیں: "رأيت سفيان الثوري في المنام فقلت: أي شيء وجدت أفضل؟ قال: الحديث" میں نے سفیان ثوری کو (ان کی وفات کے بعد) خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے کس چیز کو سب سے زیادہ افضل پایا؟ انہوں نے فرمایا: حدیث۔

(حلیۃ الاولیاء: 366/6)

اس علم کو سیکھو اور اس پر عمل کرو

سفیان نے فرمایا: "تعلموا هذا العلم، فإذا تعلمتموه فاحفظوه، فإذا حفظتموه فعملوا به، فإذا عملتم به فانشروه" اس علم کو سیکھو، جب تم اسے سیکھ جاؤ تو اس کی حفاظت کرو، پس جب اسے محفوظ کر لو تو اس پر عمل کرو، اور جب تم اس پر عمل کر لو تو اسے دوسروں تک پہنچاؤ۔

(طبقات ابن سعد: 371/6)

حدیث کی تعلیم کے لئے اپنی اولاد کو زور دینا

سفیان فرماتے ہیں: "ينبغي للرجل أن يكره ولده على طلب الحديث فإنه مسئول عنه" انسان کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو طلب حدیث پر زور دے کیونکہ اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا۔

(حلیۃ الاولیاء:365/6)

سفیان کی حدیث کے لئے شدید محبت

یحیی القطان فرماتے ہیں: "كان الثوري قد غلبت عليه شهوة الحديث، ما أخاف عليه إلا من حبه للحديث" ثوری پر حدیث کی چاہت غالب آچکی تھی، مجھے ان کی حدیث سے اتنی محبت خوف زدہ کردیتی تھی۔

(سیر اعلام النبلاء:7/255-256)

اور یحیی القطان نے یہ بھی فرمایا کہ: "ما رأيت رجلا أفضل من سفيان، لولا الحديث كان يصلي ما بين الظهر والعصر، وبين المغرب والعشاء، فإذا سمع مذاكرة الحديث، ترك الصلاة وجاء" میں نے سفیان سے افضل کوئی شخص نہیں دیکھا۔ اگر حدیث نہ ہو تو وہ ظہر سے عصر تک اور مغرب سے عشاء تک نماز میں مشغول رہتے، لیکن جب حدیث کا مذاکرہ سنتے تو نماز چھوڑ کر چلے جاتے۔

(سیر اعلام النبلاء:367/7)

اور سفیان نے فرمایا: "الحديث أكثر من الذهب والفضة وليس يدرك، وفتنة الحديث أشد من فتنة الذهب والفضة" حدیث سونے اور چاندی سے زیادہ (قیمتی شے) ہے، اس کی حقیقت کا ادراک نہیں کیا جا سکتا، اور حدیث کا فتنہ سونے اور چاندی کے فتنے سے زیادہ شدید ہے۔

(حلیۃ الاولیاء: 363/6)

سفیان نے فرمایا: "ما أنكر نفسي إلا إذا جلست للحديث" ~~میں حدیث بیان کرتے وقت اپنے نفس سے بہت خوفزدہ ہوتا ہے~~۔ میں اپنے آپ سے کبھی گھن محسوس نہیں کرتا سوائے مجلس تحدیث کے۔

(حلیۃ الاولیاء: 64/7)

محمد بن عبد اللہ بن نمیر فرماتے ہیں کہ امام سفیان نے فرمایا: "ما أخاف على نفسي غير الحديث" مجھے اپنے نفس پر حدیث کے سوا کوئی خوف نہیں۔

اس کے تحت ابن نمیر نے فرمایا: "لأنه كان يحدث عن الضعفاء" وہ اس لئے کہ وہ ضعیف لوگوں سے بھی روایت کر لیا کرتے تھے۔

اور امام ذہبی نے فرمایا: "ولأنه كان يدلس عنهم، وكان يخاف من الشهوة، وعدم النية في بعض الأحايين" اور اس لئے بھی کہ وہ ان سے تدلیس کیا کرتے تھے، اور وہ شہوت، اور بعض اوقات عدم نیت سے ڈرتے تھے۔

(سیر اعلام النبلاء: 274/7)

کبار محدثین کا آپ کے حفظ کی تعریف کرنا

امام سفیان ثوری کا حافظہ اتنا تیز تھا کہ صحیح معنی میں آپ کو حافظ الدنیا کہا جا سکتا ہے اور آپ اپنے حافظے کی وجہ سے تمام دنیا میں مشہور ہیں۔ بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ تابعین کے دور سے لے کر اب تک پوری تاریخِ اسلامی میں سفیان ثوری جیسے حفاظ بہت کم ہی گزرے ہیں۔

امام عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**ما رأيت صاحب حديث أحفظ من سفيان الثوري**" میں نے سفیان ثوری سے بڑا حافظ کوئی صاحبِ حدیث نہیں دیکھا۔

(تاریخ بغداد 168/9)

امام شعبہ نے فرمایا: "**ما حدثني سفيان عن إنسان بحديث، فسألته عنه، إلا كان كما حدثني**" سفیان نے مجھے جس انسان سے بھی حدیث بیان کی، اور میں نے اسے اس بارے میں پوچھا تو وہ بالکل ویسی ہی ہوتی تھی جیسی سفیان نے مجھے بیان کی ہے۔

(تاریخ ابی زرعہ: 1787)

امام یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**ما رأيت أحدا أحفظ من سفيان الثوري**" میں نے سفیان ثوری سے بڑا حافظ کوئی نہیں دیکھا۔

(الجرح والتعدیل 63/8)

امام عبد الرحمن بن ابی حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"أحفظ أصحاب الأعمش– الثوري"** اعمش کے اصحاب میں سب سے بڑے حافظ سفیان ثوری ہیں۔

(الجرح والتعدیل 64/8)

امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **" قدمت على سفيان بن عيينة فجعل يسألني عن المحدثين، فقال: ما بالعراق أحد يحفظ الحديث إلا سفيان الثوري. قال: فلما قدمت حدثت به شعبة فشق عليه. "** میں سفیان بن عیینہ کی طرف پہنچا تو انہوں نے مجھ سے محدثین کے احوال دریافت کیے اور کہا، پورے عراق میں سفیان ثوری سے بڑا حدیث کا حافظ کوئی نہیں ہے۔ ابن مہدی نے فرمایا: جب میں واپس گیا تو شعبہ کو یہ بات بتائی تو آپ اس پر غمگیں ہوگئے۔

(تاریخ بغداد 170/9)

امام علی بن عبد اللہ المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"الإسناد يدور علي ستة: الزهري، وعمرو بن دينار، وقتادة، ويحيي بن أبي كثير، وأبو إسحاق، والأعمش، ثم سار علم هؤلاء الستة من أهل الكوفة إلي سفيان الثوري"** اسناد —یعنی حدیث— کا دار و مدار چھ لوگوں پر ہے: زہری، عمرو بن دینار، قتادہ، یحیی بن ابی کثیر، ابو اسحاق، اور اعمش۔ پھر کوفہ کہ ان تمام چھ لوگوں کا علم سفیان ثوری کی طرف منتقل ہوا۔

(العلل لابن المدینی)

امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أقعد إلي سفيان الثوري فيحدث، فأقول: ما بقي من علمه شيء إلا سمعته، ثم أقعد عنده مجلسا آخر فيحدث فأقول: ما سمعت من علمه شيئا" میں سفیان ثوری کے پاس بیٹھتا ہوں اور وہ حدیثیں سناتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ اب میں نے ان کے علم میں سے ہر چیز جان اور سن لی ہے۔ پھر جب میں ان کے ساتھ ایک دوسری مجلس میں بیٹھتا ہوں اور وہ حدیثیں سناتے ہیں تو مجھے احساس ہوتا ہے کہ میں نے تو ان کے علم میں سے کچھ نہیں سنا۔

(حلیۃ الاولیاء 73/7)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"كان سفيان رجلا حافظا" سفیان ثوری حافظ آدمی تھے۔

(تاریخ ابی زرعہ 623/1)

امام عبیداللہ بن عبدالرحمن الاشجعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"سمعت من سفيان الثوري ثلاثين ألف حديث" میں نے (اکیلے نے) سفیان ثوری سے تیس ہزار احادیث سنی ہیں — یعنی ان کی اسانید کے ساتھ۔

(العبر 282/1)

علم حدیث میں آپ کی مہارت اور فضیلت

امام عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ما رأيت رجلا أعرف بالحديث من الثوري" میں نے ثوری سے زیادہ حدیث کو جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(سیر اعلام النبلاء 248/7)

امام یحیی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لم يكن أحد أعلم بحديث أبي إسحاق من الثوري، ولم يكن أحد أعلم بحديث منصور من سفيان الثوري" ابو اسحاق السبیعی کی حدیث کو ثوری سے زیادہ کوئی نہیں جانتا، اور نہ ہی منصور بن المعتمر کی حدیث کا کوئی سفیان ثوری سے بڑا عالم ہے۔

(الجرح والتعدیل 64/1)

امام یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "سفيان أعلم الناس بحديث الأعمش، وربما غلط الأعمش فيرده سفيان" سفیان تمام لوگوں میں اعمش کی حدیث کو سب سے زیادہ جانتے ہیں، حتی کہ اعمش خود بھی کبھی اپنی حدیث میں غلطی کرتے تو سفیان ان کی اصلاح کر دیتے تھے۔

(طبقات ابن سعد 343/6)

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "أصحاب الحديث ثلاثة: ابن عباس في زمانه، والشعبي في زمانه، والثوري في زمانه" اصحاب الحدیث تو صرف تین ہیں: ابن عباس اپنے زمانے میں، شعبی اپنے زمانے میں، اور ثوری اپنے زمانے میں۔

(سیر اعلام النبلاء 240/7)

امام شعبہ بن الحجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"أذا خالفني سفیان في حدیث، فالحدیث حدیثه"** اگر سفیان کسی حدیث میں میری مخالفت کریں، تو صحیح حدیث وہی ہو گی جو سفیان کہیں۔

(الجرح والتعدیل 63/1)

امام یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"ما سمعت من سفیان عن الأعمش أحب ألي مما سمعت أنا من الأعمش، لأن الأعمش کان یمکن سفیان ما لا یمکنني"** جو حدیثیں میں نے اعمش سے سفیان کے ذریعے سنی ہیں وہ مجھے ان احادیث سے زیادہ محبوب ہیں جو میں نے خود اعمش سے سنی ہیں، کیونکہ اعمش سفیان کے ساتھ سبق یا حدیث کو ایسا پکا کرتے تھے جیسا میرے ساتھ بھی نہیں کرتے تھے۔

(الجرح والتعدیل 84/1)

امام عبد اللہ بن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"کتبت من ألف ومئة شیخ ما کتبت عن أفضل من سفیان"** میں نے 1100 شیوخ سے حدیثیں لکھی ہیں لیکن سفیان سے زیادہ افضل کسی کو نہیں پایا۔

(سیر اعلام النبلاء 237/7)

امام یحیی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"ما خالف أحد سفیان في شيء إلا کان القول قول سفیان"** جو بھی امام سفیان کی مخالفت کرے، بات وہی صحیح ہوتی ہے جو سفیان کہیں۔

(تہذیب التہذیب 113/4-114)

امام عجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"أحسن إسناد الكوفة سفيان عن منصور عن إبراهيم عن علقمة"** کوفہ کی سب سے بہترین اسناد سفیان عن منصور عن ابراہیم (النخعی) عن علقمہ ہے۔

(تہذیب التہذیب 4/113-114)

مطرف بن زمان کہتے ہیں کہ جب امام معمر بن راشد رحمہ اللہ کو یہ خبر پہنچی کہ سفیان یمن میں تشریف لائے ہیں تو انہوں نے وہاں موجود لوگوں اور تلامذہ سے کہا: **"قدم عليكم محدث العرب"** تمہاری طرف عرب کا محدث آیا ہے۔

(الجرح والتعدیل 1/57)

امام عبد الرحمن بن مهدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"شهدت سفيان عند العمري، فجعل يوقفه على كل حديث توقيفا شديدا"** میں نے سفیان کو عمری کے پاس پایا، آپ ہر ایک حدیث پر ان سے بڑی شدید تحقیق و تفتیش کر رہے تھے۔

(الجرح والتعدیل 1/68)

امام سفیان سے روایت کرنا بھی عزت و وقار کا سبب تھا

امام ابو بکر بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **" إني لأرى الرجل يحدث عن سفيان، فينبل في عيني"**

میں کسی شخص کو سفیان سے روایت کرتے دیکھتا ہوں تو میری آنکھوں میں اس کی عزت بڑھ جاتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء 6/358)

سنت اور حدیث کے امام

امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " **الناس على وجوه، فمنهم من هو إمام في السنة وإمام في الحديث ، ومنهم من هو إمام في السنة وليس بإمام في الحديث، ومنهم من هو إمام في الحديث ليس بإمام في السنة، فأما من هو إمام في السنة وإمام في الحديث فسفيان الثوري.** "

لوگ مختلف قسم کے ہوتے ہیں، ان میں سے وہ ہیں جو سنت اور حدیث کے امام ہیں، اور ان میں سے وہ لوگ ہیں جو سنت کے امام ہوتے ہیں مگر حدیث کے نہیں، اور کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں جو حدیث کے امام ہوتے ہیں مگر سنت کے نہیں، امام سفیان ثوری وہ ہیں جو سنت اور حدیث دونوں کے امام ہیں۔

(الجرح والتعدیل 118/1)

رجال الحدیث پر آپ کی بصیرت

امام یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " **كان سفيان أبصر بالرجال من شعبة** " امام سفیان رجال کے معاملے میں شعبہ سے بھی زیاد بصیرت والے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء 360/6)

آپ کی روایت بالمعنی

امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک ساتھی نے سفیان سے کہا، **"حدثنا کما سمعت"** ہمیں بالکل ویسے ہی حدیث سنائیں جیسے آپ نے سنی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: **"لا والله لاسبیل إلیه، ما هو إلا المعني"** نہیں اللہ کی قسم ایسا ممکن نہیں ہے، یہ تو محض معنی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء 256/7)

زید بن الحباب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا، **"إن قلت إني أحدثكم كما سمعت فلا تصدقوني"** اگر میں تم سے کہوں کہ میں نے تمہیں بعینہ ویسے حدیث بیان کی جیسے میں نے سنی، تو میری تصدیق مت کرنا۔

(سیر اعلام النبلاء 256/7)

امام سفیان فرماتے ہیں: **"إني لأكتب الحديث من سبعة أوجه والمعني واحد"** میں ایک معنی والی حدیث کو سات مختلف طرق سے لکھتا ہوں۔

(حلیۃ الاولیاء 72/7)

توثیق امام سفیان ثوری

امام محمد بن سعد کاتب الواقدی رحمہ اللہ (المتوفی 230ھ) فرماتے ہیں: "كان ثقة مأمونًا ثبتًا كثير الحديث حجة" آپ ثقہ مامون ثبت، کثیر الحدیث، اور حجت تھے۔

(طبقات الکبری لابن سعد 350/6)

امام یحیی بن معین رحمہ اللہ نے فرمایا: "سُفيان الثَّوري، ثقةٌ"

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 225/4)

امام ابوالحسن احمد بن عبداللہ بن صالح العجلی رحمہ اللہ (المتوفی 261) فرماتے ہیں: "ثقة، كوفي، رجل صالح، زاهد، عابد، ثبت في الحديث" وہ ثقہ، کوفی، نیک آدمی، زاہد، عبادت گزار، اور حدیث میں ماہر تھے۔

(الثقات للعجلی: 190/1)

ایک جگہ فرمایا: "وكان ثقة ثبتًا في الحديث، زاهدًا فقيهًا صاحب سنة واتباع، وكان من أقوى الناس بكلمة شديدة عند سلطان يتقى" وہ حدیث میں ثقہ ثبت تھے، پرہیزگار، فقیہ، صاحب سنت اور اس کی اتباع کرنے والے شخص تھے۔ وہ سلطان کے سامنے حق بات کہنے میں لوگوں میں سب سے زیادہ قوی اور شدید تھے۔

(ایضا: ص192)

امام نسائی رحمہ اللہ (المتوفی 303) فرماتے ہیں: "**سفيان أجل من أن يقال فيه ثقة وهو أحد الأئمة الذين أرجو أن يكون الله ممن جعله للمتقين إماما** "

سفیان کا مقام و مرتبہ اس سے اونچا ہے کہ انہیں صرف ثقہ کہا جائے۔ وہ ان ائمہ میں سے ہیں جن کے بارے میں مجھے امید ہے کہ اللہ نے انہیں متقین کا امام بنایا ہے۔

(تہذیب التہذیب 114/4)

عبد العزیز بن ابی رزمۃ کہتے ہیں: "**جاء رجل إلى أبي حنيفة فقال: ألا ترى ما روى سفيان؟ فقال أبو حنيفة: أتأمرني أن أقول إن سفيان يكذب في الحديث؟، لو أن سفيان كان في عهد إبراهيم لاحتاج الناس إليه في الحديث.** "ایک شخص ابو حنیفہ کے پاس آیا اور کہا، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ سفیان نے کیا (عجیب بات) روایت کی ہے؟ تو ابو حنیفہ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں کہوں کہ سفیان نے حدیث میں جھوٹ بولا ہے؟ اگر سفیان ابراہیم (النخعی) کے زمانے میں بھی ہوتے تو لوگ حدیث میں ان کے محتاج ہوتے۔

(تاریخ بغداد 169/9، واسنادہ صحیح)

امام ابو حنیفہ اور امام ثوری کے درمیان علمی عداوت تھی، لیکن اس کے باوجود امام ابو حنیفہ کا امام ثوری کی تعریف کرنا، امام ثوری کے عظیم مقام، اور امام ابو حنیفہ کے عظیم ظرف واخلاص کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

علقمہ بن عبد اللہ نے کہا، اے ابو سعید —یعنی یحیی بن سعید القطان— آپ کی چار لوگوں نے مخالفت کی ہے۔ فرمایا، کون ؟ کہا: زائدہ، ابو الاحوص، اسرائیل اور شریک۔ امام یحیی نے فرمایا:

"لو كانوا أربعة آلاف مثل هؤلاء كان سفيان أثبت منهم" اگر ان جیسے چار ہزار لوگ بھی ہوتے، تب بھی سفیان ان سب سے زیادہ ثبت تھے۔

(الجرح والتعدیل 76/1)

امام ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا: **"سفيان بن سعيد الحجة الثبت، متفق عليه، مع أنه كان يدلس عن الضعفاء، ولكن له نقد وذوق "** سفیان بن سعید حجت ثبت ہیں (اور ائمہ حدیث کے مابین) متفق طور پر حجت ہیں باوجود اس کے کہ وہ ضعفاء سے تدلیس کرتے تھے لیکن ان کو ضعفاء کی روایات کے نقد کی صلاحیت ہے اور ان کی صحیح و سقیم روایتوں کو پرکھنے کا انہیں ذوق ہے۔

(میزان الاعتدال 169/2)

امیر المؤمنین فی الحدیث

امیر المؤمنین فی الحدیث کا مطلب ہے "حدیث میں تمام مؤمنین کے سردار"۔ یہ توثیق کا سب سے اونچا درجہ ہے۔ اس لقب سے پوری تاریخ اسلام میں بہت کم ہی لوگ جانے جاتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم اس لقب کے بارے میں فرماتے ہیں: " **يعني فوق العلماء في زمانه** "اس سے ملقب شخص اپنے زمانے کے تمام علماء میں سب سے برتر ائمہ میں سے ہوتا ہے۔

(الجرح والتعدیل:126/1)

شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " **أطلق المحدثون ألقاباً على العلماء بالحديث: فأعلاها: أمير المؤمنين في الحديث، وهذا لقب لم يظفر به إلا الأفذاذ النوادر، الذي هم أئمة هذا الشأن، والمرجع إليهم فيه، كشعبة بن الحجاج وسفيان الثوري، وإسحاق بن راهويه وأحمد بن حنبل والبخاري والدارقطني، وفي المتأخرين ابن حجر العسقلاني –رضي الله عنهم جميعاً** "

محدثین نے حدیث کے علماء کو بعض القابات سے نوازا ہے جن میں سے سب سے اعلیٰ ترین لقب: امیر المؤمنین فی الحدیث ہے۔ اور اس لقب سے متصف ہونے والے چند ہی بے نظیر و منفرد علماء ہیں، جو اس فن کے ائمہ میں شمار ہوتے ہیں، اور جن کی طرف اس فن میں رجوع کیا جاتا ہے، ان میں: شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، اسحاق بن راہویہ، احمد

بن حنبل، بخاری، دار قطنی اور متاخرین میں ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہم جمیعا وغیرہ شامل ہیں۔

(الفیہ السیوطی بشرح الشیخ احمد شاکر: ص92)

اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا اس لقب سے متصف ہونا تمام محدثین کے نزدیک متفق علیہ ہے۔

امام شعبہ بن حجاج جنہیں خود امیر المؤمنین فی الحدیث کہا جاتا ہے، فرماتے ہیں: "**سفیان الثوري أمیر المؤمنین في الحدیث**" سفیان ثوری حدیث میں مؤمنوں کے امیر ہیں۔

(تاریخ بغداد 165/9)

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**سفیان الثوري أمیر المؤمنین في الحدیث**"

(تاریخ بغداد 165/9)

امام یحیی بن معین رحمہ اللہ (انہیں بھی امیر المؤمنین فی الحدیث کہا جاتا ہے) فرماتے ہیں: "**سفیان الثوري أمیر المؤمنین في الحدیث**"

(تاریخ بغداد 165/9)

امام یحیی بن یمان العجلی رحمہ اللہ (المتوفی 189ھ) فرماتے ہیں: "**ما رأینا مثل سفیان ولا رأی سفیان مثله، کان سفیان في الحدیث أمیر المؤمنین.**" ہم نے سفیان جیسا کوئی نہیں دیکھا اور نہ سفیان نے اپنے جیسا کوئی دیکھا ہے، سفیان امیر المؤمنین فی الحدیث تھے۔

(الجرح والتعدیل: 59/1، واسنادہ صحیح)

امام ابو عاصم الضحاک بن مخلد نے فرمایا: " **سفيان الثوري أمير المؤمنين في الحديث** "

(سیر اعلام النبلاء، تہذیب الکمال، تہذیب التہذیب وغیرہ)

امام سفیان کی وفات پر ابراہیم بن یزید نے فرمایا: " **مَاتَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ** " امیر المؤمنین وفات پا گئے۔

(سیر اعلام النبلاء 279/7)

امیر المؤمنین فی الحدیث ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص ہر اعتبار سے حدیث اور علوم حدیث کے ہر پہلو میں کمال کی مہارت حاصل کر چکا ہے، چاہے وہ صحیح و سقیم کی پہچان ہو، رجال پر نقد اور جرح وتعدیل ہو، نیز کتابت حدیث، حفظ حدیث، علل حدیث، فقہ حدیث، اور عمل بالحدیث ہر چیز میں امامت کے درجے پر فائز ہے۔

کیا سفیان مدلس تھے؟

تدلیس سے مراد کیا ہے

لغوی طور پر تدلیس دلس سے بنا ہے جس کا مطلب ہے پوشیدہ کرنا یا پردہ پوشی کرنا۔اسی سے کہا گیا: دَلَّسَ البائع: یعنی فروخت کار کا خریدار سے سودے کے عیب کو چھپانا۔

اور اصطلاحی طور پر تدلیس سے مراد حدیث کی سند میں سے راوی یا سماع کو چھپانا ہے، جس کی کئی اقسام ہیں لیکن یہاں جس قسم سے ہمیں سروکار ہے وہ یہ ہے کہ:

راوی اپنے ایسے استاذ جس سے اس کا سماع ثابت ہے وہ روایت کرے جو اس نے اس سے نہیں سنا۔ بلکہ اس نے اسے ایک دوسرے شخص کے ذریعے سے اپنے استاذ سے روایت کیا ہے، لیکن وہ راوی اس دوسرے شخص کا واسطہ بیچ میں سے گرا کر براہ راست اسے اپنے استاذ سے روایت کرتا ہے، اور سننے یا پڑھنے والے کو لگتا ہے کہ اس نے یہ روایت براہ راست اپنے استاذ سے سنی ہے۔ اور وہ ایسے محتمل الفاظ سے روایت کرتا ہے جس سے اتصال کا شبہ ہوتا ہے لیکن اتصال کی صراحت نہیں ہوتی، جیسے: "قال فلان یعنی فلاں شخص نے کہا" (بمقابلہ میں نے فلاں سے سنا)،

یا "عن فلان یعنی فلاں نے روایت کیا" (بمقابلہ میں نے فلاں سے روایت کی، یا فلاں نے ہمیں روایت کی) وغیرہ۔ چنانچہ ان محتمل الفاظ میں اس بات کی صراحت نہیں ہوتی کہ واقعی اس راوی نے اس روایت کو براہ راست سنا ہے یا نہیں۔ اور اسی لئے اسے جھوٹ نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ روایت کے ان الفاظ میں احتمال ہے۔ یعنی یہ اسی طرح ہے جس طرح ہم عام حالات میں بغیر مکمل واسطہ ذکر کئے کوئی بھی بات کہہ جاتے ہیں جیسے: "محکمہ موسمیات نے کہا کہ آج بارش ہو گی"، حالانکہ آپ نے یہ بات براہ راست ان سے نہیں سنی۔

جب کوئی راوی حدیث کی سند میں سے یہ واسطہ گراتا ہے تو اسے تدلیس کہتے ہیں۔ اور راوی کا "عن" کے محتمل لفظ سے روایت کرنے کو عنعنہ کہا جاتا ہے۔

چنانچہ جو راوی تدلیس کیا کرتے تھے ان کا عن سے روایت کرنے میں احتمال ہوتا ہے کہ ہو سکتا ہے اس میں تدلیس کی گئی ہو اور ہو سکتا ہے نہ ہو۔ لہذا امطلقا "عن" کہنا تدلیس نہیں ہے بلکہ اس لفظ کے محتمل ہونے کی وجہ سے اس میں محض ایک امکان ہے کہ اس میں تدلیس ہو سکتی ہے۔

چنانچہ جو راوی تدلیس نہیں کیا کرتے تھے ان کا کسی روایت کو عن سے روایت کرنا مضر نہیں ہے کیونکہ وہ بیچ میں سے راوی نہیں گراتے تھے،

لہذا وہ کسی بھی صیغے سے روایت کریں سب برابر ہے کیونکہ ان کے لئے لازم نہیں کہ وہ روایت کرتے وقت اپنا سماع ظاہر کریں۔

(دیکھیں: مقدمہ ابن الصلاح: ص66،النکت علی ابن الصلاح لابن حجر: 159/1، تدریب الراوی للسیوطی: 256/1)

محدثین میں سے بہت سے لوگوں سے تدلیس کرنا ثابت ہے جیسے قتادہ، حسن بصری، اعمش، ابو اسحاق، ہشیم، ابن جریج، محمد بن اسحاق، ولید بن مسلم، یحیی بن ابی کثیر، سفیان بن عیینہ وغیرہ، اور انہیں میں سفیان ثوری بھی شامل ہیں۔ ان میں سے بعض کا تو یہ عام معمول رہا ہے جبکہ بعض سے شاذونادر ایسا کرنا منقول ہے۔

تدلیس کیوں کی جاتی ہے

تدلیس کرنے کے محدثین کے پاس کئی اسباب وعذر تھے جن کی وجہ سے وہ اسے حدیث میں جائز سمجھتے تھے۔ جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

1- اختصار کے پیش نظر سند کو مختصر کر دینا (جیسے خطیب وغیرہ خطبوں یا مذاکروں میں اکثر حدیث کو اختصار سے ذکر کر دیتے ہیں)۔

2- اپنے تلامذہ کا امتحان لینے کی غرض سے تدلیس کرنا۔

3- اپنے سے چھوٹے یا اپنے شاگرد سے روایت بیان کرنے سے شرمانا یا کترانا، اور اسی لئے ان سے تدلیس کرنا۔

4- عالی سند بنانے کے لئے راویان کی تعداد کم کرنا۔ یعنی اپنے اور اپنے شیخ کے درمیان کسی تیسرے کو لا کر سند لمبی کرنے کی بجائے، اپنے شیخ سے براہ راست روایت کرنا کہ سند عالی رہے۔

5- مدلس کا اپنے شیخ سے سنی اور ان سنی مرویات میں تمیز نہ کر سکنا۔

6- مخصوص شیخ کی اکثر روایات کا اس سے سماع کرنے کے بعد، اس کی چند روایات کا سماع رہ جائے، تو ان میں اس سے تدلیس کرنا تا کہ اس کی سبھی روایات کا احاطہ ہو جائے۔

7- راوی اور مروی عنہ کے مابین نزاع کی صورت میں تدلیس کرنا۔ تا کہ ان کے باہمی تنازع کی وجہ سے حدیث کا ضیاع نہ ہو، اور اس کے نام سے روایت کرکے فتنہ بھی نہ پھیلے۔

8- مدلس کے شیخ کا دوسروں کے نزدیک ضعیف ہونا یا مختلف فیہ ہونا جس کی وجہ سے وہ اسے گرا کر تدلیس کرے کیونکہ وہ اس کے نزدیک ثقہ ہے۔

یا اگر اس مدلس کے نزدیک بھی وہ شیخ ضعیف ہے تو وہ اس بات کا معتقد ہو کہ اس کا ضعف یسیر اور محتمل ہے، اور وہ اسے صداقت اور امانت والا مانے، اور اس کی حدیث پر عمل کو ضروری سمجھتا ہو خاص طور پر جب اس کے متابعات اور شواہد ہوں۔ اور اس کی روایت کو

ظاہر کر کے وہ لوگوں کو فتنے میں نہیں ڈالنا چاہتا، چنانچہ وہ اسے گرا کر تدلیس کرتا ہے۔

(دیکھیں: مقالات اثریہ للشیخ خبیب اثری: ص199، وتوضیح الافکار لمعانی تنقیح الانظار: 333/1)

مدلس کی روایت کا حکم

محدثین کے نزدیک تدلیس کی کئی اقسام ہیں اور ہر قسم کی تفصیل کے مطابق اس کا حکم بھی مختلف ہوتا ہے۔ ہم یہاں جس تدلیس پر بحث کر رہے ہیں اسے تدلیس الاسناد کہتے ہیں۔ اس قسم کی تدلیس میں عمومی حکم یہ ہے کہ مدلس کی حدیث میں اس کے شیخ سے سماع کی صراحت تلاش کی جائے، کیونکہ وہ کسی حدیث کو محتمل صیغے (جیسے "عن" یا "قال") سے بیان کرے تو اس میں احتمال ہے کہ اس نے یہ حدیث اپنے استاد سے نہ سنی ہو، تو جب وہ سماع کی صراحت کے صیغوں میں سے کسی صیغے سے بیان کرے گا تو یہ احتمال باقی نہیں رہے گا۔

البتہ اس عمومی حکم کی تفصیل میں اختلاف ہے۔

امام شافعی کے نزدیک کسی سے زندگی میں ایک بار بھی تدلیس کرنا ثابت ہو جائے تو اس کی ہر ہر روایت میں سماع کی تصریح طلب کی جائے گی، اور نہ ملنے پر اس کی روایت رد کر دی جائے گی۔ یہ شاذ قول ہے۔ اسے

محدثین میں سے کسی نے نہیں اپنایا ہے، بلکہ خود امام شافعی نے اس پر کبھی عمل نہیں کیا ہے۔

کیونکہ مدلسین کے احوال بدلتے رہتے ہیں، بعض مدلسین صرف ثقہ سے روایت کرتے ہیں، بعض مدلسین صرف بعض مخصوص شیوخ سے تدلیس کرتے ہیں اور بعض مدلسین کچھ مخصوص شیوخ سے تدلیس نہیں کرتے، بعض کی تدلیس نہایت قلیل اور معلوم شدہ ہوتی ہے کہ یہاں یہاں اور اس اس مقام پر اس نے تدلیس کی ہے وغیرہ۔ چنانچہ اس طرح اگر محض تدلیس کے ثبوت پر ان کی ہر حدیث میں عنعنہ کو مطلقا رد کر دیا جائے تو ناانصافی ہو گی۔

(مزید تفصیل کے لئے دیکھیں: مقالات اثریہ: ص209)

اس کے برعکس مدلس کے عنعنہ کے بارے میں ائمہ فن و کبار محدثین کا موقف یہ ہے کہ اس میں کوئی کلی ضابطہ نہیں ہے بلکہ اس میں متقدمین کے اکثر احکام کی طرح تحقیق و تتبع اور قرائن کا اعتبار کیا جائے گا۔ البتہ اس سے بعض عمومی احکام کا استخراج کیا جا سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ:

- جو شخص کثرت سے تدلیس کرے اور تدلیس اس کی روایات میں غالب ہو تو اس کی روایت پر حکم سے توقف کیا جائے گا جب تک وہ

سماع کی صراحت نہ کردے کیونکہ تدلیس اس پر غالب ہے۔ اور کبار ثقہ حفاظ میں سے شاید ہی کوئی ہو جو اس صفت پر پورا اترتا ہو۔

- جو کبھی کبھار تدلیس کرے اور تدلیس اس کی حدیث میں غالب نہ ہو، تو اس کی روایت کا حکم یہ ہے کہ اس میں اصل اتصال مانا جائے گا تب تک جب تک اس میں تدلیس یا انقطاع ثابت نہ ہو جائے۔ اور ان میں سفیان ثوری، ابراہیم نخعی، سلیمان اعمش، اور ابن عیینہ وغیرہ شامل ہیں۔

(دیکھیں: منهج المتقدمين في التدليس: ص 155-156)

اس پر بعض کبار ائمہ کے اقوال درج ذیل ہیں:

1- امام یعقوب بن شیبہ نے فرمایا: "**سألت علي بن المديني عن الرجل يدلس أيكون حجة فيما لم يقل: حدثنا؟ قال: إذا كان الغالب عليه التدليس فلا حتى يقول حدثنا**" میں نے امام علی بن المدینی سے پوچھا کہ جو تدلیس کرتا ہے وہ اگر حدثنا نہ کہے تو وہ حجت ہے؟ آپ نے فرمایا: "جب اس کی روایت میں تدلیس غالب ہو وہ حجت نہیں جب تک وہ حدثنا نہ کہے"

(الكفاية للخطيب: ص362)

2- امام یعقوب بن شیبہ نے فرمایا: " **سألت يحيى بن معين عن التدليس , فكرهه وعابه , قلت له: أفيكون المدلس حجة فيما روى أو حتى**

يقول: حدثنا وأخبرنا؟ فقال: لا يكون حجة فيما دلس" میں نے امام یحییٰ بن معین سے تدلیس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے معیوب ومکروہ جانا۔ میں نے ان سے پوچھا: مدلس اپنی روایت میں قابل اعتماد ہوتا ہے یا جب وہ حدثنا یا اخبرنا کہے؟ آپ نے فرمایا: "جس روایت میں وہ تدلیس کرے گا اس میں حجت نہیں ہو گا"۔

(الکفایہ للخطیب: ص362، والکامل لابن عدی: 1/48)

غور فرمائیں کہ امام ابن معین نے کہا ہے "وہ جس روایت میں تدلیس کرے گا اس میں حجت نہیں" اور یہ نہیں کہا کہ "جس روایت میں وہ عنعنہ کرے گا" یا "جب تک وہ حدثنا نہیں کہے گا"، اس سے یہ معلوم ہوا کہ:

اولا: امام ابن معین نے روایت کے صیغے کو حکم نہیں بنایا، بلکہ نفس امر میں تدلیس کے ثبوت کو بنایا ہے۔

ثانیا: مدلس جس روایت میں تدلیس نہ کرے اس میں حجت ہے اگرچہ وہ عن سے بیان کرے۔

3- امام ابو داود نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا، جو تدلیس کی وجہ سے معروف ہے کہ جب وہ "سمعت" نہ کہے تو وہ قابلِ اعتماد ہو گا؟

امام احمد نے فرمایا: "**لا أدري**" مجھے نہیں معلوم۔

میں نے پوچھا: "اعمش کی تدلیس کے بارے میں کیا خیال ہے؟اس کے لئے الفاظ کیسے تلاش کئے جائیں گے۔"

امام احمد نے جواباً فرمایا: "**يضيق هذا**" یہ کام بڑا مشکل ہے۔

امام ابو داؤد نے فرمایا: "**أي إنك تحتج به**" یعنی آپ اعمش کی معنعن روایات کو قابل اعتماد گردانتے ہیں!

(سؤالات ابي داود للامام احمد: ص 199)

غور کریں امام احمد جیسا امام اعمش کی معنعن روایات پر مطلق رد و قبول کے بارے میں فرمارہے ہیں: "میں نہیں جانتا" اور "یہ مشکل کام ہے"۔ الغرض انہوں نے اس پر کوئی کلی ضابطہ بیان کرنے سے گریز کیا ہے۔ لیکن اگر آپ آجکل کے بعض طلبہ حدیث سے اس بارے میں پوچھیں تو فوراً ہر ثقہ کے بارے میں آپ کو رٹا ہوا قاعدہ سنادیں گے کہ "**لا يحتج برواية المدلس حتي يصرح بالتحديث**"۔ کیا ان متاخرین نے مدلس کی روایت کے بارے میں کوئی ایسی چیز جان لی ہے جس سے امام احمد ناواقف تھے؟

4- امام یعقوب بن سفیان الفسوی فرماتے ہیں: "**وحديث سفيان – يعني الثوري – وأبي إسحاق، والأعمش ما لم يعلم أنه مدلس يقوم مقام الحجة**" سفیان ثوری، ابو اسحاق اور اعمش کی حدیث سے حجت قائم کی

جائے گی جب تک ان میں سے کسی روایت میں تدلیس ثابت نہ ہو جائے۔

(المعرفہ والتاریخ: 637/2)

یہ قول بھی بالکل ظاہر ہے کہ ثقہ حفاظ مدلسین کی روایت میں اصل انہیں قبول کرنا ہے چاہے جس بھی صیغے سے مروی ہوں، جب تک کسی روایت میں تدلیس ثابت نہ ہو جائے۔

5- امام عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی نے فرمایا: "وإن كان رجل معروفا بصحبة رجل والسماع منه , مثل ابن جريج عن عطاء أو هشام بن عروة عن أبيه وعمرو بن دينار عن عبيد بن عمير , ومن كان مثل هؤلاء في ثقتهم , ممن يكون الغالب عليه السماع ممن حدث عنه , فأدرك عليه أنه أدخل بينه وبين من حدث رجلا غير مسمى , أو أسقطه , ترك ذلك الحديث الذي أدرك عليه فيه أنه لم يسمعه , ولم يضره ذلك في غيره , حتى يدرك عليه فيه مثل ما أدرك عليه في هذا , فيكون مثل المقطوع" اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے صحبت اور سماع میں معروف ہے، جیسے ابن جریج کی صحبت عطا سے، ہشام بن عروہ کی صحبت اپنے والد سے، عمرو بن دینار کی صحبت عبید بن عمیر سے اور اسی طرح دیگر لوگ جو ثقاہت میں ان جیسے ہیں، جن کا اپنے استاد سے روایت کرنے میں سماع غالب ہے۔ پھر اگر یہ پایا جائے کہ اس

نے اپنے اور اپنے اس (خاص) شیخ کے درمیان راوی کو داخل کیا ہے یا اسے گرا دیا ہے تو صرف اس کی وہی حدیث ترک کی جائے گی جس میں یہ پایا گیا کہ اس نے وہ حدیث اس سے نہیں سنی، لیکن یہ چیز اس کی دیگر احادیث کے لئے نقصان دہ نہیں ہو گی، جب تک ان میں بھی وہی چیز پائی جائے جو اس حدیث میں پائی گئی، چنانچہ وہ مقطوع کی مثل ہو گی۔

(الکفایۃ للخطیب : ص 374)

امام حمیدی کا یہ قول بالکل واضح ہے کہ قلیل التدلیس مدلس کی معنعن روایت سماع پر محمول سمجھی جائے گی جب تک تدلیس ثابت نہ ہو جائے۔

6- امام بخاری رحمہ اللہ کا موقف بھی وہی ہے جو ان کے شیوخ یعنی ابن معین، ابن مدینی، احمد، اور حمیدی کا ہے۔اپنی صحیح میں انہوں نے مدلسین کی بے شمار روایات کو عنعنہ کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان میں بہت سی روایات ایسی ہیں جن کی سماع کی تصریح کہیں نہیں پائی جاتی۔ اور بعض متاخرین نے صحیحین میں مدلسین کی روایات کے بارے میں جو یہ کہا ہے کہ ان کی تمام معنعن روایات مصرح بالسماع ہیں جیسے النووی وغیرہ، تو یہ محض حسن ظن پر مشتمل ہے جبکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

امام تقی الدین السبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**وسألته – أي الحافظ المزي – عن ما وقع في الصحيحين من حديث المدلس معنعنا هل نقول: أنهما اطلعا على اتصالها؟** " میں حافظ مزی رحمہ اللہ سے صحیحین میں مدلسین کی معنعن روایات کے بارے میں پوچھا کہ کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ شیخین کو ان کے اتصال کی اطلاع مل چکی تھی؟

تو انہوں نے فرمایا: "**كذا يقولون، وما فيه إلا تحسين الظن بهما. وإلا ففيهما أحاديث من رواية المدلسين ما توجد من غير تلك الطريق التي في الصحيح**" لوگ تو یہی کہتے ہیں لیکن اس میں شیخین کے لئے حسن ظن کے علاوہ اور کچھ نہیں، ورنہ ان دونوں کتابوں میں مدلسین کی روایات سے احادیث موجود ہیں جو صحیح کے ان طرق کے علاوہ کسی دوسرے طریق سے (صراحت سماع کے ساتھ) نہیں پائی جاتی۔

(النکت علی ابن الصلاح لابن حجر: 636/2)

اس کے علاوہ امام بخاری ایک جگہ سفیان ثوری کے بارے میں فرماتے ہیں: "**ولا أعرف لسفيان الثوري عن حبيب بن أبي ثابت , ولا عن سلمة بن كهيل , ولا عن منصور. وذكر مشايخ كثيرة لا أعرف لسفيان هؤلاء تدليسا ما أقل تدليسه** "میں سفیان ثوری کی حبیب بن ابی ثابت، سلمہ بن کہیل ، منصور - اور انہوں نے کثیر شیوخ کا نام

ذکر کیا۔ سفیان ثوری کی ان شیوخ سے تدلیس میں نہیں جانتا، ان کی تدلیس بہت ہی کم ہے۔

(علل الترمذی الکبیر: ص 388)

امام بخاری کے اس قول سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا موقف بھی مذکورہ شیوخ کی طرح ہے۔ اور ان کے تلمیذ امام ترمذی کا بھی یہی موقف ہے، جس نے یہ قول نقل کیا ہے۔ اس کا وجہ استدلال یہ ہے کہ:

- اولا: امام بخاری نے یہ اقرار کیا کہ سفیان ثوری مدلس تھے اور ان کی تدلیس بہت کم ہے۔
- ثانیا: انہوں نے کہا وہ ان کثیر شیوخ سے سفیان کی تدلیس نہیں جانتے۔ یعنی ان شیوخ سے سفیان کی تدلیس ان پر ظاہر نہیں ہوئی ہے یعنی محض عنعنہ نہیں بلکہ تدلیس کے ثبوت کو بنیاد بنا کر انہوں نے سفیان کی ان شیوخ سے تدلیس کی نفی کی ہے۔ کیونکہ ایسا کہنا ممکن نہیں ہے کہ امام بخاری نے سفیان کی ان تمام شیوخ سے ہر ایک روایت میں سماع کی تصریح دیکھی ہے، بلکہ ان میں سے اکثر میں سفیان کا عنعنہ موجود ہے جن میں سماع کی تصریح کسی اور روایت میں موجود نہیں ہے، لیکن اس کے باوجود امام بخاری نے

ان سے سفیان کی تدلیس کی نفی اس لئے کی کیونکہ ان سے سفیان کی تدلیس صراحتاً ظاہر نہیں ہوئی ہے۔

- امام ترمذی نے کہا "وذكر مشايخ كثيرة" یعنی بخاری نے بہت سے مشائخ کا ذکر کیا تھا جن سے سفیان کی تدلیس معروف نہیں ہے۔ لیکن امام ترمذی نے ان سب کو ذکر کرنا ضروری نہیں سمجھا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ قلت تدلیس کی وجہ سے سفیان کا عنعنہ عام حالات میں مضر نہیں ہے، جب تک صراحتا تدلیس ثابت نہ ہو جائے یا کوئی نکارت نہ پائی جائے، ورنہ اگر ترمذی کا موقف امام شافعی والا ہوتا جس میں مدلس کی ہر معنعن روایت میں سماع کی تصریح طلب کی جانے کا قول ہے، تو وہ ان مشائخ کے نام ذکر کرنا کبھی نہیں بھولتے جن سے روایت پر سفیان کی معنعن روایت قبول کی جاسکتی تھی۔

7- امام ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وقتادة إذا لم يقل سمعت وخولف في نقله فلا تقوم به حجة لأنه يدلس كثيرا عمن لم يسمع منه وربما كان بينهما غير ثقة"

اور قتادہ جب "سمعت" نہ کہیں اور ان کی روایت میں مخالفت ہو تو اس سے حجت نہیں لی جاتی، کیونکہ قتادہ ان لوگوں سے کثرت سے

تدلیس کرتے تھے جن سے انہوں نے نہیں سنا، اور بعض اوقات ان کے درمیان غیر ثقہ راوی ہوتا ہے۔

(التمہید: 307/3)

یہاں امام صاحب کی ان دو قیدوں پر غور فرمائیں:

1) جب وہ "سمعت" نہ کہیں

2) اور ان کی روایت میں مخالفت ہو

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کی روایت میں مخالفت یا نکارت نہ ہو تو ان کی روایت کو نقصان نہیں اگرچہ وہ سماع کی تصریح نہ کریں۔

چنانچہ ایک دوسری جگہ قتادہ کی معنعن روایت کا دفاع کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **"وقال بعض من يقول بالتيمم إلى المرفقين قتادة إذا لم يقل سمعت أو حدثنا فلا حجة في نقله وهذا تعسف"** اور کہنیوں تک تیمم کا موقف رکھنے والے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ قتادہ جب "سمعت" یا "حدثنا" نہ کہیں تو ان کی روایت میں حجت نہیں ہے، تو یہ محض ظلم ہے۔

(التمہید: 287/19)

دیکھیں کیسے انہوں نے اس قول کو ظلم قرار دیا، کیونکہ اس میں قتادہ کی روایت کو صرف عنعنہ کی بنا پر رد کیا جا رہا تھا۔

8- یہاں امام ابن حزم رحمہ اللہ کا ایک قول پیش کیا جاتا ہے، اس لئے نہیں کہ وہ حدیث کے ائمہ میں سے ہیں جن کی بات کو اصول میں حجت مانا جاتا ہو، بلکہ اس لئے کہ انہوں نے اس مسئلے میں جو کہا ہے وہ ائمہ حدیث کے اصول کے موافق ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب الاحکام فی اصول الاحکام میں ابن حزم فرماتے ہیں:

"أما المدلس فينقسم إلى قسمين أحدهما حافظ عدل ربما أرسل حديثه وربما أسنده وربما حدث به على سبيل المذاكرة أو الفتيا أو المناظرة فلم يذكر له سندا وربما اقتصر على ذكر بعض رواته دون بعض فهذا لا يضر ذلك سائر رواياته شيئا لأن هذا ليس جرحة ولا غفلة لكنا نترك من حديثه ما علمنا يقينا أنه أرسله وما علمنا أنه أسقط بعض من في إسناده ونأخذ من حديثه ما لم نوقن فيه شيئا من ذلك وسواء قال أخبرنا فلان أو قال عن فلان أو قال فلان عن فلان كل ذلك واجب قبوله ما لم يتيقن أنه أورد حديثا بعينه إيرادا غير مسند فإن أيقنا ذلك تركنا ذلك الحديث وحده فقط وأخذنا سائر رواياته وقد روينا عن عبد الرزاق بن همام قال كان معمر يرسل لنا أحاديث فلما قدم عليه عبد الله بن المبارك أسندها له وهذا النوع منهم كان جلة أصحاب الحديث وأئمة المسلمين كالحسن البصري وأبي إسحاق السبيعي وقتادة بن دعامة وعمرو بن دينار وسليمان الأعمش وأبي الزبير وسفيان الثوري وسفيان بن عيينة وقد أدخل

علي بن عمر الدارقطني فيهم مالك بن أنس ولم يكن كذلك ولا يوجد له هذا إلا في قليل من حديثه أرسله مرة وأسنده أخرى"

جہاں تک مدلس کی بات ہے تو وہ دو قسموں میں منقسم ہیں: پہلے وہ حفاظ عدل ہیں جو کبھی کبھار اپنی حدیث میں ارسال کر جاتے ہیں اور کبھی انہیں مسند بیان کر دیتے ہیں اور کبھی محض مذاکرہ کرنے یا فتوی دینے یا مناظرہ کی غرض سے حدیث بیان کرتے ہیں تو اس کی سند ذکر نہیں کرتے یا اس کے صرف چند رواۃ کے ذکر پر ہی اکتفاء کرتے ہیں اور باقیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تو ایسا کرنا ان کی تمام روایات کو ہر گز مضر نہیں ہے کیونکہ یہ جرح نہیں ہے اور نہ ہی غفلت ہے البتہ ہم ان کی ان احادیث کو ضرور ترک کر دیں گے جن کے متعلق ہمیں پکا یقین ہو جائے کہ انہوں نے اس میں ارسال کیا ہے یا یہ کہ انہوں نے اس کی سند کے بعض رواۃ کو ذکر نہیں کیا ہے، اور ہم اُن کی اُن احادیث کو لیں گے جن میں ہمیں اِن میں سے کسی چیز کا بھی یقین نہ ہو۔ اُن کے لئے اخبرنا فلان کہنا یا عن فلان کہنا یا قال فلان عن فلان کہنا سب ایک برابر ہے اور واجبِ قبول ہے جب تک ہمیں یہ یقین نہ ہو جائے کہ اُنہوں نے کوئی حدیث غیر مسند روایت کی ہے، پس اگر ہمیں اس بات کا یقین ہو جائے تو ہم ان کی صرف اُسی ایک روایت کو ترک کریں گے اور باقی تمام روایات کو ویسے ہی لیں گے۔ اور ہم نے

امام عبد الرزاق بن ہمام سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ امام معمر بن راشد ہمیں بعض احادیث مرسلا روایت کرتے تھے تو جب امام عبد اللہ بن المبارک ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے اُن احادیث کو اُنہیں مسند کر کے بیان کیا۔ اور اس قسم کے مدلسین میں بڑے بڑے جلیل القدر اصحاب الحدیث ائمہ مسلمین شامل ہیں جیسے حسن البصری، ابو اسحاق السبیعی ، قتادہ بن دعامہ، عمرو بن دینار، سلیمان الاعمش، ابو الزبیر، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، اور امام دارقطنی نے اس میں امام مالک کا نام بھی شامل کیا ہے حالانکہ وہ ایسے نہیں تھے اور نہ ہی ان سے ایسا کرنے کا ثبوت ملتا ہے سوائے گنتی کی چند احادیث میں جن کو انہوں نے مرسل بیان کیا اور دوسری ہی جگہ مسند بیان کر دیا۔

(الاحکام فی اصول الاحکام: 1/41-42)

9- امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ نے فرمایا: " **ثم الراوي بالعنعنة عن شيخه إذا لقيه أو اكتفينا بمجرد إمكان لقائه على اختلاف المذهبين إما أن يكون مدلسا أو لا فإن لم يكن حملنا الرواية على الاتصال والسماع وإن كان مدلسا فالمشهور أنه لا يحمل على السماع حتى يبين الراوي ذلك وما لم يبين فهو كالمنق ع فلا يقبل وهذا جار على القياس إلا أن الجري عليه في تصرفات المحدثين وتخريجاتهم صعب**

عسير يوجب اطراح كثير من الأحاديث التي صححوها إذ يتعذر علينا إثبات سماع المدلس فيها من شيخه اللهم إلا أن يدعي مدع أن الأولين اطلعوا على ذلك ولم نطلع نحن عليه وفي ذلك نظر" اپنے شیخ سے عنعنہ کر کے بیان کرنے والا راوی اگر اس سے ملاقات کر چکا ہے۔ یا ہم دو مختلف مذاہب کے اختلاف کے مابین محض امکان لقاء پر اکتفاء کریں۔ تو وہ یا تو مدلس ہو گا یا نہیں ہو گا۔ اور اگر وہ مدلس نہیں ہو گا تو اس کی روایت کو ہم اتصال اور سماع پر محمول کریں گے۔ اور اگر وہ مدلس ہوا تو اس میں مشہور قول یہ ہے کہ اسے سماع پر محمول نہیں کیا جائے گا جب تک راوی اس کی صراحت نہ کر دے، اور جس روایت میں وہ سماع کی صراحت نہ کرے تو وہ منقطع کی طرح ہے پس غیر مقبول ہے۔ البتہ یہ قول محض قیاس پر مبنی ہے۔ جبکہ محدثین کے تصرفات اور تخریجات سے یہ قول ثابت کرنا بہت مشکل کام ہے۔ اس سے بہت سی ایسی روایات سے ہاتھ دھونا پڑے گا جن کی انہوں نے تصحیحات کی ہیں کیونکہ ہمارے لئے ان روایات میں مدلس کا اس کے شیخ سے سماع ثابت کرنا ناممکن ہو گا۔ الا یہ کہ کوئی دعوی کرنے والا یہ کہے کہ پہلے دور کے محدثین کو ان میں سماع کی اطلاع مل چکی تھی اور ہمیں نہیں مل سکی۔ اور اس قول میں بھی نظر ہے۔

(الاقتراح فی بیان الاصطلاح لابن دقیق العید: ص 19-20)

یہ قول بالکل واضح ہے کہ محدثین کا موقف اس بارے میں مدلس کی معنعن روایت کو مطلقا رد کرنا نہیں ہے۔

10- حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے مدلسین کے پانچ طبقات بیان کئے ہیں، اور ان میں سے دوسرے طبقے کے بارے میں فرماتے ہیں (جن کا عنعنہ مقبول ہوتا ہے) کہ: "**من احتمل الائمة تدليسه وأخرجوا له في الصحيح لامامته وقلة تدليسه في جنب ما روى كالثوري أو كان لا يدلس الا عن ثقة كإبن عيينة**" دوسرا طبقہ ان کا ہے جن کی تدلیس کو ائمہ نے برداشت کیا ہے اور ان کی امامت اور قلت تدلیس کے پیشِ نظر ان کی روایات کو کتب الصحیح میں روایت کیا ہے، جیسے ثوری، یا وہ جو صرف ثقہ سے تدلیس کرتے تھے جیسے ابن عیینہ۔

(طبقات المدلسین لابن حجر: ص 13)

چنانچہ محدثین کی ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ مدلس کی معنعن روایت میں صحیح موقف میں تفصیل ہے، اور جو لوگ مطلقا ہر قسم کے مدلس کی ہر معنعن روایت کو رد کر دیتے ہیں ان کا قول کبار ائمہ فن کے خلاف ہے۔ پس قلیل التدلیس مدلسین کی معنعن روایات میں اصل سماع واتصال ہے جب تک تدلیس ثابت نہ ہو جائے۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں: منهج المتقدمين في التدليس للشيخ ناصر بن أحمد الفهد، ومقالات اثریہ للشیخ خبیب احمد اثری: ص 196- 321

سفیان قلیل التدلیس تھے

اوپر اس تفصیلی بحث کے بعد کہ قلیل التدلیس مدلس کے عنعنہ کو اصلا سماع پر محمول کیا جائے گا جب تک کسی روایت میں تدلیس ثابت نہ ہو جائے، اب یہاں کچھ حوالے ذکر کئے جاتے ہیں جن میں امام سفیان ثوری کو صراحتا قلیل التدلیس کہا گیا ہے۔

1- شیخ المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ نے سفیان کے بارے میں فرمایا: "ما أقل تدليسه" ان کی تدلیس بہت ہی کم ہے۔

(علل الترمذی الکبیر: ص 388)

2- ابن حزم کا کلام اوپر گزرا اس میں انہوں نے کبھی کبھار تدلیس کرنے والے میں سفیان کو شامل کرتے ہوئے فرمایا: "وهذا النوع منهم كان جلة أصحاب الحديث وأئمة المسلمين كالحسن البصري.... وسفيان الثوري" اور اس قسم کے مدلسین میں بڑے بڑے جلیل القدر اصحاب الحدیث وائمہ مسلمین شامل ہیں جیسے حسن البصری۔۔۔ اور سفیان ثوری۔

(الاحکام فی اصول الاحکام: 1/41- 42)

3- حافظ علائی رحمہ اللہ نے فرمایا: "**سفيان بن سعيد الثوري الإمام المشهور تقدم أنه يدلس ولكن ليس بالكثير**" سفیان بن سعید ثوری مشہور امام ہیں، وہ تدلیس کیا کرتے تھے لیکن ان کی تدلیس زیادہ نہیں ہے۔

(جامع التحصیل: ص 186)

4- حافظ ابو زرعہ ابن عراقی رحمہ اللہ نے حافظ علائی کا ہی قول برقرار رکھا اور فرمایا: "**يدلس وَلَكِن لَيْسَ بالكثير**" وہ تدلیس کیا کرتے تھے لیکن ان کی تدلیس زیادہ نہیں ہے۔

(تحفۃ التحصیل فی ذکر رواۃ المراسیل: ص 130)

5- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا قول اس بارے میں "مدلس کی روایت کا حکم" کے تحت قول نمبر 10 میں گزر چکا ہے۔

محدثین کا سفیان کے عنعنہ کو قبول کرنا

سفیان کے عنعنہ کو تمام کبار محدثین وائمہ علل نے قبول کیا ہے جن میں امام ابن المدینی، امام ابن معین، امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، امام ابو حاتم، امام ابو زرعہ، امام ابن عدی، امام نسائی، امام ابو داود، امام ترمذی، امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان، امام ذہبی، امام ابن حجر، وغیرہم کثیرون۔

امام یعقوب بن سفیان الفسوی کا قول گزر چکا کہ انہوں نے فرمایا:

"وحديث سفيان – يعني الثوري – وأبي إسحاق، والأعمش ما لم يعلم أنه مدلس يقوم مقام الحجة"

سفیان ثوری، ابو اسحاق اور اعمش کی حدیث سے حجت قائم کی جائے گی جب تک ان میں سے کسی روایت میں تدلیس ثابت نہ ہو جائے۔

(المعرفہ والتاریخ: 637/2)

سفیان ثوری کی معرفتِ رجال و آثار

علم الرجال علوم حدیث کے اہم ترین علوم میں سے ہے۔ اگر یہ علم نہ ہوتا تو صحیح، ضعیف اور موضوع، ثابت کا کوئی فرق نہ رہتا اور یہ سب آپس میں خلط ملط ہو کر رہ جاتیں۔ اسی لئے معرفتِ رجال، ان پر نقد، ان کی وضاحت، اور ان پر جرح یا تعدیل وغیرہ صحت حدیث کی معرفت کے لئے سب سے اہم امور ہیں۔ اور امام سفیان ثوری اس فن کے ماہر اماموں میں سے ہیں جنہوں نے رجال کی معرفت اور نقد کے لئے حدیثِ رسول ﷺ کی حفاظت کی۔ فمن ذلک:

الحسن بن عیاش فرماتے ہیں: "**كنا تأتي سفيان إذا سمعنا من الأعمش فنعرضها عليه بالعشي فيقول: هذا من حديثه، وليس هذا من حديثه**" اعمش سے احادیث سننے کے بعد ہم سفیان کے پاس آتے اور شام کو ان کی خدمت میں وہ احادیث پیش کرتے تو آپ ہمیں (ہر ایک حدیث کے بارے میں) وضاحت فرما دیتے کہ یہ حدیث اعمش کی اپنی ہے اور یہ ان کی نہیں ہے۔

(الجرح والتعديل 70/1)

نوٹ: امام اعمش رحمہ اللہ کثیر الحدیث ہونے کے ساتھ ساتھ تدلیس بھی کرتے تھے۔ آپ نے کئی کبار علماء سے حدیثیں سنیں تھیں پھر ان کبار کی بعض احادیث بعد میں آپ کو چند اصاغر یعنی چھوٹے لوگوں سے ملتی تو آپ ان میں تدلیس کر لیا کرتے تھے۔ لہٰذا یہاں ان کی حدیثوں سے مراد وہ احادیث ہیں جو خود انہوں نے ان کبار سے سنیں،اور باقی وہ ہیں جو انہوں نے صغار سے تدلیس کیں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام سفیان ثوری امام اعمش کی احادیث کو سب سے زیادہ جانتے تھے اور امام اعمش کی تدلیس والی روایات بھی امام ثوری سے اوجھل نہیں تھیں۔ اسی لئے اس سے یہ قاعدہ بھی نکلتا ہے کہ امام اعمش سے جب امام سفیان روایت کریں تو اس میں اعمش کی روایت سماع پر محمول ہو گی۔ کیونکہ امام سفیان اعمش کی روایات کو ان سے بھی بہتر جانتے ہیں اور وہ جانتے بوجھتے ان کی تدلیس شدہ روایات بیان نہیں کر سکتے ، کیونکہ وہ تدلیس التسویہ کہلائے گی جو کہ تدلیس کی سب سے بدترین قسم ہے۔

یحیی القطان فرماتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا: **"حديث الأعمش عن أبي صالح (الإمام ضامن) لا أراه سمعه من أبي صالح"** اعمش کی ابو صالح سے

حدیث (الامام ضامن) مجھے نہیں لگتا کہ اسے انہوں نے ابو صالح سے سنا ہے۔

(الجرح والتعدیل: 82/1)

عبد الرحمن بن مہدی نے فرمایا: **"سألت سفيان عن حديث الأعمش عن أبي وائل عن عبد الله (لا يزال الرجل في فسحة من دينه) فأنكر أن يكون عن أبي وائل قال: لما سمع من عبد الملك بن عمير أنا ذهبت به إليه"** میں نے سفیان اعمش کی عن ابو وائل عن عبد اللہ سے مروی حدیث کے بارے میں پوچھا جس کے الفاظ ہیں"(انسان اس وقت تک دین کے اعتبار سے کشادگی میں رہتا ہے (جب تک ناحق قتل کا ارتکاب نہ کرے)"، تو انہوں نے اس کا ابو وائل سے ہونے کا انکار کیا اور کہا: جب اعمش نے اسے عبد الملک بن عمیر سے سنا تھا تو میں ان کے ساتھ گیا تھا (یعنی انہوں نے اس میں تدلیس کی ہے)۔

(الجرح والتعدیل: 82/1)

امام عبد الرحمن بن مھدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"حدثت سفيان احاديث اسرائيل عن عبد الأعلى عن ابن الحنفية، قال: كانت من كتاب قلت: يعني أنها ليست بسماع "** میں نے سفیان کو اسرائیل کی عن عبد الاعلی عن ابن الحنفیہ کے طریق سے روایات بیان کیں تو انہوں نے (فورا پہچان لیا

اور) کہا: یہ سب کتاب سے روایت کی گئی ہیں۔ یعنی یہ سماع کے زریعے نہیں لی گئی۔

(الجرح والتعديل 71/1)

امام عبد الرحمن بن مهدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" روى شعبة عن منصور عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله، وعن الأعمش عن إبراهيم عن مسروق عن عبد الله – في رجل طلق امرأته مائة، قال عبد الرحمن فذكرت لسفيان فأنكره وقال: إنما هو منصور والأعمش جميعا عن إبراهيم عن علقمة – يعني عن عبد الله. "

شعبہ نے عن منصور عن ابراہیم عن علقمہ عن عبد اللہ سے اور ایک دوسرے طریق سے عن اعمش عن ابراہیم عن مسروق عن عبد اللہ سے اس شخص کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے جس نے اپنی بیوی کو سو بار طلاق دی۔ امام عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں ان دونوں طریق کو سفیان کے سامنے ذکر کیا تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا اور کہا: کہ اصل میں اس روایت کو منصور اور اعمش دونوں نے ہی ابراہیم عن علقمہ عن عبد اللہ سے روایت کیا ہے (یعنی مسروق کا ذکر غلط ہے)۔

(الجرح والتعديل 71/1)

گویا امام سفیان ثوری نے اس روایت میں امام شعبہ کی غلطی کی نشاندہی کر دی، جو خود اس فن کے ماہر ائمہ میں سے ہیں۔

امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"كان سفيان يقدم سعيد بن جبير على إبراهيم – يعني النخعي."

سفیان سعید بن جبیر کو ابراہیم النخعی پر مقدم کرتے تھے۔

(الجرح والتعدیل 72/1)

امام ابن المبارک فرماتے ہیں کہ امام سفیان ثوری نے فرمایا: **"حفاظ الناس ثلاثة إسماعيل بن أبي خالد وعبد الملك بن أبي سليمان العرزمي ويحيى بن سعيد الأنصاري، وحفاظ البصريين ثلاثة سليمان التيمي وعاصم الأحول وداود بن أبي هند وكان عاصم أحفظهم."** لوگوں کے سب سے بڑے حفاظ تین ہیں: اسماعیل بن ابی خالد، عبد الملک بن ابی سلیمان، اور یحییٰ بن سعید الانصاری۔ اور بصریوں کے سب سے بڑے حفاظ تین ہیں: سلیمان التیمی، عاصم الاحول، اور داؤد بن ابی ہند۔ جبکہ عاصم ان سب میں سب سے بڑے حافظ تھے۔

(الجرح والتعدیل 72/1)

مزید اقوال کے لئے دیکھیں الجرح والتعدیل لابن ابي حاتم (69/1-83) باب ما ذكر من معرفة سفيان الثوري برواة الأخبار وناقلة الآثار وكلامه فيهم۔

سفیان کی رجال پر نقد

سفیان کی بعض رجال پر جرح وتعدیل درج ذیل ہے:

1- أبان بن أبي عياش – سئل سفيان: مالك قليل الحديث عن أبان؟ قال: كان أبان نسيا للحديث (الجرح والتعديل: ٧٧/١).

2- إبراهيم بن مهاجر البجلي – قال سفيان: كان إبراهيم بن مهاجر، لا بأس به (الجرح والتعديل: ١٣٣/٢).

3- أشعث بن سوار الكندي – قال سفيان: أَشْعَث أَثْبَتُ من مجالد (الكامل لابن عدي: ٤١/٢).

4- الحجاج بن أرطاة النخعي – قال سفيان: عليكم به فإنه ما بقي أحد أعرف بما يخرج من رأسه منه (السير: ٥١٦/٦، والكامل: ٥٢٣/٢).

5- فضيل بن مرزوق الأغر – قال سفيان: ثقة (الجرح والتعديل: ٧٥/٧).

6- المعافي بن عمران الموصلي – قال سفيان: ياقوتة العلماء (الجرح والتعديل: ٤٠٠/٨).

7- أيمن بن نابل الحبشي – قال سفيان: ثقة (تاريخ دمشق: ٥٣/١٠).

8- **جابر بن يزيد الجعفي – قال أبا نعيم: سمعت سفيان، يقول: إذا قال جابر حدثنا وأخبرنا فذاك. قال عبد الرحمن بن مهدي: سمعت سفيان الثوري، يقول: كان جابر ورعا في الحديث، ما رأيت أورع في الحديث من جابر** (الجرح والتعديل: ٤٩٧/٢).

9- **حكيم بن الديلم المدائني – قال سفيان: كان شيخ صدق** (الجرح والتعديل: ٢٠٤/٣).

10- **سفيان بن عيينه وزهير بن معاوية – عن عثمان بن زائدة الرازى: قدمت الكوفة قدمة فقلت لسفيان الثورى: من ترى أن أسمع منه ؟ قال : عليك بزائدة بن قدامة ، و سفيان بن عيينة** (الجرح والتعديل: ٦١٣/٣).

11- **سلمة بن كهيل – قال سفيان: كان ركنا من الأركان، وشد قبضته** (الجرح والتعديل: ١٧٠/٤).

12- **شعبة بن الحجاج العتكي – قال سفيان: شعبة أمير المؤمنين في الحديث** (الجرح والتعديل: ٣٦٩/٤).

13- **عبد الأعلي بن عامر الثعلبي – قال يحي يعني ابن سعيد: سألت الثوري عن أحاديث عبد الأعلى، عن ابن الحنفية فوهنها. قال عبد الرحمن بن مهدي: سألت سفيان عن حديث عبد الأعلى، فقال: كنا نرى أنها من كتاب ابن الحنفية ولم يسمع منه شيئا** (الجرح والتعديل: ٢٦/٦).

14- مسعر بن كدام الهلالي – قال سفيان: كنا إذا اختلفنا في شيء سألنا مسعرا عنه (الجرح والتعديل: ٣٦٨/٨).

15- منصور بن المعتمر – عن ابن عيينة، قال: قال لي سفيان الثوري: رأيت منصورا، وعبد الكريم الجزري، وأيوب السختياني، وعمرو بن دينار، هؤلاء الأعين الذين لا شك فيهم. عن بشر بن المفضل، قال: لقيت سفيان الثوري بمكة، فقال: ما خلفت بعدي بالكوفة آمن على الحديث من منصور بن المعتمر (الجرح والتعديل: ١٧٨/٨).

16- يحيي بن سعيد الأنصاري – قال الثوري: يحيى بن سعيد الأنصاري من حفاظ الناس (الجرح والتعديل: ١٤٨/٩).

وقال الثوري: كان يحيى بن سعيد الأنصاري أجل عند أهل المدينة من الزهري (تاريخ دمشق: ٢٤٩/٦٤).

مزید اقوال کے لئے کتب رجال کی طرف رجوع کریں۔

کیا سفیان نے کبھی کسی کلام میں تصحیف کی؟

تصحیف سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کو پڑھنے میں غلطی کرنا۔

امام علی بن المدینی نے فرمایا: " لا أعلم سفيان صحف في شيء قط إلا في اسم امرأة أبي عبيدة كان يقول: حفينة يعني: الصواب: بجيم" میں نے سفیان کو کبھی کسی چیز میں تصحیف کرتے ہوئے نہیں جانا سوائے ابو عبیدہ کی بیوی کے نام میں، ان کا نام سفیان نے حفينة پڑھا جبکہ وہ جیم کے ساتھ ہے یعنی جفینۃ۔

(سیر اعلام النبلاء : 627/6)

سفیان ثوری کا عمل بالحدیث

ہمارے ہاں بعض لوگ علم حدیث کا شوق تو رکھتے ہیں لیکن جب حدیث پر عمل کرنے کی باری آتی ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ حدیث نبوی اور اس کی معرفت کا تو اصل مقصد ہی اس پر عمل کرنا ہونا چاہیے تاکہ اپنی آخرت سدھاری جا سکے۔ لیکن ہمارے ہاں لوگ اس علم کو سیکھتے ہی اس لئے ہیں کہ بحث و مباحثہ کیا جا سکے اور بعض لوگوں نے تو احادیث کی پڑھائی کو محض برکت کے حصول کے لئے مخصوص کر رکھا ہے، عمل کرنا ان کو گوارا نہیں۔

جبکہ اللہ رحم کرے امام سفیان ثوری پر، حدیث سے سچی محبت کیا ہوتی ہے یہ آپ نے بتایا ہے۔ ان کے تلمیذ امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا، **"ما بلغني عن رسول الله حديث قط إلا عملت فيه ولو مرة"** مجھے رسول اللہ ﷺ سے جو بھی حدیث پہنچتی ہے میں فوراً اس پر عمل کرتا ہوں چاہے ایک ہی بار کیوں نہ کروں۔

(سیر اعلام النبلاء 242/7)

مؤمل بن اسماعیل فرماتے ہیں: **"ما رأيت عاملا يعمل بعلمه إلا سفيان"** میں نے کوئی ایسا نہیں دیکھا جو اپنے علم پر عمل کرے سوائے سفیان کے۔

(حلیۃ الاولیاء 18/7)

امام سفیان ثوری کا کبار علماء سے مقارنہ

زمانہ قدیم سے لوگ مختلف اعتبارات سے مقارنہ کرتے آئے ہیں ایک قوم کا دوسری قوم سے، ایک ملک کا دوسرے ملک سے، ایک مذہب کا دوسرے مذہب سے، ایک علم کا دوسرے علم سے یا ایک عالم کا دوسرے عالم سے، تاکہ دونوں میں فرق واضح کیا جا سکے اور ان میں سے قوی اور اقوی (قوی تر) کی نشا ندہی کی جا سکے۔ اور اگر یہ مقارنے کسی ایک کے حق یا خلاف تعصب سے پاک ہو تو ان میں کافی نفع اور خیر ہے۔ البتہ اس قسم کے مقارنے بہت کم ہی طرفداری یا جانبداری سے پاک ہوتے ہیں، اور اگر ہوتے تو یہ ایک بہت ہی علمی بحث ہے جس میں کافی فائدہ اور خیر ہے۔ ہمارے اسلاف نے بھی مقارنے کیے ہیں اور ان کے ذریعے انہوں نے ضعیف تر اور قوی تر، جید اور اجود، عالم اور اعلم، اور موثوق اور اوثق کی تمیز کی ہے۔

اسی طرح علماء اور محدثین نے امام ثوری اور دیگر علماء کے درمیان بھی مقارنہ کیا ہے جن میں ابو حنیفہ، مالک، شعبہ، اور سفیان بن عیینہ شامل ہیں۔

سفیان ثوری اور ابو حنیفہ رحمہما اللہ

جہاں تک حدیث اور اس کے متعلقات کی بات ہے تو اس میں محدثین کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ امام سفیان ثوری کا رتبہ امام ابو حنیفہ سے اونچا ہے۔ امام ثوری امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں جبکہ امام ابو حنیفہ اہل الرائے کے فقیہ ہونے کی وجہ سے حدیث میں قدرے کمزور تھے۔

اور جہاں تک معاملہ ہے فقہ کا تو اس میں بھی امام سفیان ثوری کو ائمہ نے بڑا فقیہ مانا ہے۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب سے تعلق رکھنے کی وجہ سے بعض حنفیہ نے امام ابو حنیفہ کی مدح و تعریف میں بے حد افراط و تعصب کیا ہے۔

چنانچہ مشہور زاہد امام فضیل بن عیاض رحمہ اللہ (المتوفی 187) فرماتے ہیں: "**إن هؤلاء أشربت قلوبهم حب أبي حنيفة وأفرطوا فيه حتى لا يرون أن أحدا كان أعلم منه كما أفرطت الشيعة في حب علي وكان والله سفيان أعلم منه**" بے شک ان (چند متعصب) لوگوں نے ابو حنیفہ کی (مبالغانہ) محبت کا شربت پی رکھا ہے اور اس میں بڑے افراط سے کام لیتے ہیں حتی کہ انہیں ابو حنیفہ سے بڑا کوئی عالم نظر ہی نہیں آتا، اسی طرح جس طرح شیعہ حضرات سیدنا علی رضی اللہ کی محبت میں افراط کرتے ہیں، حالانکہ اللہ کی قسم سفیان (ثوری) ابو حنیفہ سے زیادہ بڑے عالم تھے۔

(حلیۃ الاولیاء 358/6، واسنادہ صحیح)

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**إذا اجتمع هذان على شيء فذاك قوي– يعني الثوري وأبا حنيفة** " جس مسئلے میں یہ دونوں متفق ہو جائیں تو وہ قوی ہے—یعنی امام ثوری اور امام ابو حنیفہ۔

(تاریخ بغداد: 343/13)

امام یحیی القطان اور امام ابن معین رحمہا اللہ سے بھی کسی کو فقہ و حدیث میں سفیان پر فوقیت نہ دینا منقول ہے، جیسا کہ ذکر کیا جائے گا۔ حالانکہ ان دونوں نے امام ابو حنیفہ کی فقہ کی بھی تعریف کی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی ابو حنیفہ اور ثوری میں سے ثوری بڑے فقیہ ہیں۔

سفیان اور مالک رحمہا اللہ

امام مالک رحمہ اللہ اہل مدینہ کے علاوہ کسی کے علم پر اعتبار نہیں کرتے تھے اور اہل عراق کے علم پر تو آپ بالکل بھی اعتماد نہیں کرتے تھے بلکہ عراق کو آپ دار الضرب کہا کرتے تھے کیونکہ وہاں کے بیشتر لوگ حدیث نبوی ﷺ کو ضرب یعنی ترک کر دیا کرتے تھے۔

البتہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کے متعلق آپ فرماتے ہیں: "**كانت العراق تَجيش علينا بالدِّرهَم والثياب، ثم صارت تَجيش علينا بالعلم منذ جاء سُفيان.**" عراق اپنے درہم اور کپڑوں کے سبب ہم (مدینے والوں) پر چھایا ہوا تھا، پھر وہ ہم پر علم میں بھی چھا گیا جب سفیان تشریف لائے۔

(تاریخ ابن معین روایۃ الدوری: 5257)

علی بن مدینی فرماتے ہیں میں نے یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ سے پوچھا، "أيما أحب إليك رأي مالك أو رأي سفيان؟" آپ کو امام مالک کی رائے زیادہ پسند ہے یا امام سفیان کی؟ تو فرمایا: "سفيان، لا يشك في هذا" سفیان کی رائے مجھے زیادہ محبوب ہے اور اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے۔ پھر فرمایا: "سفيان فوق مالك في كل شيء" سفیان ہر چیز میں مالک سے اوپر ہیں۔

(تاریخ بغداد 164/9)

اور ایک جگہ پر امام یحیی القطان نے فرمایا: "سفيان الثوري أحب إلي من مالك في كل شيء – يعني في الحديث، وفي الفقه، وفي الزهد" سفیان ثوری مجھے ہر چیز میں مالک سے زیادہ محبوب ہیں—یعنی حدیث میں، فقہ میں، اور زہد میں۔

(تاریخ بغداد 164/9)

عبد المؤمن بن خلف النسفی فرماتے ہیں میں نے ابو علی صالح بن محمد سے سفیان ثوری اور مالک کے متعلق پوچھا، تو آپ نے فرمایا: "سفيان ليس يتقدمه عندي في الدنيا أحد، وهو أحفظ وأكثر حديثا، ولكن كان مالك ينتقي الرجال، وسفيان يروي عن كل واحد" میرے نزدیک پوری دنیا میں سفیان پر کوئی بھی متقدم نہیں ہے، وہ سب سے بڑے حافظ اور زیادہ حدیثیں روایت کرنے والے تھے۔ لیکن مالک رجال کے معاملے میں محتاط تھے جبکہ سفیان ہر شخص سے روایت لے لیا کرتے تھے۔

(تاریخ بغداد 170/9-171)

امام عبد الرحمن بن مھدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ما رأيت أعقل من مالك، ولا رأيت أعلم من سفيان" میں نے مالک سے زیادہ عقلمند اور سفیان سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔

(حلیۃ الاولیاء 359/6)

عبد الرحمن بن مھدی ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ، "كان وهيب يقدم سفيان في الحفظ – يعني علىٰ مالك – وكان سفيان الثوري يقول: مالك ليس له حفظ" امام وہیب بن خالد سفیان کو حفظ کے معاملے میں مالک پر ترجیح دیتے تھے اور سفیان ثوری فرمایا کرتے تھے کہ مالک کے پاس تو حفظ ہی نہیں ہے۔

(حلیۃ الاولیاء 359/6)

سفیان کے اس قول کے متعلق امام ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ سفیان نے اپنے قوتِ حفظ اور کثرت روایت کے مقابلے میں کہا ہے جبکہ مالک بھی حفظ تام سے متصف ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء 270/7)

سفیان اور شعبہ

امام شعبہ بن الحجاج الواسطی ثم البصری رحمہ اللہ وہ ہیں جن کے بارے میں سفیان ثوری نے خود فرمایا ہے، "هو أمير المؤمنين في الحديث" اور امام شعبہ عراق میں سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے رجال پر تفتیش کا کام شروع کیا اور بڑی شدت سے سنت کا دفاع کیا، اور ساتھ ہی آپ بہت بڑے عابد اور زاہد عالم تھے، رحمہ اللہ۔ آپ کی وفات

سن 160 ھ میں ہوئی یعنی امام سفیان کی وفات سے ایک سال قبل۔اور آپ امام ثوری اور امام مالک کے ہم عصر ساتھیوں میں سے ہیں۔

امام یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"ليس أحد أحب إلي من شعبة، ولا يعدله عندي أحد، فإذا خالفه سفيان أخذت بقول سفيان"** شعبہ سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں ہے اور نہ ہی میں کسی کو ان کا ہمسر خیال کرتا ہوں، اس کے باوجود جب سفیان ان کی مخالفت کرتے ہیں تو میں سفیان کے قول کو لیتا ہوں۔

(تاریخ البخاری 93/4)

امام یحیی القطان ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں: **"كان سفيان أبصر بالرجال من شعبة"** سفیان رجال کے معاملے میں شعبہ سے زیادہ بصیرت رکھتے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء 360/6)

یحیی بن سعید ہی فرماتے ہیں: **"شعبة أحب إلي من سفيان – يعني في الصلاح – فإذا جاء الحديث فسفيان – يعني أثبت"** مجھے شعبہ زیادہ محبوب ہیں یعنی دین واستقامت میں، لیکن جب حدیث کی بات آتی ہے تو سفیان ہی زیادہ اثبت ہیں۔

(تاریخ بغداد 160/9)

یحیی القطان مزید فرماتے ہیں: **"لو اتقى الله رجل لم يحدث إلا عن سفيان وشعبة"**

(تاریخ بغداد 166/9)

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**إن سفیان أقل خطأ في الحدیث**" یقینا سفیان (ان دونوں میں سے) حدیث میں کم غلطی کرنے والے ہیں۔

(تاریخ بغداد 167/9)

عبد المؤمن بن خلف فرماتے ہیں میں نے امام ابو علی صالح بن محمد رحمہ اللہ (المتوفی 293ھ) کو فرماتے ہوئے سنا: "**سفیان أکثرحدیثا من شعبة وأحفظ، یبلغ حدیثه ثلاثین ألفا، وحدیث شعبة قریب من عشرة آلاف**" سفیان حدیث میں شعبہ سے تعداد اور حافظے میں بڑھ کر تھے، آپ کی احادیث کی تعداد تیس ہزار تک ہے جبکہ شعبہ کی احادیث تقریبا دس ہزار ہیں۔

(تاریخ بغداد 171/9)

الزعفرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کو عفان بن مسلم سے پوچھتے سنا، "**أیهما أکثر غلطا سفیان أو شعبة؟ قال: شعبة بکثیر، فقال أحمد: بأسماء الرجال.**" سفیان اور شعبہ میں سے کون زیادہ غلطیاں کرتا ہے؟ فرمایا: شعبہ زیادہ کرتے ہیں۔ تو امام احمد نے فرمایا: یعنی اسماء الرجال میں شعبہ کی غلطیاں زیادہ ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء 247/7)

عبد العزیز بن ابی رزمۃ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے امام شعبہ سے فرمایا: "**خالفك سفیان**" کہ سفیان نے آپ کی مخالفت کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: "**دمغتني**" تو نے مجھے بہت پریشان کیا ہے۔

(سنن ابو داؤد، کتاب البیوع، ح3338)

ابو عبید الآجری رحمہ اللہ (صدوق حسن الروایۃ عن ابی داؤد) فرماتے ہیں میں نے امام ابو داؤد السجستانی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: "**ليس يختلف سفيان وشعبة في شيء إلا يظفر به سفيان، خالفه في أكثر من خمسين حديثا، القول فيها قول سفيان.**" سفیان اور شعبہ جب بھی ایک دوسرے کی مخالفت کرتے ہیں تو سفیان کی بات ہی آخر میں ٹھیک ٹھہرتی ہے۔ شعبہ نے سفیان کی پچاس سے زیادہ حدیثوں میں مخالفت کی ہے اور ان سب میں فیصلہ کن اور صحیح قول سفیان کا ہی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء 240/7)

ابو بکر بن ابی عتاب الاعین فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے کہا: "**من أحب إليك في حديث الأعمش**" اعمش کی حدیث میں آپ کو کون سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو فرمایا: "**سفيان**" میں نے پوچھا: "**شعبة؟**" پھر فرمایا: "**سفيان**"۔

(الجرح والتعدیل 64-63/1)

امام احمد بن حنبل نے ایک جگہ فرمایا: "**سفيان أحفظ للإسناد وأسماء الرجال من شعبة**" سفیان اسناد اور رجال کے ناموں کو شعبہ سے زیادہ اچھی طرح یاد رکھتے ہیں۔

(الجرح والتعدیل: 66/1)

امام یحیی بن سعید القطان نے ایک جگہ فرمایا: "**شعبة معلمي وسفيان أحب إلي منه**" شعبہ میرے استاد ہیں لیکن اس کے باوجود مجھے سفیان زیادہ محبوب ہیں۔

(تاریخ بغداد 166/9)

اور امام شعبہ بن الحجاج رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں: "كان سفيان أحفظ مني" سفیان مجھ سے زیادہ حافظ تھے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب البیوع، ح3339)

سفیان اور سفیان

یعنی سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ۔ سفیان ثوری سفیان بن عیینہ سے تقریبا دس سال بڑے تھے اور ان سے پہلے تقریبا تیس سال قبل فوت ہوئے۔ امام سفیان بن عیینہ ثوری کو اپنا استاذ مانتے تھے، اس میں کوئی شک نہیں کہ امام سفیان ثوری سفیان بن عیینہ سے ہر اعتبار سے بڑے تھے لیکن ان دونوں شخصیات کی حدیث وسنت میں عظمت کے مد نظر بعض نے ان دونوں کے درمیان بھی تقابل کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: "سفيان الثوري كان أحفظ أو ابن عيينة؟" سفیان ثوری زیادہ حافظ تھے یا ابن عیینہ؟ تو آپ نے فرمایا: "كان الثوري أحفظ وأقل الناس غلطا ، وأما ابن عيينة فكان حافظا: إلا أنه كان إذا صار في حديث الكوفيين كان له غلط كثير، وقد غلط في حديث الحجازيين في أشياء. قيل له فإن فلان يزعم أن سفيان بن عيينة كان أحفظهما؟ فضحك ثم قال: فلان حسن الرأي في ابن عيينة" امام ثوری زیادہ حافظ اور تمام لوگوں میں سب سے کم غلطیوں والے تھے۔ جہاں تک ابن عیینہ کا سوال ہے تو آپ بھی حافظ تھے لیکن کوفیوں کی حدیث میں ان سے کافی غلطیاں ہو جاتی تھیں، اور آپ حجازیوں کی حدیث میں بھی بعض جگہ غلطی کر جاتے تھے۔ امام احمد سے

کہا گیا: کہ فلاں آدمی یہ دعوی کرتا ہے کہ سفیان بن عیینہ ان دونوں میں سے زیادہ بڑے حافظ تھے تو آپ کیا کہتے ہیں؟ یہ سن کر امام احمد مسکرادیے اور کہا کہ فلاں شخص ابن عیینہ کے متعلق محض حسن ظن رکھتا ہے ۔

(تاریخ بغداد 170/9)

امام علی بن عبد اللہ المدینی رحمہ اللہ سے روایت کیا جاتا ہے کہ آپ نے فرمایا: "سفیان بن عيينة أحسن حديثا من سفيان الثوري و شعبة"

(تاریخ بغداد 170/9)

البتہ یہ بات امام المدینی سے ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک سے زائد مجاہیل اور غیر معتبر لوگ شامل ہیں۔اور یہ بات امام علی المدینی کے خود دیگر بیانات کے خلاف ہے۔ اسی طرح یہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ امام سفیان اور شعبہ کا مجموعی اعتبار سے حدیث میں رتبہ اتنا بلند ہے کہ کوئی دوسرا شخص ان میں سے ایک کے بھی رتبہ پر نہیں پہنچ سکتا چہ جائیکہ ان دونوں سے آگے نکل جائے۔

سفیان ثوری اور علم القرآن

امام سفیان ثوری اپنے زمانے کے کبار مفسرین میں شامل تھے۔ اور حدیث کے ساتھ ساتھ قرآن میں آپ کا علم بہت وسیع تھا۔ حتی کہ امام عبد الرحمن بن مھدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"كان سفيان يأخذ المصحف فلا يكاد يمر بآية إلا فسرها" سفیان مصحف کھولتے تو کوئی آیت نہ گزرتی الا یہ کہ آپ اس کی تفسیر بیان کر دیتے۔

(الجرح والتعدیل 116/1)

اور آپ کہا کرتے تھے: "سلوني عن علم القران والمناسك، فاني بهما عالم" مجھے علم القرآن اور مناسک کے بارے میں پوچھو کیونکہ مجھے ان کا خوب علم ہے۔

(سیر اعلام النبلاء 247/7، والجرح والتعدیل 117/1)

امام سفیان ثوری کی تفسیر پر مشتمل ایک پوری کتاب موجود ہے بنام، "تفسير سفيان الثوري"، جس سے امام صاحب کا تفسیر میں مقام مزید واضح ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی ان کے تفسیری اقوال مختلف کتب میں بکھرے ہوئے ہیں۔

آپ فرمایا کرتے تھے: "خذوا التفسير عن أربعة: عن سعيد بن جبير، ومجاهد، وعكرمة، والضحاك" تفسیر کے علم کو چار لوگوں سے سیکھو: سعید بن جبیر، مجاہد، عکرمہ، اور الضحاک۔

(سیر اعلام النبلاء: 18/5)

سفیان کی تفسیر سے چند نمونے

1- تفسیر (سَنَسۡتَدۡرِجُهُم مِّنۡ حَيۡثُ لَا يَعۡلَمُونَ) ترجمہ: "ہم ان کو آہستہ آہستہ پکڑیں گے ایسی جگہ سے جہاں سے انکو خبر بھی نہ ہو گی " (الاعراف: 182)

سفیان نے فرمایا: "نسبغ عليهم النعم , ونمنعهم الشكر "یعنی ہم لوگوں پر اکمال نعمت کرکے ان کو شکر کی توفیق نہیں دیں گے۔

(حلیۃ الاولیاء: 7/7)

2- تفسیر (رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيهِمۡ تِجَارَةٌ وَلَا بَيۡعٌ عَن ذِكۡرِ اللَّهِ) ترجمہ: "ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی" (النور: 37)

سفیان نے فرمایا: " كانوا يشترون ويبيعون ولا يدعون , الصلوات المكتوبات في الجماعة" یعنی وہ لوگ خرید وفروخت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ باجماعت نماز ادا کرنا نہیں چھوڑتے۔

(حلیۃ الاولیاء: 15/7)

3- تفسیر (وَخُلِقَ الۡإِنسَانُ ضَعِيفًا) ترجمہ: "اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے" (النساء: 28)

سفیان سے پوچھا گیا کہ انسان کی کمزوری کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: "المرأة تمر بالرجل فلا يملك نفسه عن النظر إليها , ولا هو ينتفع بها , فأي

شيء أضعف من هذا؟" سفیان سے پوچھا گیا کہ انسان کی کمزوری کیا ہے؟ انہوں نے کہا: کہ عورت مرد کے سامنے سے گذرتی ہے تو وہ اس کی طرف دیکھنے سے اپنے آپ کو نہیں روک پاتا ہے اور وہ اس سے فائدہ بھی نہیں حاصل کر سکتا ہے۔ تو اس سے بڑھ کر کمزوری اور کون سی ہوگی؟

(حلیۃ الاولیاء: 68/7)

4- تفسیر (لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا) ترجمہ: " اس کا زور نہیں چلتا ان پر جو ایمان رکھتے ہیں " (النحل: 99)

سفیان نے فرمایا: "على أن يحملهم على ذنب لا يغفر" یعنی ابلیس ایمان والوں کو ایسے گناہ پر اکسا نہیں سکتا جس کی مغفرت نہ ہو۔

(حلیۃ الاولیاء: 76/7)

5- تفسیر (كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ) ترجمہ: "ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اس کے منہ (ذات) کے" (القصص: 88)

سفیان نے اس آیت میں وجہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: "ما أريد به وجهه" یعنی سوائے ہر اس چیز کے جو اس کے وجہ (ذات) کے لئے کی گئی (لوجہ اللہ)۔

(حلیۃ الاولیاء: 76/7)

6- تفسیر (لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا) ترجمہ: "تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے عمل والا کون ہے" (ھود: 7، الملک: 2)

سفیان نے فرمایا: "الزهد في الدنيا" اس سے زہد فی الدنیا مراد ہے۔

(حلیۃ الاولیاء: 77/7)

7- تفسیر (رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا) ترجمہ: "اے پروردگار ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی" (المؤمنون:106)

سفیان نے فرمایا: "القضاء" اس سے مراد تقدیر ہے۔

(حلیۃ الاولیاء:77/7)

8- تفسیر (فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ) ترجمہ: "تو نہ ہوگا اس کے پاس کوئی قوت اور نہ مددگار" (الطارق:10)

سفیان نے فرمایا: "القوة العشيرة , والناصر الحليف" قوت سے مراد خاندان، اور ناصر سے مراد دوست ہے۔

(حلیۃ الاولیاء:77/7)

9- تفسیر (وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى) ترجمہ: "اور سلام ہے اس کے بندوں پر جن کو اس نے پسند کیا" (النمل:59)

سفیان نے فرمایا:

"هم أصحاب محمد ﷺ , ورضي عنهم"

اس سے مراد محمد ﷺ کے صحابہ ہیں رضی اللہ عنہم۔

(حلیۃ الاولیاء:77/7)

10- تفسیر (وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ) ترجمہ: "اور وہ ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے" (الانبیاء:90)

سفیان نے فرمایا: "الخوف الدائم في القلب" اس سے مراد دل میں دائمی خوف ہونا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء: 77/7)

11- تفسیر (إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ) ترجمہ: " بیشک تقویٰ والے لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اسے لے رہے ہوں گے ۔بے شک وہ اس سے پہلے احسان کرنے والے تھے"

(مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ) کے بارے میں سفیان نے فرمایا: "من ثواب الفرائض" اس سے مراد فرائض کا ثواب ہے۔اور (إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ) کے بارے میں فرمایا: "كانوا متطوعين " اس سے مراد نوافل ادا کرنے والے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء: 77/7)

12- تفسیر (يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ) ترجمہ: "وہ آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو (خوب) جانتا ہے"(غافر: 19)

سفیان نے فرمایا: "«الرجل يكون في المجلس يسترق النظر في القوم إلى المرأة تمر بهم , فإن رأوه ينظر إليها اتقاهم فلم ينظر , وإن غفلوا نظر , هذا خائنة الأعين»، (وما تخفي الصدور) قال: «ما يجد في نفسه من الشهوة»" ایک مجلس میں بیٹھے شخص کے سامنے سے ایک عورت کا گزر ہو

اور وہ نظریں چھپا کر اسے دیکھے، پس جب لوگ اسے عورت کی طرف دیکھتا دیکھیں تو وہ نظر بچالے، اور جب ان کا دھیان بھٹکے تو وہ دیکھنا شروع کر دے، تو یہ نظر کی خیانت ہے۔ اور سینوں کی پوشیدہ باتوں سے مراد انسان کے نفس میں پیدا ہونے والی خواہش ہے۔

(حلیۃ الاولیاء:78/7)

13- تفسیر (**يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ**) ترجمہ: "وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے" (آل عمران:129)

سفیان نے فرمایا: "**يغفر لمن شاء الذنب العظيم , ويعذب من شاء بالذنب اليسير** "اللہ جس کو چاہے گناہ کبیرہ پر بھی معاف کر دے، اور جس کو چاہے گناہ صغیرہ پر بھی عذاب دے دے۔

(حلیۃ الاولیاء:78/7)

اللہ ہماری مغفرت فرمائے آمین۔

فقہ سفیان ثوری

سفیانی مذہب

امام سفیان ثوری نہ صرف حدیث، رجال اور علل حدیث کے ماہر امام تھے بلکہ ایک فقیہ مجتہد بھی تھے، ان کا شمار ان چھ سات ائمہ مجتہدین میں ہوتا ہے جو تبع تابعین میں صاحب مذہب شمار کیے جاتے ہیں، امام نووی لکھتے ہیں:

" وهوأحد أصحاب المذاهب الستة المتبوعة" ترجمہ: ان کا شمار ان چھ صاحب مذہب ائمہ میں ہوتا ہے جو متبوع خلائق ہیں۔"

(تہذیب الاسماء للنووی 313/1)

امام اوزاعی کی طرح ان کا مسلک بھی کئی صدی تک زندہ رہا، ابن خلکان کے بیان کے مطابق تیسری صدی تک بعض علماء ان کے مسلک کے مطابق تفقہ حاصل کرتے تھے؛ چنانچہ شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفی سنہ ۲۹۷ھ کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے انہی کے مسلک کے مطابق تفقہ کیا تھا، ابن رجب کے بیان کے مطابق چوتھی صدی تک یہ مسلک زندہ رہا، ابن عماد ابن رجب سے ان کی یہ رائے نقل کی ہے کہ:

"وجد في آخر القرن الرابع سفيانيون" ترجمہ: چوتھی صدی کے آخر تک سفیان ثوری کے متبعین (سفیانی) موجود تھے۔

(شذرات الذہب فی اخبار من ذہب 251/1)

جبکہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے مطابق آٹھویں صدی تک بھی امام سفیان کا مذہب کچھ محدود علاقوں میں فائز تھا، چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"واما الائمة المذكورون فمن سادات ائمة الاسلام فان الثوري امام اهل العراق وهو عند اكثرهم اجل من اقرانه كابن ابى ليلى والحسن بن صالح بن حي وابى حنيفة وغيره وله مذهب باق الى اليوم بأرض خراسان" جہاں تک مذکورہ ائمہ کا تعلق ہے تو وہ ائمہ اسلام کے سرداروں میں سے تھے، اور امام ثوری عراق کے لوگوں کے امام تھے اور اکثر کے نزدیک وہ اپنے ہم عصروں سے برتر تھے مثلا ابن ابی لیلی، الحسن بن صالح، اور ابو حنیفہ وغیرہ، اور ان کا مذہب آج بھی خراسان کی سرزمین پر باقی ہے۔

(مجموع الفتاوی 583/20)

سفیانی مذہب کے متبعین

امام سمعانی فرماتے ہیں: " وجماعة من أهل الدينور هم على مذهب سفيان الثوري اشتهروا بهذه النسبة منهم أبو عبد الله الحسين بن مُحَّد بن الحسين الدينَوَريّ الثوري... والشيخ أبو مُحَّد عبد الرحمن بن حمد بن الحسن الدونى الثوري، حدث بكتاب السنن للنسائى عن أبى نصر الكسار "اہل دینور کی ایک جماعت سفیان ثوری کے مذہب کے متبع ہیں اور اسی نسبت سے مشہور ہیں، جن میں: ابو عبداللہ الحسین بن محمد بن الحسین الدینوری ثوری، اور شیخ ابو محمد عبد

الرحمن بن حمد بن الحسن الدونی ثوری شامل ہیں، اور الدونی مذکور نے سنن نسائی کو ابو نصر الکسار سے روایت کیا ہے۔

(الانساب للسمعانی:3/154-155)

ابو محمد الدونی مذکور کے بارے میں ابو طاہر السلفی فرماتے ہیں: **"كان سفياني المذهب ثقة"** وہ سفیانی المذہب تھے اور ثقہ تھے۔

(سیر اعلام النبلاء:19/240)

حمدون بن احمد بن عمارہ کے بارے میں ذہبی فرماتے ہیں: **"وكان سفيانيا"** وہ سفیانی تھے۔

(سیر اعلام النبلاء:13/50)

النعمان بن عبد السلام بن حبیب کے بارے میں ذہبی فرماتے ہیں: **"كان علي مذهب الثوري"** وہ ثوری کے مذہب پر تھے۔

(سیر اعلام النبلاء:8/450)

بشر بن الحارث الحافی کے بارے میں امام ابو القاسم الاصبہانی فرماتے ہیں: **" كان يذهب مذهب سفيان الثوري في الفقه والورع جميعا "** وہ فقہ اور ورع میں سفیان ثوری کے مذہب پر قائم تھے۔

(سیر السلف الصالحین للاصبہانی:1/1081)

ابو احمد محمد بن عیسی الجلودی (صحیح مسلم کے راوی) کے بارے میں امام حاکم فرماتے ہیں: **" كان ينتحل مذهب سُفيان الثَّوْري "** وہ سفیان ثوری کے مذہب کے قائل تھے۔

(تاریخ الاسلام: 294/8)

ابو القاسم الجنید البغدادی کے بارے میں ابن خلکان فرماتے ہیں: " **وتفقه على أبي ثور صاحب الإمام الشافعي رضي اله عنهما، وقيل: بل كان فقيها على مذهب سفيان الثوري** رضی اللہ عنہ "یعنی کہا جاتا ہے کہ وہ سفیان ثوری کے مذہب کے فقیہ تھے۔

(وفیات الاعیان: 373/1)

اور راجح قول کے مطابق امام یحیی بن معین بھی سفیان ثوری کے مذہب پر قائم تھے۔ انہوں نے سفیان کے کئی فتاوی نقل کیے ہیں اور امام عباس بن محمد الدوری فرماتے ہیں: "**رأيت يحيي بن معين لا يقدم علي سفيان في زمانه أحداً في الفقه والحديث والزهد، وكل شيء**" امام یحیی بن معین اپنے زمانے میں کسی کو بھی فقہ، حدیث، زہد اور کسی چیز میں بھی سفیان پر فوقیت نہیں دیتے تھے۔

(تاریخ بغداد 169/9)

اور ان کا ایک اور قول نیچے آئے گا۔

یوسف بن تغری الحنفی فرماتے ہیں:

" **عبد الغفار بن عبد الرّحمن أبو بكر الدينوريّ؛ لم يكن ببغداد مفت على مذهب سفيان الثوريّ غيره، وهو آخر من أفتى بجامع المنصور على مذهب الثوريّ**"

عبدالغفار بن عبدالرحمن ابو بکر الدینوری - بغداد میں ان کے علاوہ کوئی شخص باقی نہیں تھا جو سفیان ثوری کے مذہب پر فتوی دیں۔ اور وہ جامع منصور میں ثوری مذہب پر فتوی دینے والے آخری شخص تھے۔

(النجوم الزاهرة في ملوك مصر والقاهرة: 238/4)

اس کے تحت یوسف بن تغری فرماتے ہیں: " **لعلّ ذلك كان بالشرق، وأمّا بالغرب فدام مذهب الثوريّ بعد هذا التاريخ عدّة سنين**" غالبا یہ مشرق میں ایسا ہو گا، لیکن مغرب میں ثوری مذہب اس تاریخ کے بعد کئی سالوں تک قائم رہا۔

(ایضا)

بلکہ ان کا مذہب آٹھویں صدی ہجری تک بھی موجود تھا، جیسا کہ ابن تیمیہ کا قول گزرا ہے۔

ان کے علاوہ بھی ان کے مذہب کے کئی متبعین تھے جن کا شمار ممکن نہیں، چنانچہ امام سمعانی فرماتے ہیں:

" **وهم عدد كثير لا يحصون، وإلى الساعة أهل الدينور أكثرهم على مذهبه**" سفیانی مذہب کے متبعین بہت کثیر تعداد میں ہیں جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا، اور اس دور میں بھی اہل دینور کے اکثر لوگ ان کے مذہب پر ہیں۔

(الانساب: 148/7)

لیکن افسوس کہ ان کا مذہب ہمارے دور تک باقی نہ رہا، اس کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں جیسے پانچویں صدی کے بعد مختلف مصیبتوں اور فتنوں کا بڑھ جانا، ثوری مذہب کے علماء

کا وفات پا جانا، مذہب کے تلامذہ کا کم ہونا جو مذہب کی تدوین و شرح کر سکیں، حکومت کا سہارا نہ ہونا۔ اس کے علاوہ ہمیں معلوم ہے کہ امام سفیان کی زندگی کے غالب ایام وہ حکمرانوں سے چھپتے رہے اور ان کی مدد کا انکار کرتے رہے، اور ثوری نے اپنی بعض کتب کو وفات سے پہلے ضائع بھی کروا دیا تھا (کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی رائے کا انتشار ہو)۔

سفیانی مذہب کی کتب

امام سفیان کے مذہب پر کئی فقہی کتب بھی لکھی گئی تھیں جیسا کہ دیگر مذاہب کی کتب متداول ہیں۔ اور یہ کتب حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کے دور تک بھی موجود تھیں۔

چنانچہ حافظ ابن رجب اس طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" **وما حكيناه عَن الثوري ، حكاه أصحابه عَنْهُ فِي كتبهم المصنفة عَلَى مذهبه**" اور جو ہم نے یہاں ثوری سے نقل کیا ہے اسے ان کے اصحاب نے ان سے اپنے مذہب پر لکھی کتب میں درج کیا ہے۔

(فتح الباری لابن رجب:114-113/6)

اور فرمایا:" **ووجدنا في كتاب مصنف على مذهب سفيان الثوري**"اور ہم نے سفیان ثوری کے مذہب پر لکھی کتاب میں پایا ہے کہ۔

(فتح الباری لابن رجب:201/3)

امام سفیان کی فقہ کوفہ کی فقہ کے قریب تھی۔ اور یہ وہ فقہ ہے جس کا اکثر حصہ صحابی جلیل حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اخذ کیا گیا تھا۔ سیدنا عمر بن

الخطاب رضی اللہ عنہ نے ہی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اہل کوفہ کی طرف بھیجا تھا تاکہ وہ ان لوگوں کو دین کی تعلیم دیں، انہیں فقہ سکھائیں اور ان کے درمیان فیصلے کریں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے چھ اصحاب

امام علی بن المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"أصحاب عبد الله بن مسعود الذين يفتون بفتواه ويقرؤون بقراءته ستة علقمة بن قيس والأسود بن يزيد ومسروق وعبيدة السلماني والحارث بن قيس وعمرو بن شرحبيل"**

"حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے وہ اصحاب یا تلامذہ جنہوں نے آپ کے فتاوی پر فتوی دیا، اور آپ کی قراءت کو اپنایا، وہ کل چھ ہیں: علقمہ بن قیس، اسود بن یزید، مسروق، عبیدۃ السلمانی، الحارث بن قیس، اور عمرو بن شرجیل۔"

پھر فرمایا ان چھ کے علم اور مذہب کو سب سے بہتر جاننے والے ہیں اعمش اور ابو اسحاق۔

اور اس کے بعد فرمایا: **"ومن بعد هؤلاء سفيان الثوري كان يذهب مذهبهم ويفتي بفتواهم"** اور ان سب کے بعد (ان کے علوم اور مذہب کو سب سے زیادہ جاننے والے) سفیان ثوری ہیں جو ان کے مذہب پر چلتے اور ان کے فتاوی پر فتوی دیتے۔

(العلل لابن المدینی: 44/1)

دنیا کا سب سے بڑا فقیہ

احمد بن یونس فرماتے ہیں، میں نے امام زائدہ بن قدامہ رحمہ اللہ کو سنا، جب سفیان کا ذکر ان کے سامنے ہوا، تو فرمایا:

"ذاك أفقه أهل الدنيا"

"وہ دنیا کے سب سے بڑے فقیہ ہیں۔"

(سیر اعلام النبلاء 247/7)

سفیان سے بڑا کوئی فقیہ نہیں

امام عبد اللہ بن داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ما رأيت أفقه من سفيان" میں نے سفیان سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔

(تہذیب التہذیب 114/4)

حلال اور حرام کو لوگوں میں سب سے زیادہ جاننے والا

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ما رأيت رجلا أعلم بالحلال والحرام من سفيان الثوري"

"میں نے کسی شخص کو سفیان ثوری سے زیادہ حلال اور حرام جاننے والا نہیں دیکھا۔"

(وفیان الاعیان 389/2، وسیر اعلام النبلاء 626/6)

أفقہ الناس

امام ابو زرعہ الدمشقی فرماتے ہیں میں نے احمد بن یونس رحمہ اللہ سے پوچھا: "**كان سفيان أفقه الناس؟**" کیا سفیان لوگوں میں سب سے بڑے فقیہ تھے؟ فرمایا: "**نعم، كان أفقه الناس، وأعبد الناس.**" بالکل، آپ لوگوں میں سب سے بڑے فقیہ تھے اور لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔

(تاریخ ابی زرعہ الدمشقی 467/1)

علم کا سمندر

امام عبد اللہ بن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**كنت إذا اعياني الشئ أتيت سفيان أساله فكأنما أغتمسه من بحر**" جب بھی مجھ پر کوئی چیز مشکل گزرتی تو میں سفیان کے پاس جاتا اور ان سے اس کے متعلق پوچھتا تو ایسا لگتا گویا میں سمندر میں سے (علم) نکال رہا ہوں۔

(الجرح والتعدیل 57/1)

امام وکیع بن الجرح رحمہ اللہ نے ایک دفعہ لوگوں سے پوچھا: "**أيما أفقه عندكم الحكم وحماد أو سفيان؟ فسكت الناس، فلم يجبه أحد، فقال: كان سفيان بحرا.**" تمہارے نزدیک حکم اور حماد زیادہ فقیہ ہیں یا سفیان؟ تو لوگ خاموش ہو گئے اور کسی نے بھی جواب نہ دیا، پھر وکیع نے فرمایا: سفیان تو (علم کا) سمندر تھے۔

(الجرح والتعدیل 56/1)

القول قول سفیان

امام یحیی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ما خالف أحد سفيان في شيء إلا كان القول قول سفيان" کوئی شخص امام سفیان کی مخالفت نہیں کرتا الا یہ کہ صحیح قول سفیان کا قول ہوتا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء 240/8)

سفیان فقہ میں لوگوں کے سردار ہیں

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "كان سفيان من سادات أهل زمانه فقهاً وورعاً وحفظاً وإتقاناً "سفیان فقہ، پرہیزگاری، حفظ اور اتقان میں اپنے زمانے کے لوگوں کے سردار ہیں۔

(الثقات لابن حبان ت 8297، تہذیب التہذیب: 115/4)

سفیان کم سنی میں ہی مسندِ درس وافتا پر فائز ہو گئے تھے

امام ولید بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "رأيته بمكة يستفتي ولما يخط وجهه بعد." ابھی سبزۂ خط بھی نہیں نکلا تھا کہ میں نے مکہ میں ان سے فتوی پوچھا جاتا دیکھا تھا۔

(الجرح والتعدیل 56/1، والتہذیب التہذیب 115/4)

محمد بن عبید الطنافسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لا أذكر سفيان إلا وهو يفتي، أذكر منذ سبعين سنة ونحن في الكتاب، تمر بنا المرأة والرجل فيسترشدوننا إلي

سفيان ليستفتوه فيفتيهم"میں جب بھی سفیان کا ذکر کرتا ہوں تو وہ فتوی دے رہے ہوتے ہیں، اور ایسا پچھلے ستر سالوں سے ہے جب ہم مکتب میں تھے۔ ہمارے پاس سے عورت اور مرد سفیان کا پتہ پوچھتے ہوئے گزرتے ہیں تاکہ وہ ان سے سوال پوچھیں اور وہ انہیں فتوی دیں۔

(حلیۃ الاولیاء 357/6)

فقیہ العرب

محمد بن المعتمر بن سلیمان فرماتے ہیں میں نے اپنے والد، امام معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ سے پوچھا، "**من فقيه العرب؟**" عرب کا فقیہ کون ہے؟ (یعنی تمام عرب کا سب سے بڑا فقیہ کون ہے) تو فرمایا: "**سفيان الثوري**"۔

(الجرح والتعدیل 57/1)

سفیان کی عاجزی

جب لوگ کثرت سے امام سفیان کے پاس فتوی پوچھنے آنے لگے تو آپ نے فرمایا: "**لقد خشيت أن تكون الأمة قد ضاعت حين احتيج إلي**" جب لوگ میرے پاس اپنی حاجت لے کر آتے ہیں تو مجھے خوف آتا ہے کہ امت برباد ہو گئی ہے۔

(تاریخ ابی زرعہ 611/1)

سفیان صحیح جواب دینے پر اللہ کا شکر ادا کرتے

الحسن بن صالح فرماتے ہیں: "كنا في حلقة ابن ابي ليلى فتذاكروا مسألة وطلع سفيان الثوري فقال: ألقوها عليه، قال حسن فجاء فجلس قريبا مني فأجاب فيها فأصاب فيها فسمعته يحمد الله عزوجل فيما بينه وبين نفسه، قال حسن: فكنت أراه يطلبه بنية يعني العلم." ہم امام ابن ابی لیلی کے حلقۂ علم میں بیٹھے تھے تو ایک مسئلہ پر بحث جاری ہوئی۔ اسی وقت سفیان ثوری ظاہر ہوئے تو ابن ابی لیلی نے فرمایا: ان سے یہ مسئلہ پوچھو۔ حسن فرماتے ہیں: پھر سفیان آئے اور میرے قریب بیٹھ گئے، پس انہوں نے اس مسئلے پر جواب دیا اور اس میں صواب قرار پائے، تو میں نے انہیں خاموشی سے اللہ عزوجل کی حمد کرتے سنا۔ حسن کہتے ہیں: پس میں سوچتا ہوں کہ انہوں نے علم کی طلب اچھی نیت کے ساتھ کی تھی۔

(الجرح والتعدیل 58/1)

امام عاصم الکوفی امام سفیان سے فتوی پوچھتے تھے

مبارک بن سعید فرماتے ہیں: "رَأَيتُ عَاصِمَ بنَ أَبِي النجود – التابعي صاحب قراءة عاصم – يجيء إلى سفيان الثوري يستفتيه، وَيَقُوْلُ: يَا سُفْيَانُ أَتَيْتَنَا صَغِيْراً، وَأَتَيْنَاكَ كَبِيْراً" میں نے عاصم بن ابی النجود—تابعی، اور صاحبِ قراءت عاصم- کو سفیان کے پاس فتوی پوچھنے آتے دیکھا، اور آپ کہتے تھے: اے سفیان تم ہمارے پاس

(علم سیکھنے) تب آئے جب تم چھوٹے تھے، اور ہم تمہارے پاس اس وقت آرہے ہیں جب تم (علم میں) بہت بڑے ہو گئے ہو۔

(سیر اعلام النبلاء 249/7)

امام سفیان ثوری کی فقہ سے چند نمونے

امام سفیان کے اجتہادات اور ان کی فقہ کافی طویل ہے اور اس پر آپ کا پورا ایک مذہب منحصر ہے۔ اور ان کے مذہب پر کتابیں لکھی جا چکی ہیں جیسا کہ پیچھے ذکر ہوا۔

لیکن چونکہ اب یہ مذہب اور ان کی کتب باقی نہیں رہیں اس لئے امام سفیان کی کئی فقہی آراء اور اصولوں سے بھی ہم محروم ہو چکے ہیں۔ البتہ حدیث کی کتابوں میں اور خاص طور پر جامع ترمذی میں ان کے اجتہادات اور آراء کا کثرت سے ذکر آتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے اجتہادات اور فقہی آراء دیگر کتب آثار میں بھی دیکھی جا سکتی ہیں مثلا: مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن الکبری للبیہقی، تفسیر ابن جریر الطبری، المحلی لابن حزم، التمہید لابن عبد البر، المغنی لابن قدامہ، المجموع للفتاوی، فتح الباری لابن حجر و لابن رجب، المجموع للنووی، الاوسط لابن المنذر وغیرہ۔

بلکہ امام سفیان ثوری کی فقہ پر مشتمل ایک باقاعدہ کتاب حال ہی میں تشکیل دی گئی ہے جس کا نام ہے، **"موسوعة فقه سفيان الثوري"** جس کے مؤلف **دكتور محمّد رواس قلعه جي** ہیں۔

یہاں پر ہم امام سفیان ثوری کی فقہ کے چند نمونے پیش کرتے ہیں، جنہیں مختلف کتب سے اخذ کیا گیا ہے۔

لا تجب النية في الطهارة

طہارت میں نیت ضروری نہیں

امام سفیان کے قول کے مطابق: طہارت —یعنی وضو اور غسل— کے لئے نیت کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ یہی قول امام ابو حنیفہ کا بھی ہے۔ جبکہ دیگر علماء کے نزدیک عادت اور عبادت میں تفریق کے لئے نیت ضروری ہے۔

تأخير التيمم والصلاة إلي آخر الوقت

تیمم اور نماز کی آخر وقت تک تاخیر کرنا

پانی نہ ملنے کی صورت میں امام سفیان فرماتے ہیں کہ تیمم اور نماز کے لئے آخر وقت تک انتظار کرنا چاہیے جب انسان کو پانی کی موجودگی اور عدم موجودگی کا یقینی طور پر اعتماد نہ ہو۔ یہی قول امام احمد بن حنبل کا بھی ہے۔

يصلي بتيمم ما شاء من الفرائض

ایک تیمم کے ساتھ جتنے چاہے فرائض ادا کیے جا سکتے ہیں

تیمم کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ ایک تیمم کے ساتھ جتنے چاہے فرض ادا کیے جا سکتے ہیں۔ اور یہی قول امام ابو حنیفہ، داؤد الظاہری، اور المزنی کا بھی ہے۔

سؤر ما لا يؤكل لحمه نجس إلا الآدمي

بجز انسان ہر حرام گوشت والے جانور کا جوٹھا نجس ہے

سؤر—یعنی کسی کے جوٹھے پانی یا کھانے—کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ ہر اس جانور کا جوٹھا ناپاک یا نجس ہے جس کا گوشت کھانا حرام ہے سوائے انسان کے۔ یہی قول امام اوزاعی کا بھی ہے۔

الإسفار في الفجر أفضل

فجر کو دن کی روشنی میں پڑھنا افضل ہے

فجر کی نماز میں اسفار کرنا امام سفیان کے مطابق افضل ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ فجر کو اتنی روشنی میں پڑھنا کہ ایک دوسرے کے چہرے پہچانے جا سکیں۔ یہی قول امام ابو حنیفہ کا بھی ہے۔ جبکہ امام شافعی، مالک، احمد، ابو ثور، اور داؤد وغیرہ فجر کو اس کے اول وقت میں پڑھنے کو زیادہ افضل سمجھتے ہیں۔

لا يرفع المصلي يديه إلا عند تكبيرة الإحرام

تکبیر تحریمہ کے علاوہ نمازی رفع یدین نہ کرے

اس قول کو امام سفیان ثوری سے امام ترمذی، امام ابن المنذر، امام بخاری اور دیگر علماء نے نقل کیا ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں: "وَكَانَ الثَّوْرِيُّ , وَوَكِيعٌ , وَبَعْضُ الْكُوفِيِّينَ لا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ. وَقَدْ رَوَوْا فِي ذَلِكَ أَحَادِيثَ كَثِيرَةً , وَلَمْ يُعَنِّفُوا عَلَى مَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ , وَلَوْلا أَنَّهَا حَقٌّ مَا رَوَوْا تِلْكَ الأَحَادِيثَ لأَنَّهُ لَيْسَ لأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ , وَمَا لَمْ يَفْعَلْ"

ثوری، وکیع اور چند کوفی رفع الیدین نہیں کیا کرتے تھے جبکہ انہوں نے اس پر کئی روایات بھی نقل کی ہیں، اور نہ کبھی وہ کسی رفع الیدین کرنے والے شخص پر اعتراض کیا کرتے تھے۔ اگر رفع الیدین ان کے نزدیک حق نہ ہوتا تو وہ کبھی یہ روایات نقل نہ کرتے کیونکہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر ایسی بات کہے جو انہوں نے کہی یا کی نہ ہو۔

(جزء رفع الیدین للبخاری ص 54)

اس سے معلوم ہوا کہ امام سفیان ثوری بھی رفع الیدین کی سنیت کے قائل تھے مگر ان کا اپنا عمل صرف عدم رفع الیدین کا تھا جو انہوں نے اس مسئلے پر ضعیف روایات کو صحیح سمجھتے ہوئے اپنایا۔

المسح علي الجوربين والنعلين

جرابوں اور نعلین پر مسح

امام سفیان اس کے قائل تھے، بلکہ آپ تو پھٹی جرابوں پر بھی مسح کے قائل تھے۔ یہی قول ابن المبارک، شافعی، احمد، اسحاق اور دیگر علماء کا بھی ہے۔

الأذان مثنى مثنى، والإقامة مثنى مثنى

اذان اور اقامت دونوں کے الفاظ دو دو بار کہے جائیں

امام سفیان ثوری اور ان کے علاوہ امام ابن المبارک اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ جبکہ مالک، شافعی، احمد، اور اسحاق کا قول اس کے برعکس ہے اور انہی کا قول صحیح ہے۔

لا يجهر المصلي ب {بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ}

نمازی بسم اللہ آہستہ پڑھے

یہ قول امام سفیان کے علاوہ کئی صحابہ سے بھی ثابت ہے۔ امام ابن المبارک، احمد، اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

يقنت المصلي قبل الركوع

وتر میں قنوت رکوع سے پہلے کرنا

امام سفیان ثوری، ابن المبارک، اسحاق بن راہویہ، اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

کیاامام سفیان ثوری نبیذ پیتے تھے؟

امام حفص بن غیاث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "رأيتُ سُفيانَ الثَّوْرِيّ يَشْرَبُ النَّبِيذَ حتَّى يُحَمِّرَ وَجْنَتَيْه" میں نے سفیان ثوری کو نبیذ پیتے دیکھا حتی کہ ان کی گالیں اس سے لال ہو گئیں۔

(الطیوریات لابی طاہر السلفی ح316 واسنادہ حسن)

اسی طرح امام قرطبیؒ، شریک سے نقل کرتے ہیں: "رأيت الثوري يشرب النبيذ في بيت حبر أهل زمانه مالك بن مغول" میں نے ثوری کو اپنے زمانے کے مشہور عالم مالک بن مغول کے گھر میں نبیذ پیتے دیکھا ہے۔

(تفسیر القرطبیؒ 130/10)

چنانچہ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "مع جلالة سفيان كان يبيح النبيذ الذي كثيره مسكر" سفیان کی جلالت کے باوجود آپ نبیذ کو جائز سمجھتے تھے جو زیادہ تر نشہ آور ہوتی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء 260/7)

البتہ امام سفیان جس نبیذ کو جائز قرار دیتے تھے وہ نشے کے بغیر والی نبیذ تھی جو محض پانی اور کھجور کو ملا کر بنائی جاتی تھی۔ چنانچہ امام عبد الرحمن بن مھدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، امام سفیان سے (زائرین حرم کو) نبیذ پلانے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: "إن كان يسكر فلا تشربوه" اگر وہ نشہ کرے تو نہ پیو۔

(حلیۃ الاولیاء 32/7)

ابراہیم بن سعد فرماتے ہیں: "أشهد على سفيان أني سألته، أو سئل عن النبيذ، فقال: كل تمرا، واشرب ماء، يصير في بطنك نبيذا" میں سفیان ثوری کے متعلق شہادت دیتا ہوں کہ میں نے یا کسی اور نے ان سے نبیذ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا، کھجوریں کھا کر اوپر سے پانی پی لے، پیٹ میں جا کر وہ خود ہی نبیذ بن جائے گی۔

(مسند احمد ح10745)

لہٰذا نبیذ سے مراد یہاں بنا نشے والی نبیذ ہے جو محض کھجور اور پانی کو ملا کر بنائی جاتی ہے۔ جبکہ دیگر آثار سے یہ بھی ثابت ہے کہ امام سفیان نے آخر میں نبیذ پینا چھوڑ دیا تھا۔ لہٰذا ان کا یہ عمل منسوخ ہے۔

(دیکھیں مسند احمد 10744، والعلل للامام احمد 294/1، 351/2)

امام سفیان ثوری کا علم

امام سفیان ثوری کا علم ہر اس چیز پر مشتمل ہے جس کا انہوں نے احاطہ کیا جس میں علم الحدیث، فقہ، اور کلام وغیرہ شامل ہیں۔ کبار علماء سے ان کے علم کی شہادات درج ذیل ہیں۔

سفیان سے بڑا عالم کوئی نہیں

امام عبد اللہ بن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لا أعلم علي وجه الأرض أعلم من سفيان" روئے زمین پر سفیان سے بڑے کسی عالم کو میں نہیں جانتا۔

(تذکرۃ الحفاظ 204/1)

امام اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں میں نے امام عبد الرحمن بن مھدی رحمہ اللہ کو سنا: **"وذكر سفيان، وشعبة، ومالكا، وابن المبارك فقال: أعلمهم بالعلم سفيان"** انہوں نے سفیان، شعبہ، مالک، اور ابن المبارک کا ذکر کیا اور کہا: ان میں سب سے زیادہ علم والے سفیان ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء 360/6، واسنادہ صحیح)

امام عبد الرحمن بن مھدی رحمہ اللہ ایک جگہ فرماتے ہیں: **"ما رأيت أعقل من مالك ولا أعلم من سفيان"** میں نے مالک سے زیادہ عقلمند اور سفیان سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔

(حلیۃ الاولیاء 359/6)

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"ما رأيت أحرص على العلم من سفيان الثوري، ولو يسأل: أي الناس أعلم؟ لقالوا: سفيان"** میں نے سفیان ثوری سے زیادہ کسی کو علم کا حریص نہیں دیکھا، اگر کوئی پوچھے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ جاننے والا کون ہے؟ تو لوگ کہیں گے: سفیان۔

(تاریخ ابی زرعہ 579/1)

امت کا عالم اور عابد

المثنی بن الصباح کے سامنے سفیان کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: **"عالم الأمة وعابدها"** وہ امت کے (سب سے بڑے) عالم اور عابد تھے۔

(حلیۃ الاولیاء 357/6)

سفیان علم کے سمندر تھے

امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "كان سفيان بحرا" سفیان علم کے سمندر تھے۔

(تذکرۃ الحفاظ 204/1)

سفیان حجت تھے

امام ابو اسامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "سفيان الثوري حجة"

(حلیۃ الاولیاء 392/6)

سفیان سب سے افضل تھے

امام ابن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "كتبت من ألف ومئة شيخ ما كتبت عن أفضل من سفيان" میں نے 1100 شیوخ سے حدیثیں لکھی ہیں لیکن سفیان سے زیادہ افضل کسی کو نہیں پایا۔

(سیر اعلام النبلاء 237/7)

امام ایوب السختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ما رأيت كوفيا أفضله عليه" میں نے کوئی کوفی ایسا نہیں دیکھا جسے میں سفیان سے افضل کہوں۔

(تاریخ ابن کثیر 134/10)

امام یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ما رأيت أفضل منه" میں نے سفیان سے افضل کوئی نہیں دیکھا۔

(ایضا)

امام وکیع رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: "هل رأيت مثل سفيان؟ قال: لا، ولا رأیٰ سفيان مثله" کیا آپ نے سفیان جیسا کوئی دیکھا ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ سفیان نے خود بھی اپنے جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

(تاریخ ابی زرعہ 58/1)

امام ابو اسامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "من أخبرك أنه نظر بعينه إلي مثل سفيان الثوري فلا تصدقه" کوئی تم سے یہ کہے کہ اس نے اپنی آنکھوں سے سفیان ثوری جیسے شخص کو دیکھا ہے تو اس کی بات کی تصدیق مت کرنا۔

(حلیۃ الاولیاء 359/6)

علم آپ کی آنکھوں میں رہتا تھا

بشر بن الحارث فرماتے ہیں: "كان سفيان الثوري كأن العلم بين عينيه يأخذ منه ما يريد، ويدع منه ما يريد" سفیان ثوری ایسے تھے گویا علم ان کی دو آنکھوں کے سامنے ہو، آپ اس میں سے جو چاہتے لے لیتے اور جو چاہتے چھوڑ دیتے۔

(وفیات الاعیان 386/6)

سفیان کا علم الحساب

محمد بن مہران الجمال فرماتے ہیں: " كان بالري رجل يقال له حجاج وكان ينزل الأزدان وكان حاسبا فقدم حجاج هذا على الثوري فسأله عن مسألة من الحساب فنظر إليه الثوري فقال من اين اخذت هذه المسألة؟ فإن هذه المسألة لا يحسنها إلا رجل بالري يقال له حجاج. قال: فأنا حجاج، قال

فرحب به ثم ألقى عليه عشر مسائل من الحساب وجعل الثوري يعد ويجيب فيها حجاج فلما فرغ قال له الثوري: أخطأت فيها كلها."ری نامی جگہ میں حجاج نامی ایک شخص تھا جو ازدان میں رہتا تھا اور بہت بڑا حساب دان تھا۔ یہ حجاج امام ثوری کے پاس آیا اور ان سے حساب کا ایک مسئلہ پوچھا، امام ثوری نے اس پر نظر دہرائی اور کہا: تم نے یہ مسئلہ کہاں سے اخذ کیا ہے؟ کیونکہ اس مسئلے کو 'ری' میں حجاج نامی شخص سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا۔ اس نے کہا: میں ہی حجاج ہوں۔ انہوں نے اس کا استقبال کیا، پھر اس پر حساب کے دس مسائل پیش کیے اور امام ثوری ساتھ ساتھ گنتے جاتے جبکہ حجاج جواب دیتا جاتا، جب وہ فارغ ہوا تو امام ثوری نے اس سے کہا: تم نے ان سب میں غلطی کی ہے۔

(الجرح والتعدیل 1/125-126)

امام سفیان ثوری کو علم الحساب کی اتنی جانکاری شاید ان کے علم الفرائض (وراثت کے مسائل) میں پختگی کی وجہ سے ملی ہے، وہ اکثر کہا کرتے تھے، جس کسی کو بھی فرائض کے متعلق کوئی سوال ہو تو میرے پاس آئے کیونکہ مجھے اس کا خوب علم ہے۔ اور فرائض کے مسائل حساب کے محتاج ہوتے ہیں۔

سفیان ثوری - الامام

امام کون ہے؟

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "أتدري من الإمام؟" کیا تم جانتے ہو کہ امام کون ہے؟ فرمایا: "الإمام سفيان الثوري لا يتقدمه أحد في قلبي" سفیان ثوری امام ہیں، میرے دل میں ان سے مقدم کوئی نہیں ہے۔

(سیر اعلام النبلاء 240/7)

بشر بن الحارث فرماتے ہیں: "كان سفيان الثوري عندي إمام الناس" سفیان ثوری میرے نزدیک لوگوں کے امام ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء 357/6)

اور کہا: "سفيان في زمانه كأبي بكر وعمر في زمانهما" سفیان اپنے زمانے میں ایسے تھے جیسے ابو بکر اور عمر اپنے زمانے میں۔

(سیر اعلام النبلاء 627/6)

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لو قيل لي اختر لهذه الأمة ما اخترت إلا سفيان الثوري" اگر مجھ سے کہا جائے کہ اس امت کے لئے کسی شخص کا انتخاب کروں تو میں سفیان ثوری کو ہی چنوں گا (یعنی امام کے طور پر جس کی پیروی کی جائے)۔

(تاریخ بغداد 162/9)

ائمہ اربعہ

امام عبد الرحمن بن مهدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"أئمة الناس أربعة: الثوري بالكوفة، ومالك بالحجاز، وحماد بن زيد بالبصرة، والأوزاعي بالشام"** لوگوں کے (سب سے بڑے امام) چار ہیں: سفیان ثوری کوفہ میں، مالک بن انس حجاز میں، حماد بن زید بصرہ میں، اور اوزاعی شام میں۔

(الجرح والتعدیل 11/1)

آپ کی امامت مسلَّم ہے

امام ابو نعیم الاصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"كانت له النكت الرائقة والنتف الفائقة، مسلم له في الإمامة ومثبت به الرعاية، العلم حليفه والزهد أليفه"** آپ بالکل صاف اور واضح (علمی) جواہر اور غیر معمولی عقل وحافظے کے مالک تھے۔ آپ کی امامت مسلّم اور پاسداری مثبت تھی۔ علم آپ کا معاہد اور زہد آپ کا دوست تھا۔

(حلیۃ الاولیاء 356/6)

امام خطیب البغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"كان إماما من أئمة المسلمين، وعلما من أعلام الدين، مجمعا على إمامته بحيث يستغنى عن تزكيته، مع الاتقان، والحفظ، والمعرفة، والضبط، والورع والزهد"** آپ ائمہ مسلمین میں سے ایک امام اور علماء دین میں سے ایک عالم تھے۔ آپ کی امامت، اتقان، حفظ، معرفت، ضبط، ورع، اور زہد پر اجماع ہے جس کے سبب آپ کسی قسم کے تزکیہ سے مستغنی ہیں۔

(تاریخ بغداد 152/9)

سفیان ثوری کا عقیدہ

بدعتیوں کے متعلق آپ کا موقف

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "من جالس صاحب بدعة، لم يسلم من إحدى ثلاث: إما أن يكون فتنة لغيره، وإما أن يقع بقلبه شيء يزل به فيدخله النار، وإما أن يقول: والله لا أبالي ما تكلموا به، وإني واثق بنفسي، فمن أمن الله طرفة عين على دينه، سلبه إياه" جو صاحبِ بدعتِ (کبری) کے ساتھ بیٹھتا ہے (یعنی اس سے علم حاصل کرتا ہے) تو تین میں سے ایک چیز سے کبھی بچ نہیں سکتا: یا تو وہ دوسروں کے لئے فتنہ بن جائے گا، یا اس کے دل میں کوئی گمراہی بیٹھ جائے گی جس سے وہ پھسلے گا اور جہنم میں داخل ہو جائے گا، یا وہ یہ کہے گا کہ اللہ کی قسم مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ لوگ اس (بدعتی کے بارے میں) کیا کہتے ہیں مجھے اپنے اوپر بھروسہ ہے (یعنی میں اس کی باتوں میں نہیں آؤں گا)۔ پس جو شخص آنکھ جھپکنے کے وقت کے برابر بھی اللہ سے اپنے آپ کو دین کے معاملے میں محفوظ سمجھتا ہے، اللہ اس سے دین چھین لے گا۔

(البدع لابن وضاع ص104، الاعتصام 172/1)

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ ایک جگہ فرماتے ہیں: "من أصغى بإذنه إلى صاحب بدعة خرج من عصمة الله ووكل إليها يعني إلى البدع" جو شخص صاحبِ

بدعت کو کان لگا کر سنتا ہے وہ اللہ کی عصمت سے خارج ہو جاتا ہے اور اس بدعت کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

(الابانہ الکبری لابن بطہ 444، حلیۃ الاولیاء 33/7، تلخیص المتشابہ للخطیب 549/1، طبقات الحنابلہ 42/2، سیر اعلام النبلاء 641/6)

امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**ما من ضلالة إلا ولها زينة، فلا تعرض دينك إلى من يبغضه إليك**" کوئی گمراہی والی چیز ایسی نہیں جس میں زینت وآرائش نہ پائی جاتی ہو، لہٰذا اپنے دین کو ایسے شخص پر پیش مت کرو جو اسے تمہیں بُرا بنا کر دکھائے۔

(الابانۃ لابن بطۃ 447، وحلیۃ الاولیاء 29/7)

احمد بن یونس فرماتے ہیں، ایک شخص نے امام سفیان ثوری سے کہا کہ مجھے نصیحت کریں تو آپ نے فرمایا: "**إياك والأهواء، إياك والخصومات، إياك والسلطان**" نفسانی خواہشات سے باز آجاؤ، عداوت و خصومت سے باز آجاؤ، اور سلطان (سے غیر ضروری اور بکثرت تعلقات بنانے) سے باز آجاؤ۔

(ذم الکلام ص 214، واصول الاعتقاد 254/1، وحلیۃ الاولیاء 28/7)

امام سفیان فرماتے ہیں: "**ليس شيء أبلغ في فساد رجل وصلاحه من صاحب**" کسی شخص کی گمراہی اور اس کی استقامت کا سبب اس کے ساتھی/دوست سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا۔

(الابانۃ الکبری لابن بطۃ 504)

امام الفریابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**كان سفيان الثوري ينهاني عن مجالسة , فلان يعني رجلا من أهل البدع**"سفیان ثوری مجھے فلاں شخص کی مجلس میں بیٹھنے سے منع کیا کرتے تھے، یعنی جو اہل البدع میں سے تھا۔

(الابانۃ الکبری454)

عثمان بن زائدہ فرماتے ہیں کہ سفیان نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "**لا تخالط صاحب بدعة**"صاحبِ بدعت کے ساتھ گھل مل کر مت رہو۔

(الابانۃ الکبری453)

امام ابن وضاع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**وسمعتهم يذكرون أن سفيان الثوري دخل مسجد بيت المقدس فصلى فيه ولم يتبع تلك الآثار ولا الصلاة فيها**"میں نے اپنے مشائخ کو تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے کہ سفیان ثوری مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے اور نماز ادا کی، مگر کسی بھی (مزعومہ) آثار (مقدسہ) کی اتباع (یعنی زیارت) نہیں کی اور نہ ہی ان جگہوں پر نماز پڑھی۔

(البدع لابن وضاع، باب ماجاء فی اتباع الآثار، ح102)

یحیی بن یمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: "**البدعة أحب إلى إبليس من المعصية، المعصية يتاب منها والبدعة لا يتاب منها.**" بدعت ابلیس کو گناہ سے زیادہ محبوب ہے کیونکہ گناہ سے توبہ کی جاسکتی ہے لیکن بدعت سے نہیں۔

(ذم الکلام ص217، وشرح اصول الاعتقاد 238/1، وشرح السنہ للبغوی 216/1)

اہل سنت کے متعلق آپ کا موقف

امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "استوصوا بأهل السنة خيرا , فإنهم غرباء" اہل سنت کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کیا کرو کیونکہ وہ یقینا بہت کم رہ گئے ہیں۔

(شرح اصول الاعتقاد 49، وتلبیس ابلیس 18)

امام ابن ابي اسرائیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: "اسْلُكُوا سَبِيلَ الْحَقِّ وَلَا تَسْتَوْحِشُوا مِنْ قِلَّةِ أَهْلِهِ"حق کی راہ اختیار کرو اور حق والوں کی قلت پر کراہت مت محسوس کرو۔

(التمہید لابن عبدالبر 429/17، الاعتصام 46/1)

امام یحیی بن یمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: "لو لم يأتوني لأتيتهم في بيوتهم –يعني أصحاب الحديث" اگر اصحاب الحدیث میرے پاس نہیں آتے تو یقینا میں ان کے گھر چلا جاؤں گا۔

(ذم الکلام ص 215، شرف اصحاب الحدیث للخطیب ص 234، جامع بیان العلم لابن عبدالبر 475/1)

امام سفیان فرماتے ہیں: "ينبغي للرجل أن لا يحك رأسه إلا بأثر "ایک شخص کو چاہیے کہ اپنا سر بھی اثر (حدیث) کے بغیر نہ کھجائے۔

(ذم الکلام 328، والجامع لاخلاق الراوی للخطیب 142/1، وادب الاملاء والاستملاء للسمعانی 109/1)

یوسف بن اسباط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: "يا يوسف , إذا بلغك عن رجل بالمشرق صاحب سنة فابعث إليه بالسلام , وإذا بلغك عن آخر بالمغرب صاحب سنة فابعث إليه بالسلام , فقد قل

أهل السنة والجماعة"اے یوسف، اگر تمہیں مشرق سے کسی صاحب سنت شخص کا پتہ چلے تو اسے سلام بھیجو، اور اگر مغرب سے کسی صاحب سنت کی خبر ملے تو اسے سلام بھیجو، کیونکہ اہل سنت والجماعت بہت کم ہو گئے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء 34/7، شرح اصول الاعتقاد 71/1، تلبیس ابلیس ص 17)

اہل الرائے کے متعلق آپ کا موقف

امام ابو داؤد الطیالسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: "**إنما الدين بالآثار ليس بالرأي، إنما الدين بالآثار ليس بالرأي، إنما الدين بالآثار ليس بالرأي**" دین تو صرف آثار سے ہے رائے سے نہیں، دین تو صرف آثار سے ہے رائے سے نہیں، دین تو صرف آثار سے ہے رائے سے نہیں۔

(شرف اصحاب الحدیث للخطیب ص 6، وجامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر 782/1)

امام سفیان سے روایت ہے کہ: "**كان سفيان إذا رأى إنسانا يجادل ويماري يقول أبو حنيفة ورب الكعبة**" جب بھی آپ کسی شخص کو جھگڑا و بحث کرتے دیکھتے تو فرماتے: ابو حنیفہ اور کعبے کا رب۔

(الابانۃ الکبری 593)

یعنی ان کے نزدیک ان کا بحث کرنا ایسے ہی ہے جیسے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اللہ کی شریعت میں اپنی رائے کی بنیاد پر بحث کرنا ہے۔ نیز امام سفیان اور امام ابو حنیفہ کے درمیان علمی عداوت تھی۔ وہ امام ابو حنیفہ کا اپنی رائے اور قیاس سے فتوی دینے کو معیوب سمجھتے تھے۔

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "تعلموا هذه الآثار فمن قال برأيه فقل رأيي مثل رأيك" یہ آثار واحادیث لوگوں کو سکھاؤ پس جو اپنی رائے سے بات کرے تو اسے کہہ دو میری رائے تمہاری رائے کے برابر ہے (یعنی ان کی کوئی وقعت نہیں)۔
(حلیۃ الاولیاء 637/6)

رافضیوں اور شیعوں کے متعلق آپ کا موقف

امام ابو بکر بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "كان سفيان ينكر على من يقول: العبادات ليست من الإيمان، وعلى من يقدم على أبي بكر وعمر أحدا من الصحابة" سفیان ہر اس شخص پر انکار کیا کرتے تھے جو یہ کہتا ہے کہ عبادات ایمان میں سے نہیں ہیں، اور جو صحابہ میں سے کسی کو بھی ابو بکر اور عمر پر فوقیت دیتا ہے۔
(سیر اعلام النبلاء 252/7)

امام محمد الفریابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے سنا کہ:
"مَنْ زَعَمَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ أَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّأَ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَالْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارَ، وَمَا أُرَاهُ يَرْتَفِعُ لَهُ مَعَ هَذَا عَمَلٌ إِلَى السَّمَاءِ" جس شخص کا یہ گمان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت خلافت کے زیادہ حق دار تھے تو اس نے حضرت ابو بکر 'حضرت عمر 'مہاجرین 'اور انصار رضی اللہ عنہم کو غلطی پر سمجھا۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ اس عقیدہ کے ہوتے ہوئے اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف اٹھتا ہو۔
(سنن ابی داؤد 4630، وشرح السنۃ للبغوی 229/1، وسیر اعلام النبلاء 253/7)

عطاء بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: **"إذا كنت بالشام، فاذكر مناقب علي، وإذا كنت بالكوفة، فاذكر مناقب أبي بكر وعمر"** جب تم شام میں جاؤ تو علی رضی اللہ عنہ کے مناقب بیان کرو اور جب تم کوفہ میں ہو تو ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے مناقب بیان کرو۔

(سیر اعلام النبلاء 260/7)

ایسا اس لئے کہ شام میں زیادہ تر ناصبی اور کوفہ میں زیادہ تر شیعہ ورافضی بستے تھے۔

اس قول میں ایک حکمت یہ بھی ملتی ہے کہ لوگوں سے ان کے مقام وحیثیت کے مطابق بات کرنی چاہیے۔ جو شخص پہلے سے ہی شیعہ ورافضی ہے اس کے سامنے علی رضی اللہ عنہ کے مناقب بیان کرنے کا کوئی فائدہ نہیں جب تک وہ انہیں شیخین پر مقدم رکھتا ہے۔ اسی طرح ناصبیوں کا معاملہ ہے۔

الفریابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"سمعت سفيان ورجل يسأله عن من يشتم أبا بكر؟ فقال: كافر بالله العظيم. قال: نصلي عليه؟ قال: لا، ولا كرامة.... قلنا: هو يقول: لا إله إلا الله، ما نصنع به؟ قال: لا تمسوه بأيديكم، ارفعوه بالخشب حتى تواروه في قبره."** میں نے سنا کہ ایک شخص نے امام سفیان ثوری سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گالی دیتا تھا؟ تو فرمایا: وہ اللہ العظیم کو جھٹلانے والا ہے (یعنی کافر ہے)۔ پوچھا: کیا ہم اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں؟ فرمایا: نہیں اور نہ اس کی عزت کی جائے۔ پوچھا: وہ لا الہ الا اللہ کہا کرتا تھا، ہم اس کے

(جسم کا) کیا کریں؟ فرمایا: اسے اپنے ہاتھوں سے چھوئے بغیر چھڑی کے ذریعے اٹھاؤ اور اس کی قبر میں دھکیل دو۔

(سیر اعلام النبلاء 253/7)

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: **"لا يجتمع حب عثمان وعلي رضي الله عنهما إلا في قلوب نبلاء الرجال"** عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کی محبت ایک ساتھ صرف شریف اور نبیل لوگوں کے دل میں ہی جمع ہو سکتی ہے۔

(الشریعہ للآجری 413/3، والحلیۃ 32/7، والتذکرۃ 840/3 والسیر 273/7)

شعیب بن حرب امام سفیان سے فرماتے ہیں: **"يا أبا عبد الله وما موافقة السنة؟ قال: " تقدمة الشيخين أبي بكر وعمر رضي الله عنهما , يا شعيب لا ينفعك ما كتبت حتى تقدم عثمان وعليا على من بعدهما** "اے ابو عبداللہ، سنت کی موافقت کیا ہے؟ فرمایا: شیخین، یعنی ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو تمام صحابہ پر فوقیت دینا سنت کی موافقت ہے۔ اے شعیب، تمہیں تمہاری لکھی ہوئی چیزوں میں سے کوئی چیز نفع نہیں دے گی جب تک تم عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کو ان کے بعد کے تمام صحابہ پر فوقیت نہ دو۔

(شرح اصول الاعتقاد 170/1)

ابراہیم بن المغیرہ فرماتے ہیں میں نے سفیان ثوری سے پوچھا: **"يصلى خلف من يسب أبا بكر وعمر؟ قال: لا"** کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے جو ابو بکر اور عمر کو بُرا بھلا کہے؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں۔

(شرح اصول الاعتقاد 2813/8)

سفیان نے فرمایا: **" أئمة العدل خمسة: أبو بكرٍ، وعمر، وعثمان، وعلي، وعمر بن عبدالعزيز رضي الله تعالى عنهم،من قال غير هذا فقد اعتدى"** ائمہ عدل پانچ ہیں: ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم۔ جو اس سے الگ کوئی چیز کہے تو اس نے حق سے تجاوز کیا۔

(حلیۃ الاولیاء: 378/6)

عبد الوہاب الحلبی نے فرمایا: **"سألت سُفْيان الثَّوري ونحن نطوف بالبيت عن الرجل يحب أبا بكرٍ وعمر، إلا أنه يجد لعليٍّ من الحب ما لا يجد لهما، قال: "هذا رجل به داءٌ ينبغي أن يسقى دواءً"** میں نے سفیان ثوری سے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے محبت تو کرتا ہے لیکن علی رضی اللہ عنہ کے لئے اس کے دل میں ایسی محبت ہے جو ان دونوں کے لئے نہیں ہے، تو انہوں نے فرمایا: یہ شخص بیمار ہے اسے چاہیے کہ اسے دواء پلائی جائے۔

(حلیۃ الاولیاء: 27/7)

یوسف بن اسباط فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے امام سفیان ثوری سے کہا: "**بلغنا أنك تبغض عثمانا؟ ففزع، فقال: لا والله، ولا معاوية، رحمهما الله**"ہمیں خبر پہنچی ہے کہ آپ عثمان سے بغض رکھتے ہیں؟ تو آپ پریشان ہو گئے اور فرمایا: نہیں اللہ کی قسم، اور نہ ہی میں معاویہ سے بغض رکھتا ہوں، اللہ ان دونوں پر رحم فرمائے۔

(السنۃ للخلال 687، اسنادہ حسن)

صوفیوں کے متعلق آپ کا موقف

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**ليس الزهد بأكل الغليظ، ولُبس الخشن، ولكنه قصر الأمل، وارتقاب الموت**"غلیظ کھانا کھانا اور گندے اور پھٹے پُرانے کپڑے پہننا زہد نہیں ہے، بلکہ زہد تو خواہشات کو کم کرنا اور موت کا انتظار کرنا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء 243/7)

امام سفیان نے فرمایا:

"**الزهد زهدان: زهد فريضة، وزهد نافلة. فالفرض: أن تدع الفخر والكبر والعلو، والرياء والسمعة، والتزين للناس، وأما زهد النافلة: فأن تدع ما أعطاك الله من الحلال، فإذا تركت شيئا من ذلك، صار فريضة عليك ألا تتركه إلا لله.**

"زہد دو طرح کے ہیں: ایک زہد فرض ہے اور ایک زہد نفل ہے۔ فرض زہد یہ ہے کہ تم فخر، تکبر، بَڑائی، ریاکاری، شہرت، اور لوگوں کے لئے تزین چھوڑ دو۔ اور نفل زہد یہ

تزیین

ہے کہ تم ان حلال چیزوں میں سے (غیر ضروری چیزیں) چھوڑ دو جو اللہ نے تمہیں عطاء کی ہیں، اور جب تم ان میں سے کچھ چھوڑو، تو تم پر ایک فرض یہ لاگو ہو جاتا ہے کہ تم انہیں محض اللہ کے لئے چھوڑو۔

(السیر 244/7)

امام سفیان ثوری نے ایک شخص جو صوف پہنے ہوئے تھا، کہا: **"لباسك هذا بدعة "** تمہارا یہ لباس بدعت ہے۔

(تلبیس ابلیس ص 243)

جہمیوں کے متعلق آپ کا موقف

امام ابن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام سفیان ثوری نے فرمایا: **"من زعم أن {قُلْ {هُوَ اللَّهُ أحد} مخلوق، فقد كفر بالله"** جس شخص نے یہ گمان کیا کہ قل ھو اللہ احد (سورۃ اخلاص: 1) مخلوق ہے، تو اس نے اللہ کو جھٹلا دیا یعنی کفر کیا۔

(الإبانة (2/ 12/62 - 63/ 271) والسیر (7/ 273))

آپ نے مزید فرمایا: **"الإيمان قول وعمل، والقرآن كلام الله غير مخلوق"** ایمان قول و عمل پر مشتمل ہے اور قرآن اللہ کا کلام اور غیر مخلوق ہے۔

(الإبانة (2/ 12/14 - 15/ 197))

مجموع الفتاوی میں ہے کہ امام سفیان نے فرمایا: **"من قال القرآن مخلوق فهو كافر"** جس نے کہا کہ قرآن مخلوق ہے تو وہ کافر ہے۔

(الفتاوی 508/12)

معدان فرماتے ہیں کہ میں نے امام سفیان ثوری سے اس آیت کے متعلق پوچھا کہ: "وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ}" اللہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم رہو۔ تو آپ نے فرمایا: "علمه" یعنی اس سے مراد اللہ کا علم ہے۔

(أصول الاعتقاد (3/ 672/445) والشريعة (2/ 697/68) والسنة لعبد الله (81) والسير (7/ 274))

امام ولید بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "سألت الأوزاعي وسفيان الثوري ومالك بن أنس عن هذه الأحاديث التي فيها ذكر الرؤية؟ فقالوا أمروها كما جاءت بلا كيف" میں نے اوزاعی، سفیان ثوری، اور مالک بن انس رحمہم اللہ سے ان احادیث کے متعلق پوچھا جن میں اللہ کو دیکھنے کا ذکر ہے؟ تو ان سب نے فرمایا: انہیں کیفیت بیان کیے بغیر گزار دو جیسے وہ آئی ہیں۔

(أصول الاعتقاد (3/ 930/582) ومقدمة شرح السنة للبغوي (1/ 171) والفتاوى (5/39) والشريعة (2/ 104 - 105/ 765) والسير (7/ 274))

عبد اللہ بن داؤد الخریبی فرماتے ہیں میں نے امام سفیان ثوری سے کلام کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: "دع الباطل، أين أنت عن الحق، اتبع السنة ودع الباطل" باطل کو چھوڑ دو۔ تم حق کی راہ سے کہاں رہ گئے، سنت کی اتباع کرو اور باطل کو چھوڑ دو۔

(ذم الكلام (214) وشرح السنة (1/ 217))

خوارج کے متعلق آپ کا موقف

ابو اسامہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سفیان سے پوچھا: **"أتشهد على الحجاج وأبي مسلم أنهما في النار؟"** کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ حجاج (بن یوسف) اور ابو مسلم (دو ظالم حکمران) جہنم میں ہیں؟ تو فرمایا: **"لا إذا أقرا بالتوحيد"** نہیں جب تک وہ کلمہ توحید کا اقرار کرتے ہیں۔

(شرح اصول الاعتقاد 2021/6)

طاوس سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **"ليس بالكفر الذي تذهبون إليه"** (آیت سے مراد) وہ کفر نہیں ہے جو لوگ سمجھتے ہیں۔ اس قول کے تحت امام سفیان ثوری نے فرمایا: **"أي ليس كفرا ينقل عن الملة"** یعنی یہ وہ کفر نہیں ہے جس سے ایک شخص ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔

(الإبانة (2/ 736/6/ 1010))

مرجئہ کے متعلق آپ کا موقف

امام عبد الرزاق الصنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **"سمعت معمرا وسفيان وابن جريج ومالكا وابن عيينة كلهم يقولون: الإيمان قول وعمل يزيد وينقص"** میں نے معمر، سفیان، ابن جریج، مالک، اور ابن عیینہ کو سنا اور وہ سب کہتے تھے کہ ایمان قول و عمل کا نام ہے، وہ بڑھتا بھی ہے اور گھٹتا بھی ہے۔

(الإبانة (2/ 813/6/ 1114) وأصول الاعتقاد (5/ 1028 - 1029/ 1735) وبنحوه في السنة لعبد الله (97))

کتاب السنۃ میں مذکور ہے،"قال عبد الله حدثني أبي حدثنا عبد الله بن نمير سمعت سفيان وذكر المرجئة فقال: رأي محدث أدركنا الناس على غيره" عبد اللہ نے کہا کے میرے والد (احمد بن حنبل) نے مجھے بتایا کہ عبد اللہ بن نمیر نے ہمیں بتایا کہ میں نے سفیان کو سنا، ان کے سامنے مرجئہ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ ایک نیا ہی تصور ہے، ہم نے تو لوگوں کو اس کے خلاف پایا ہے۔

(السنة لعبد الله (83) والإبانة (2/ 1265/903) وأصول الاعتقاد (5/ 1075 - 1076/ 1847) والشريعة (1/ 336/309) والسنة للخلال (3/ 952/563))

امام سفیان فرماتے ہیں: "كان الفقهاء يقولون: لا يستقيم قول إلا بعمل ولا يستقيم قول وعمل إلا بنية ولا يستقيم قول وعمل ونية إلا بموافقة السنة "فقہاء کہا کرتے ہیں: کہ قول بنا عمل کے قائم نہیں ہوتا اور قول و عمل نیت کے بنا قائم نہیں ہوتے، اور قول، عمل اور نیت سنت کی موافقت کے بنا قائم نہیں ہوتے۔

(الابانۃ2/1098)

امام ذہبی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ امام سفیان نے فرمایا: "خلاف ما بيننا وبين المرجئة ثلاث: يقولون: الإيمان قول ولا عمل ونقول: قول وعمل، ونقول: إنه يزيد ينقص ، وهم يقولون: لا يزيد ولا ينق ، ونحن نقول: النفاق وهم يقولون: لا نفاق" ہمارے اور مرجئہ کے درمیان اختلاف تین ہیں: وہ کہتے ہیں کہ ایمان صرف قول کا نام اور عمل کا اس میں دخل نہیں، جبکہ ہم کہتے ہیں کہ ایمان قول و عمل کا نام ہے اور ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے جبکہ وہ

کہتے ہیں ایمان بڑھتا اور گھٹتا نہیں ہے۔ اسی طرح ہم نفاق کے قائل ہیں جبکہ وہ نفاق نہیں مانتے۔

(السير (11/ 162) وتذكرة الحفاظ (2/ 473 - 474) وشرح السنة (1/ 41))

امام سفیان ثوری فرماتے ہیں: **"الصلاة والزكاة من الإيمان , والإيمان يزيد , والناس عندنا مؤمنون مسلمون , ولكن الإيمان متفاضل , وجبريل أفضل إيمانا منك"** نماز اور زکاۃ ایمان میں سے ہیں، اور ایمان بڑھتا بھی ہے، اور لوگ ہمارے نزدیک مؤمن و مسلم ہیں لیکن ایمان کے درجے ہیں اور جبریل علیہ السلام کا ایمان تم سے افضل ہے۔

(حلیۃ الاولیاء 33/7)

الحوشی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے کہا، **"يا أبا عبد الله , أمؤمن أنت؟ "** اے ابو عبداللہ، کیا آپ مؤمن ہیں؟ فرمایا: **"إن شاء الله"**

(حلیۃ الاولیاء 29/7)

اس کے برعکس احناف اور مرجئہ اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ ایک مؤمن یہ کہے کہ میں مؤمن ہوں ان شاءاللہ، کیونکہ ان کے نزدیک ایمان گھٹتا اور بڑھتا نہیں ہے۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: **"من كره أن يقول: أنا مؤمن، إن شاء الله , فهو عندنا مرجيء – يمد بها صوته"** جو شخص اس بات کو ناپسند کرے کہ وہ کہے: 'میں

مؤمن ہوں ان شاء اللہ '، تو وہ ہمارے نزدیک مرجئ ہے—یہ آپ نے اپنی آواز بلند کرتے ہوئے فرمایا۔

(حلیۃ الاولیاء 32/7)

قدریہ کے متعلق آپ کا موقف

عثمان بن شبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: " كنا عند سفيان الثوري فجاءه رجل فقال: ما تقول في رجل قال: الخير بقدر والشر ليس بقدر؟ فقال له سفيان: «هذه مقالة المجوس» "ہم سفیان ثوری کے پاس تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا: آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کہتا ہے کہ خیر قدر سے ہے اور شر قدر سے نہیں ہے؟ تو سفیان نے اس سے کہا: یہ مجوسیوں کا قول ہے۔

(الابانۃ الکبری 1863)

امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "سَمِعْتُ سُفْيَانَ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، أَجَبَرَ اللَّهُ الْعِبَادَ عَلَى الْمَعَاصِي؟ قَالَ: «مَا أَجْبَرَ، قَدْ علمت أَنَّ مَا عَمِلَ الْعِبَادُ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ بُدٌّ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوا» "میں نے سفیان کو سنا، ایک آدمی نے ان سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ کیا اللہ اپنے بندوں کو گناہ کرنے پر زبردستی کرتا ہے؟ فرمایا: اللہ زبردستی نہیں کرتا، لیکن لوگ جو عمل کرتے ہیں وہ لازماً انہوں نے کرنا ہی تھا۔

(الابانۃ الکبری 1864)

یعنی، اللہ نے ان پر زبردستی نہیں کی بلکہ وہ اپنی خواہشات سے ایسے مغلوب ہو گئے کہ انہوں نے یہ گناہ کرنا ہی تھا، اور اللہ کو اُن کی اِن خواہشات اور کاموں کا علم پہلے سے تھا۔

سفیان ثوری کی عبادت

اللہ کی شریعت کا سچا عالم ہی اپنے علم پر عمل کرتا ہے اور سب سے اول عمل تقوی اختیار کرنا ہے۔اور تقوی ہی انسان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی طرف مائل کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت سے روکتا ہے،اس کے دل میں اللہ کی عبادت کو محبوب بنادیتا ہے اور زہد وورع کی طرف گامزن کرتا ہے،اور قول و عمل میں برّ، خیر، صدق نیت،اور اخلاص اللہ کی طرف اس کی رہنمائی کرتا ہے۔

اور امام سفیان ثوری ایسے عالم باعمل عابدین میں سے تھے جن میں یہ ساری خصلتیں پائی جاتی تھیں، جن کا ذکر ہم یہاں کریں گے۔

علی بن الفضل فرماتے ہیں:"رأيت الثوري ساجدًا فطفت سبعة أسابيع(أي أشواط)قبل أن يرفع رأسه"میں نے امام ثوری کو سجدے کی حالت میں دیکھا، میں نے کعبہ کے گرد سات چکر مکمل کر لئے اس سے قبل کہ انہوں نے اپنا سر اٹھایا۔

(السیر 277/7)

آپ کا قیام اللیل

یحیی بن یمان فرماتے ہیں:"رأيت سفيان يخرج ويدور الليل، وينضح في عينيه الماء حتي يذهب عنه النعاس"میں نے سفیان کو رات کو باہر جاکر چکر لگاتے ہوئے دیکھا،آپ نے اپنی آنکھوں میں پانی کا چھینٹا مارا تاکہ نیند دور ہو جائے۔

(حلیۃ الاولیاء 59/7)

امام عبد الرزاق فرماتے ہیں :"**لما قدم سفيان علينا طبخت له قدر سكباج فأكل ثم أتيته بزبيب الطائف فأكل ثم قال: يا عبد الرزاق اعلف الحمار، وكده. ثم قام يصلي حتى الصباح**" جب سفیان ہمارے ہاں تشریف لائے تو ان کے لئے سر کے سے تیار کردہ گوشت پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے کھایا پھر میں آپ کے لئے سوکھے انگور لے کر آیا جو آپ نے کھا یا پھر آپ نے فرمایا: اے عبد الرزاق گدھوں کو کھلا ؤپلا ؤاور پھر ان سے خوب کام لو، پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے حتی کہ صبح ہو گئی۔

(السیر 650/6)

محمد بن یوسف فرماتے ہیں:"**كان سفيان الثوري يقيمنا بالليل ، يقول : قوموا يا شباب صلوا ما دمتم شبابا**" سفیان ثوری ہمیں قیام اللیل کے لئے اٹھاتے اور آپ فرمایا کرتے تھے: اٹھواے جوانو ! اور نماز پڑھو جب تک تم جوان ہو۔

(الجرح والتعدیل 96/1)

نماز میں آپ کا رونا

امام عبد الرحمن بن مھدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**كنت لا أستطيع سماع قراءة سفيان من كثرة بكائه**" میں سفیان کے کثرت سے رونے کی وجہ سے ان کی قراءۃ صحیح طرح سے سن نہیں پاتا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء 277/7)

سفیان تابعین کے سب سے زیادہ مشابہ تھے

امام ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**ما رأيت أشبه بالتابعين من سفيان – أي بعبادته زهده وورعه**" سفیان اپنی عبادت، زہد، اور ورع میں تابعین کے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔

(تہذیب التہذیب 114/4)

سفیان لوگوں میں سب سے بڑے فقیہ عابد اور زاہد تھے

امام زائدۃ بن قدامۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**كان سفيان أفقه أهل الدنيا وأعبد الناس وأزهدهم**" سفیان دنیا کے تمام لوگوں میں سب سے بڑے فقیہ، سب سے زیادہ عبادت گزار اور سب سے زیادہ پرہیزگار تھے۔

(تاریخ ابی زرعہ 579/1)

سفیان اور تلاوتِ قرآن

سفیان نے قرآن کس سے اخذ کیا؟

امام ذہبی فرماتے ہیں: "قد قرأ سفيان الختمة عرضا على حمزة الزيات – أحد القراء السبعة – أربع مرات" امام سفیان رحمہ اللہ نے قرآن کو امام حمزہ الزیات— قراءت کے سات بڑے اماموں میں سے ایک— کے سامنے پڑھ کر چار بار ختم کیا۔

(سیر اعلام النبلاء 623/6)

سب سے افضل ذکر تلاوتِ قرآن

امام سفیان فرماتے ہیں: "أفضل الذكر تلاوة القرآن في الصلاة، ثم تلاوة القرآن في غير الصلاة، ثم الصوم، ثم الذكر" سب سے افضل ذکر نماز میں تلاوتِ قرآن ہے، اس کے بعد غیر نماز میں تلاوت کرنا ہے، اس کے بعد روزہ، اس کے بعد ذکر۔

(حلیۃ الاولیاء 27/7)

سفیان کا زہد و تقوی

زہد و تقویٰ ان کا خاص وصف تھا، ایک شاگرد نے ان سے ایک دن کہا کہ لوگوں میں آپ کا اتنا چرچا ہے اور آپ رات کو سوتے رہتے ہیں، بولے چپ رہو! اصل چیز دل کا تقویٰ ہے (عبادت وریاضت کی کثرت نہیں)۔

(صفۃ الصفوۃ)

انہوں نے دنیا حاصل کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی؛ بلکہ حصولِ دنیا کے جتنے ذرائع تھے، انہوں نے اپنے اوپر مسدود کر لیے تھے، خراسان میں ان کو اپنے چچا کی کچھ جائداد ملی تھی اسی پر ان کا گذراوقات تھا۔

(تاریخ بغداد، جلد: ۹)

دنیا سے بے رغبتی کا حال یہ تھا کہ عمر بھر گھر کے اوپر ایک حبہ صرف نہیں کیا، فرماتے ہیں: **"ما أنفقت درهما قط في بناء"** ترجمہ: میں نے ایک درہم بھی مکان کے بنانے میں صرف نہیں کیا۔

(تاریخ بغداد: ۹/۱۶۴)

انہوں نے اپنے اوپر تین باتیں لازم کر لی تھیں، ایک یہ کہ وہ کسی سے خدمت نہ لیں گے اور نہ ان کا کپڑا کوئی درست کرے گا اور نہ وہ اینٹ پر اینٹ رکھیں گے۔

وہ چاہتے تو دنیا میں مال و دولت اقتدار سب کچھ حاصل کر سکتے تھے؛ مگر یحییٰ بن یمان کا بیان ہے کہ:

"أقبلت الدنيا عليه فصرف وجهه عنها"

ترجمہ: دنیاان کی طرف بڑھی مگرانہوں نے اس سے منہ پھیر لیا۔

(تاریخ بغداد: ۱۵۶/۹)

امراء وسلاطین کاذکر کیااپنے خاص خاص دوستوں تک کے ہدایا قبول نہیں کرتے تھے، ان کے بھائی مبارک کہتے ہیں کہ امام سفیان کے ایک دوست تھے، جن کے یہاں اکثر ان کی آمدورفت رہتی تھی اوران کے یہاں ٹھہرا بھی کرتے تھے ان کا ایک لڑکا ایک مرتبہ درہموں سے بھری ہوئی ایک یادو تھیلی لے کر ان کی خدمت میں آیا وہ مزاج شناس تھا، بولا کہ میرے والد کی طرف سے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں ہے، فرمایا کہ نہیں خدااُن پر رحم کرے، وہ بڑی خوبیوں کے آدمی ہیں؛ پھراس نے کہا کہ یہ توآپ جانتے ہیں کہ دولت ہمارے پاس کن ذرائع سے آئی ہے؟اس لیے میری خواہش ہے کہ یہ رقم جو میں لے کرآیاہوں آپ اسے قبول کرلیں اوراپنے اہل وعیال پر خرچ کریں؛ انہوں نے تھیلی اپنے ہاتھ میں لے کررکھ لی، جب وہ ان سے رخصت ہوکر باہر چلا گیا تو مبارک کوبلایااور فرمایا باہر لے جاکر رقم اسے لوٹادو، مبارک کہتے ہیں کہ میں اس سے ملااور وہ رقم لوٹادی وہ پھر واپس آیااوراس نے اصرار کیاکہ وہ دوبارہ اس رقم کوواپس لے لیں، فرمایا کہ میں نے ہاتھ میں لے تو لی تھی، اب پھر تم اس کوواپس لے جاؤ،اس نے کہا کہ کوئی ناراضگی تو نہیں ہے، فرمایا نہیں وہ بار بار رقم کے لینے پراصرار کرتارہااور یہ واپسی کے لیے بضد تھے؛ یہاں تک کہ وہ شخص واپس چلا گیا، جب تنہائی ہوئی توان کے بھائی مبارک ان کے پاس آئے اور بولے بھائی آپ کا دل بالکل پتھر ہو گیا ہے آپ کے اگراہل وعیال نہیں ہیں توہم پر تورحم کرتے، آپ کواپنے بھائیوں اور ان کے بچوں

پر بھی رحم نہیں آیا، کہتے ہیں کہ میں نے اسی طرح ان کو بہت کچھ سنایا، جب یہ سب کچھ کہہ چکا تو فرمایا کہ:

"يا مبارك تاكلها أنت هنيئا مريئا وأسأل اناعنها لايكون هذا ابدا"

ترجمہ: مبارک تم تو رقمیں لے لے کر مزے سے کھاؤ پیو اور اس کے بارے میں میری بازپرس ہو ایسا قطعی نہیں ہو سکتا۔

(تاریخ بغداد: ۱۶۱/۹)

ہدیہ کی طرح قرض لینے سے بھی سخت گریز کرتے تھے؛ حالانکہ بسااوقات فاقہ کی نوبت آجاتی تھی اور ہدیہ نہ قبول کرنے اور قرض نہ لینے کی وجہ بیان کرتے تھے کہ لوگ مجھ کو عطیہ وہدیہ دے کر اگر فخر محسوس نہ کرتے تو میں ضرور اُن کے ہدایا قبول کر لیتا اور جس سے میں قرض لوں گا وہ غایت خوشی میں اسے چھپانے کے بجائے لوگوں سے فخریہ یہ کہے گا کہ کل سفیان ثوری مجھ سے قرض لینے آئے تھے۔

(طبقات: ۴۲/۱)

ابو شہاب الحناط کہتے ہیں کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی بہن نے میرے ہاتھ سفیان کے لئے ایک توشہ دان میں روغنی روٹی بھیجی، وہ مکہ میں آئے لوگوں سے ان کا پتہ پوچھا۔ معلوم ہوا کہ آپ کبھی کبھی کعبہ کے پیچھے باب الحناطین میں بیٹھا کرتے ہیں۔

میں وہاں آیا۔ میرے ہمراہ ایک دوست تھا۔ میں نے وہاں ان کو کروٹ کے بل لیٹے ہوئے پایا میں نے ان کو سلام کیا مگر انہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کی بہن نے آپ کے لئے ایک توشہ دان بھیجا ہے جس میں روغنی روٹی ہے۔

آپ فوراً میری طرف متوجہ ہوئے اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ میں نے عرض کیا ابو عبد اللہ! میں آپ کا دوست تھا آپ کے پاس آیا۔ آپ کو سلام کیا مگر آپ نے سلام کا جواب تک نہ دیا اور جب میں نے یہ کہا کہ آپ کی بہن نے آپ کے لئے روغنی روٹی بھیجی ہے تو آپ اٹھ بیٹھ گئے اور ہم سے ہم کلام ہوئے (اس بے رُخی کا سبب؟) آپ نے فرمایا: اے ابو شہاب! مجھے اس بے رُخی پر ملامت نہ کرو۔ میں تین دن سے بھوکا ہوں۔ کچھ نہیں کھایا۔

(الطبقات الکبری:351/6)

ان کے اسی زہد وورع کی بنا پر قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: **"لو لا سفيان الثوري لمات الورع"** ترجمہ: اگر سفیان ثوری نہ ہوتے تو زہد وورع کا خاتمہ ہو جاتا۔

(حلیۃ الاولیاء 20/7)

اور امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ جو خود کمال زہد وورع کی ایک مثال تھے فرماتے ہیں:
"إن سفيان ساد الناس بالورع والعلم" ترجمہ: سفیان نے اپنے علم ورع کے ذریعہ لوگوں پر سیادت کی۔

(تاریخ بغداد 126/9)

امام فضیل بن عیاض رحمہ اللہ جو خود ایک عظیم زاہد اور پرہیزگار عالم تھے، ان سے ان کے ورع کے متعلق پوچھا گیا، **"من إمامك في هذا؟"** آپ کا اس (زہد وورع) میں امام کون ہے؟ فرمایا: **"سفيان الثوري"**۔

(حلیۃ الاولیاء 30/7)

زہد کی حقیقت

زہد کا مطلب

امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ليس الزهد بأكل الغليظ، ولُبس الخشن، ولكنه قصر الأمل، وارتقاب الموت" غلیظ کھانا کھانا اور گندے اور پھٹے پُرانے کپڑے پہننا زہد نہیں ہے، بلکہ زہد تو خواہشات کو کم کرنا اور موت کا انتظار کرنا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء 243/7)

کیا انسان مال و دولت رکھتے ہوئے بھی زاہد ہو سکتا ہے؟

امام سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا انسان مال و دولت رکھتے ہوئے بھی زہد اختیار کر سکتا ہے؟، فرمایا: "نعم، إن كان إذا ابتلي صبر، وإذا أعطي شكر" بالکل، ایسا تب ہے جب انسان کو مصیبت آئے تو وہ صبر کرے اور کچھ عطاء کیا جائے تو شکر کرے۔

(حلیۃ الاولیاء 387/6-388)

میں تمہیں اچھا کھانے سے منع نہیں کرتا

وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں نے امام سفیان کو کباب کھاتے دیکھا، آپ نے فرمایا: "إني لم أنهكم عن الأكل , ولكن انظر من أين تأكل , وارتحل وانظر على من تدخل , وتكلم وانظر كيف تتكلم , كيف أنهاكم عن الأكل والله تعالى يقول: {خذوا زينتكم عند كل مسجد وكلوا واشربوا} [الأعراف: 31]" میں تمہیں (اچھا) کھانے سے نہیں روکتا، لیکن اس بات کا دھیان ضرور رکھو کہ

تم کہاں سے کھا رہے ہو (یعنی حلال ہے یا حرام)؟ اور سفر بھی کرو مگر خیال کرو کہ تم کہاں داخل ہوتے ہو، کلام بھی کرو مگر دھیان رکھو کہ تم کیسے بولتے ہو، میں تمہیں کھانے سے کیسے منع کر سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: { ہر نماز کے وقت اپنے تیئں مزّین کیا کرو اور کھاؤ اور پیو} (الاعراف: 31)۔

(حلیۃ الاولیاء 70/7)

دنیا میں اپنی بقا کے مطابق عمل کرو

عبد الرحمن البصری فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے امام سفیان سے کہا کہ مجھے نصیحت کریں، تو آپ نے فرمایا: "اعمل للدنيا بقدر بقائك فيها، واعمل للآخرة بقدر دوامك فيها، والسلام" دنیا کے لئے اس میں اپنی بقاء کے مطابق عمل کرو، اور آخرت کے لئے اس میں اپنی ہمیشگی کے مطابق عمل کرو، والسلام۔

(وفیات الاعیان 87/2)

دنیا کی محبت آخرت کے خوف کو بھلا دیتی ہے

امام سفیان فرماتے ہیں: "ما أحب الدنيا وسر بها نزع خوف الآخرة من قلبه" جس نے دنیا سے محبت کی اور اس سے امید لگائی، اس کے دل سے آخرت کا خوف دور ہو جاتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء 79/7)

سفیان اور رزقِ حلال

سلف الصالحین نے سب سے زیادہ جس بات کا اہتمام کیا وہ مالِ حلال ہے اور حلال مال ہی تقوی کی روح ہے، اسی لئے بعض علماء کہتے ہیں: (**أطب مطعمك ولا عليك أن تقوم الليل وتصوم النهار**) اپنے رزق کو پاک و حلال رکھو (یہی تمہارے تقوی کے لئے کافی ہے) اور تم پر ضروری نہیں کہ راتوں کو جاگو اور دن کو روزے رکھو۔

حلال کمائی بہادروں کا کام ہے

امام ابو الاحوص سلام بن سلیم فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری نے مجھ سے کہا: "**عليك بعمل الأبطال: الكسب من الحلال، والإنفاق على العيال**" تمہیں چاہیے کہ بہادروں والا کام کرو: حلال طریقے سے کماؤ اور اہل و عیال پر خرچ کرو۔

(حلیۃ الاولیاء 381/6)

حلال پیسے کماؤ اور پہلی صف میں نماز پڑھو

سفیان ثوری فرماتے ہیں: "**انظر درهمك من أين هو؟ وصل في الصف الأول**" اس پر نظر رکھو کہ تمہاری کمائی کہاں سے آتی ہے؟ اور مسجد میں پہلی صف میں نماز پڑھو۔

(الزہد الکبیر للبیہقی 942)

سفیان کی مجلس میں فقراء کی عزت اور غنا کی ذلت

محمد بن عبد الوہاب فرماتے ہیں: " ما رأيت الفقر قط أعز ولا أرفع منه في مجلس سفيان ولا رأيت الغنى أذل منه في مجلس سفيان" میں نے فقرا کو امام سفیان کی مجلس میں سب سے زیادہ معزز اور بلند دیکھا اور غنا یعنی دولت مندوں کو ان کی مجلس میں سب سے زیادہ حقیر دیکھا۔

(تاریخ بغداد 162/9)

مال مؤمن کی ڈھال ہے

امام سفیان ثوری فرماتے ہیں: "كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضَى يُكْرَهُ ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ" اس سے پہلے مال کو ناپسند کیا جاتا تھا؛ مگر اب یہ مؤمن کی ڈھال ہے۔

(حلیۃ الاولیاء 381/6)

سفیان اور فکرِ آخرت

فکرِ آخرت سے خون کا پیشاب ہونا

یوسف بن اسباط فرماتے ہیں: "كان سفيان يبول الدم من طول حزنه وفكرته" سفیان ثوری کے طویل فکرِ آخرت اور خوف سے ان کا خون پیشاب ہونے لگتا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء 277/7)

طویل فکرِ آخرت کی وجہ سے دیکھنے والے آپ کو مجنون سمجھنے لگتے تھے

محمد بن عصام بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کہتے سنا: "ربما كان سفيان يأخذ في التفكر فينظر إليه الناظر فيقول مجنون" کبھی کبھار سفیان فکرِ آخرت میں اتنے مگن ہو جاتے کہ دیکھنے والے انہیں مجنون سمجھنے لگتے تھے۔

(الجرح والتعدیل 91/1)

سفیان اور موت کی یاد

سفیان موت کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والے تھے

قبیصہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ما جلست مع سفيان مجلسا إلا ذكر الموت، ما رأيت أحدا كان أكثر ذكرا للموت منه" میں جب بھی سفیان کے ساتھ کسی مجلس میں بیٹھتا ہوں تو آپ ہمیشہ موت کا ذکر کرتے ہیں۔ میں نے کسی کو ان سے زیادہ موت کا ذکر کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(سیر اعلام النبلاء 240/7)

موت کیا ہی شدید چیز ہے

ابو خالد الاحمر فرماتے ہیں: "كان سفيان يتمني الموت فلما نزل به قال: ما أشده" سفیان ہمیشہ موت کی تمنا کیا کرتے تھے، اور جب وہ آپ پر آن پڑی تو آپ نے فرمایا: کیا ہی شدید چیز ہے۔

(الجرح والتعدیل 85/1)

میں نہیں جانتا، میں نہیں جانتا

امام ابو نعیم الفضل بن دکین فرماتے ہیں: "كان سفيان إذا ذكر الموت مكث أياما لا ينتفع به، فإذا سئل عن شيء قال: ما أدري ما أدري" سفیان جب موت کا (بکثرت) ذکر کرتے تو آپ ایسے ایام سے گزرتے جب آپ سے کوئی فائدہ

نہیں اٹھایا جا سکتا تھا، پس جب کوئی آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھتا، تو آپ فرماتے: مجھے نہیں معلوم، مجھے نہیں معلوم۔

(الجرح والتعدیل 85/1)

سفیان کا شدید خوفِ نار

امام ذہبی فرماتے ہیں: "قلت: قد کان لحق سفیان خوف مزعج إلى الغاية" سفیان کو بہت ہی شدید اور پریشان کن حد تک خوفِ آخرت لاحق تھا۔

(سیر اعلام النبلاء 649/6)

سفیان کا خوفِ نار

امام عبد الرحمن بن مهدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ما عاشرت في الناس رجلا أرق من سفيان الثوري، وكنت أرمقه في الليلة بعد الليلة ينهض مذعورا ينادي، النار النار، شغلني ذكر النار عن النوم والشهوات" سفیان ثوری سے زیادہ رقیق القلب آدمی سے میرا سابقہ نہیں پڑا، یکے بعد دیگرے کئی رات اُن کو دیکھتا رہا، وہ رات کے پہلے حصہ میں سوجاتے تھے؛ پھر یکایک گھبرا کر دوزخ، دوزخ چیختے ہوئے اُٹھ جاتے، فرماتے کہ دوزخ کی یاد نے مجھے نیند اور خواہشِ نفس سے دور کردیا ہے۔

(تاریخ بغداد 157/9)

سفیان سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا کوئی نہیں

امام ابو اسامہ فرماتے ہیں: "ما رأيت أحدا أخوف لله من سفيان" میں نے سفیان سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(حلیۃ الاولیاء 392/6)

سفیان اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر

آپ کی زبان کبھی امر اور نہی سے نہیں تھکتی تھی

شجاع بن ولید فرماتے ہیں: "كنت أحج مع سفيان الثوري فما يكاد لسانه يفتر عن الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر ذاهبا وراجعا" میں نے سفیان ثوری کے ساتھ حج کیا اور آپ کی زبان جاتے اور آتے ہوئے کبھی بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے نہیں تھکتی تھے۔

(حلیۃ الاولیاء 13/7)

آپ اللہ کے امور میں کسی سے نہیں ڈرتے تھے

یحیی بن ابی غنیہ فرماتے ہیں: "ما رأيت أصفق وجها – أي أقل حياء في الأمر والنهي – في الله عزوجل من سفيان الثوري" میں نے اللہ کے امر اور نہی کے معاملے میں سفیان ثوری سے زیادہ جرأت مند اور نڈر کوئی نہیں دیکھا۔

(الجرح والتعدیل 108/1)

جب بھی آپ منکر دیکھتے تو فوراً ٹوکتے

یحیی بن یمان فرماتے ہیں میں نے سفیان کو کہتے سنا: "إني لأري المنكر فلا أتكلم فأبول دما" اگر میں کوئی منکر دیکھوں اور اس پر نہ ٹوکوں تو میرا خون پیشاپ ہونے لگتا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء 259/7)

سلطان کو صرف وہی نصیحت کرے جو خود جاننے والا ہو

سفیان ثوری فرماتے ہیں: **"لا يأمر السلطان بالمعروف إلا رجل عالم بما يأمر، عالم بما ينهى، رفيق فيما يأمر رفيق فيما ينهى، عدل فيما يأمر عدل فيما ينهى"** سلطان کو کوئی بھلائی کی نصیحت نا کرے سوائے اس کے جو اس بات کو اچھی طرح جانتا سمجھتا ہو جس کی وہ نصیحت کر رہا ہے اور جس سے وہ روک رہا ہے۔ وہ بھلائی کی نصیحت کرے تو نرمی اختیار کرے اور برائی سے روکے تو نرمی اختیار کرے، جس بات کی وہ ترغیب کرے اس میں انصاف سے کام لے، اور جس بات سے روکے اس میں انصاف سے کام لے"۔

(حلیۃ الاولیاء 379/6)

کبار علماء کا سفیان کی تعریف کرنا

آپ حفاظ فقہاء متقنین اور پرہیز گاروں میں سے تھے

امام ابن حبان البستی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "كان رحمة الله عليه من الحفاظ المتقنين والفقهاء في الدين ممن لزم الحديث والفقه وواظب على الورع والعبادة ولم يبال بما فاته من حطام هذه الفانية الزائلة مع سلامة دينه له حتى صار علما يرجع إليه في الامصار وملجئا يقتدى به في الاقطار"آپ رحمۃ اللہ علیہ ان حفاظ متقنین اور دین کے فقہاء میں سے تھے جنہوں نے حدیث اور فقہ کو لازم پکڑا، اور پرہیز گاری اور عبادت گزاری پر ثابت قدم رہے، اور آپ نے اس فانی دنیا کی تباہ کن چیزوں کی کوئی پراہ نہ کی، اور اپنے دین کو سلامت رکھا، حتی کہ آپ ایک ایسی عظیم شخصیت بن گئے جن کی طرف تمام ملکوں سے لوگ رجوع کرنے لگے اور مختلف ممالک کے لوگ آپ کی اقتداء کرنے لگے۔

(مشاہیر علماء الامصار 268/1)

سب سے بڑا عالم

امام اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن مھدی رحمہ اللہ کو سفیان، شعبہ، مالک، اور ابن المبارک کا ذکر کرتے سنا، تو آپ نے فرمایا: "أعلمهم بالعلم سفيان" ان میں سب سے بڑے عالم سفیان ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء 239/7)

محدث اور فقیہ

امام ابن المبارک فرماتے ہیں: "**كنت إذا شئت رأيت سفيان مصلياً، وإذا شئت رأيته محدثاً، وإن شئت رأيته في غامض الفقه. ومجلس آخر شهدته ما صلي فيه على النبي صلي الله عليه وسلم – يعني مجلس النعمان**" میں جب چاہتا تو سفیان کو نماز پڑھتا دیکھتا، اور جب چاہتا انہیں حدیث بیان کرتا دیکھا، اور جب چاہتا انہیں فقہ میں کھویا دیکھتا۔ اس کے برعکس ایک دوسری مجلس جو میں نے دیکھی اس میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھی نہ پڑھا جاتا تھا—یعنی ابو حنیفہ کی مجلس۔

(تاریخ البخاری 92/4)

تنبیہ: ایسا بعید ہے کہ امام ابو حنیفہ کی مجلس نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام سے خالی ہو۔ امام ابن المبارک کی غرض یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ علت و قیاس و استحسان وغیرہ پر زیادہ بحث کیا کرتے تھے اور حدیثیں ان کے پاس بہت کم تھیں اسی لئے جب حدیث ہی نہیں ہو گی تو نبی کا ذکر کم ہو گا، نبی کا ذکر کم ہو گا تو "عن النبی" پر "صلی اللہ علیہ وسلم" نہیں ہو گا۔ اسی لئے امام ابن المبارک نے کہا کہ ان کی مجلس میں نبی پر درود نہیں پڑھا جاتا، یعنی ان کے پاس نبی کی احادیث کم اور قیاس و رائے کی بحثیں زیادہ تھیں۔

امام اوزاعی کا ثوری کو چننا

امام اوزاعی فرماتے ہیں: "**لو قيل لي: اختر رجلا يقوم بكتاب الله وسنة نبيه ﷺ لاخترت لهما الثوري**" اگر مجھ سے کہا جائے کہ لوگوں کے لئے ایک ایسے شخص کا

انتخاب کرو جو اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت کو قائم کرے، تو میں ان کے لئے ثوری کو منتخب کرتا۔

(حلیۃ الاولیاء 358/6)

امام الحفاظ، سید العلماء العاملین

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "هُوَ شَيْخُ الإِسْلاَمِ، إِمَامُ الحُفَّاظِ، سَيِّدُ العُلَمَاءِ العَامِلِيْنَ فِي زَمَانِهِ، أَبُو عَبْدِ اللهِ الثَّوْرِيُّ، الكُوْفِيُّ، المُجْتَهِدُ" ابو عبد اللہ ثوری شیخ الاسلام، امام الحفاظ، اور اپنے زمانے کے سید العلماء العاملین اور مجتہد تھے۔

(سیر اعلام النبلاء 230/7)

امام عباس بن محمد الدوری فرماتے ہیں: "رأيت يحيي بن معين لا يقدم على سفيان في زمانه أحداً في الفقه والحديث والزهد، وكل شيء" امام یحیی بن معین اپنے زمانے میں کسی کو بھی فقہ، حدیث، زہد اور کسی چیز میں بھی سفیان پر فوقیت نہیں دیتے تھے۔

(تاریخ بغداد 169/9)

امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لا نختار على سفيان أحداً" ہم سفیان کے اوپر کسی کو نہیں چنتے۔

(العلل لعبد اللہ بن احمد: 6057)

سیدالمسلمین

امام ابواسامہ فرماتے ہیں: "كان زائدة يري الثوري سيد المسلمين" امام زائدہ بن قدامہ رحمہ اللہ امام ثوری کو سیدالمسلمین سمجھتے تھے۔

(الجرح والتعدیل 118/1)

سفیان لوگوں پر اللہ کی حجت ہیں

شعیب بن حرب امام سفیان کے بارے میں فرماتے ہیں: "حجة من الله علي خلقه" سفیان لوگوں پر اللہ کی حجت ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء 239/7)

سفیان اشبہ بالتابعین

امام ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ما رأيت أشبه بالتابعين من سفيان – أي بعبادته زهده وورعه" سفیان اپنی عبادت، زہد، اور ورع میں تابعین کے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔

(تہذیب التہذیب 114/4)

عبدالرحمن بن الحکم فرماتے ہیں: "ما سمعت بعد التابعين بمثل سفيان" تابعین کے بعد میں نے سفیان جیسے شخص کے بارے میں نہیں سنا۔

(الجرح والتعدیل 57/1)

آپ کے ملک اور زمانے میں آپ جیسا کوئی نہیں

امام ابو اسامہ فرماتے ہیں: "من أخبرك أنه نظر بعينه إلى مثل سفيان، فلا تصدقه" کوئی تمہیں یہ کہے کہ اس نے اپنی آنکھوں سے سفیان کے مثل کوئی شخص دیکھا ہے تو اس کی بات کی تصدیق مت کرو۔

(حلیۃ الاولیاء 359/6)

امام ابن ابی ذئب فرماتے ہیں: "ما رأيت بالعراق أحداً يشبه ثوريكم" میں نے عراق میں تمہارے ثوری جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

(تذکرۃ الحفاظ 204/1)

امام ابن المبارک فرماتے ہیں: "اطلب لسفيان قرنا ولن تجده" سفیان جیسا کوئی ڈھونڈ کے لاؤ، تمہیں ایسا کوئی نہیں ملے گا۔

(تاریخ بغداد 156/9)

امام ایوب السختیانی (جو سفیان کے شیوخ میں سے تھے) فرماتے ہیں: "ما قدم علينا من الكوفة أفضل من سفيان الثوري" سفیان ثوری سے افضل کوفہ سے ہمارے ہاں کسی شخص نے قدم نہیں رکھا۔

(حلیۃ الاولیاء 360/6)

امام الفزاری رحمہ اللہ نے ایک دفعہ امام ابن المبارک سے پوچھا: "يا أبا عبد الرحمن، رأيت قط مثل سفيان الثوري؟" اے ابو عبد الرحمن کیا سفیان ثوری جیسا کوئی شخص آپ نے کبھی دیکھا ہے؟ فرمایا: "لا" نہیں۔ پھر امام ابن المبارک سے الفزاری نے

پوچھا: "**فأنت يا أبا إسحاق رأيت مثله قط؟**" کیا آپ نے اے ابو اسحاق، ان جیسا کوئی کبھی دیکھا ہے؟ تو فرمایا: "**لا**" نہیں۔

(تاریخ بغداد 155/9)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**كان يحيي بن سعيد لا يعدل بسفيان الثوري أحداً**" یحیی بن سعید القطان سفیان ثوری کے مثل کسی کو نہیں سمجھتے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء 360/6)

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**جالست خمسين شيخاً من أهل المدينة، وذكر عبد الرحمن بن القاسم، وصفوان بن سليم، وزيد بن أسلم، فما رأيت فيهم مثل سفيان.**" میں مدینہ کے پچاس شیوخ کی مجلسوں میں بیٹھا ہوں —آپ نے عبد الرحمن بن القاسم، صفوان بن سلیم، اور زید بن اسلم کا ذکر کیا— مگر میں نے سفیان جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

(تاریخ بغداد 162/9)

امام ابن المبارک فرماتے ہیں: "**ما رأيت مثل سفيان كأنه خلق لهذا الشأن**" میں نے سفیان جیسا کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ اسی شان کے لئے بنے ہیں۔

(الجرح والتعدیل 56/1)

الحسن بن عیسی رحمہ اللہ نے فرمایا: "**كان ابن المبارك لا يساوي بسفيان أحداً**" امام ابن المبارک رحمہ اللہ کسی کو سفیان کی برابری کا نہیں سمجھتے تھے۔

(العلل لعبد اللہ بن احمد: 6073)

احمد بن عبد اللہ بن یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "كان يقال: الناس ثلاثة: ابن عباس في زمانه، والشعبي في زمانه، والثوري في زمانه" کہا جاتا ہے کہ (عظیم) لوگ تین ہیں: ابن عباس اپنے زمانے میں، شعبی اپنے زمانے میں، اور ثوری اپنے زمانے میں۔

(الجرح والتعدیل 119/1)

امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ما رأت عيناي مثل سفيان الثوري، ولا رأي سفيان مثله" میری آنکھوں نے سفیان ثوری جیسا کوئی نہیں دیکھا اور نہ ہی سفیان نے اپنے جیسا کوئی دیکھا ہے۔

(تاریخ بغداد 156/9)

اللہ نے سفیان کے ذریعے مسلمانوں پر احسان کیا

عبد الکریم بن المعافی بن عمران فرماتے ہیں میں نے اپنے والد معافی بن عمران رحمہ اللہ کو کہتے سنا: "لقد من الله علي أهل الإسلام بسفيان الثوري" بے شک اللہ نے سفیان کے ذریعے اہل اسلام پر بڑا احسان کیا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء 360/6)

سفیان زہد، حفظ اور فقہ کے سردار ہیں

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " قد كان سفيان رأسا في الزهد، والتأله، والخوف رأسا في الحفظ رأسا في معرفة الآثار رأسا في الفقه لا يخاف في الله لومة لائم، من أئمة الدين، واغتفر له غير مسألة اجتهد فيها، وفيه تشيع

يسير كان يثلث بعلي، وهو على مذهب بلده أيضا في النبيذ، ويقال: رجع عن كل ذلك.، وكان ينكر على الملوك، ولا يرى الخروج أصلا، وكان يدلس في روايته، وربما دلس عن الضعفاء، وكان سفيان بن عيينة مدلسا لكن ما عرف له تدليس عن ضعيف. "

سفیان زہد عبادت اور خوف الٰہی میں سردار تھے، سفیان حفظ میں سردار تھے، وہ آثار کی معرفت میں سردار تھے، اور وہ فقہ میں سردار تھے۔ وہ اللہ کے لئے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہیں کھاتے تھے، وہ ائمہ دین میں سے تھے، جن مسائل میں انہوں نے اجتہادی غلطی کی ان میں انہیں در گزر کیا گیا ہے، اور ان میں ہلکا سا تشیع[1] موجود تھا، وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو تیسرے نمبر پر رکھتے تھے، اور وہ نبیذ کے معاملے میں بھی اپنے علاقے کے لوگوں کے مذہب پر تھے۔ اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ان سب سے رجوع کر لیا تھا۔ وہ حکمرانوں پر تنقید کیا کرتے تھے لیکن اصلا خروج کے قائل نہیں تھے، وہ اپنی روایت میں تدلیس کیا کرتے تھے، اور بعض دفعہ ضعفاء سے بھی تدلیس کیا کرتے تھے، جبکہ سفیان بن عیینہ مدلس تھے لیکن ان سے کسی ضعیف راوی سے تدلیس کرنا معروف نہیں ہے۔

(سیر اعلام النبلاء للذہبی: 628/6)

---

① امام ذھبی رحمہ اللہ نے جو یہ کہا ہے کہ " آپ کے یہاں تھوڑا تشیع تھا "یعنی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ علی رضی اللہ عنہ کو عثمان رضی اللہ عنہ پر مقدم کرتے تھے، یہ بات ان سے ثابت اقوال کے خلاف ہے، جیسا کہ اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸ پر گذر چکا ہے۔ لہذا آپ کے بارے میں یہ کہنا کہ آپ کے یہاں" تشیع یسیر تھا "درست نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ آپ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کے حامل وداعی تھے۔

سفیان کے بعض حکمت بھرے اقوال

علم کی طلب صرف عمل کے لئے کی جاتی ہے

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا:" سئل سفيان الثوري: " طلب العلم أحب إليك يا أبا عبد الله أو العمل؟ فقال: «إنما يراد العلم للعمل , لا تدع طلب العلم للعمل , ولا تدع العمل لطلب العلم»"سفیان ثوری سے پوچھا گیا: آپ کے نزدیک علم کی طلب زیادہ محبوب ہے یا عمل؟ توانہوں نے فرمایا: علم کا حصول عمل کے لئے ہی کیا جاتا ہے، طلب علم کو عمل کے لئے نہیں چھوڑا جاتا، اور نا ہی طلب علم کے لئے عمل کو چھوڑا جاتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء: 12/7)

امام سفیان فرماتے ہیں:" إنما يطلب العلم ليتقى الله به فمن ثم فضل، فلولا ذلك لكان كسائر الأشياء" علم صرف اس لئے حاصل کیا جاتا ہے کہ اس کے ذریعے اللہ کا تقوی اختیار کیا جائے اور اسی وجہ سے اس کی فضیلت ہے، ورنہ یہ باقی ساری چیزوں کی طرح ہے۔

(حلیۃ الاولیاء: 362/6)

علم کا سب سے پہلا درجہ خاموشی ہے

امام سفیان ثوری فرماتے ہیں: " كان يقال أول العلم الصمت، والثاني الاستماع له وحفظه، والثالث العمل به، والرابع نشره وتعليمه" علم کا سب

سے پہلا درجہ خاموشی ہے، دوسرا درجہ سماعت اور حفظ ہے، تیسرا درجہ اس پر عمل ہے، اور چوتھا درجہ اس کی نشر اور تعلیم ہے۔

(حلیۃ الاولیاء: 362/6)

علم کی طلب نیت کے ساتھ

امام سفیان نے فرمایا: "ما نعلم شيئا أفضل من طلب العلم بنية – أي بنية التقرب به من الله تعالى –." نیت کے ساتھ علم طلب کرنے سے زیادہ ہم کسی چیز کو افضل نہیں جانتے ـــ یعنی اللہ سے تقرب کی نیت۔

(سیر اعلام النبلاء: 244/7)

انسان کو علم کی ضرورت روٹی اور گوشت سے بھی زیادہ ہے

امام سفیان نے فرمایا: " «الرجل إلى العلم أحوج منه إلى الخبز واللحم» "انسان کو علم کی ضروت روٹی اور گوشت سے بھی زیادہ ہے۔

(حلیۃ الاولیاء: 65/7)

کیونکہ کھانا جسم کی غذاء ہے، جبکہ علم روح کی غذاء ہے۔

جو شخص جلدی پیشوا بننے کی کوشش کرے گا وہ بہت علم سے محروم رہ جائے گا

امام سفیان نے فرمایا: «من ترأس سريعا، أضر بكثير من العلم، ومن لم يترأس، طلب وطلب حتى يبلغ» جو شخص جلدی پیشوا بننے کی کوشش کرے گا وہ بہت علم

سے محروم رہ جائے گا اور جو شخص جلدی بڑا بننے کی کوشش نہیں کرے گا وہ علم حاصل کرتا رہے گا اور اس وقت تک حاصل کرتا رہے گا جب تک علم میں کمال کی حد تک نہیں پہنچ جاتا۔

(سنن الدارمی:573)

جاہل عابد اور فاجر عالم کا فتنہ

امام سفیان نے فرمایا: " **وكان يقال: اتقوا فتنة العابد الجاهل وفتنة العالم الفاجر فإن فتنتهما فتنة لكل مفتون.** "کہا جاتا تھا کہ جاہل عبادت گزار اور فاجر عالم کے فتنے سے بچو، کیونکہ ان کا فتنہ ہر کمزور شخص کے لئے (شدید) فتنہ ہے۔

(الجرح والتعدیل:88/1)

کوئی چیز علم سے افضل نہیں

امام سفیان نے فرمایا: " **ليس عمل بعد الفرائض أفضل من طلب العلم** " فرائض کے بعد کوئی عمل طلب علم سے افضل نہیں ہے۔

(حلیۃ الاولیاء:363/6)

اور سفیان نے فرمایا: " **لا يستقيم قول إلا بعمل , ولا يستقيم قول وعمل إلا بنية , ولا يستقيم قول وعمل ونية إلا بموافقة السنة** " قول بنا عمل کے درست نہیں، اور قول و عمل بنا نیت کے درست نہیں، اور قول، عمل اور نیت بنا موافقتِ سنت کے درست نہیں۔

(حلیۃ الاولیاء:32/7)

کیا چیز شر ہے؟

سفیان سے فرمایا: کہا گیا کیا چیز شر ہے؟ فرمایا: " اللهم غفرا العلماء إذا فسدوا" اللہ معاف کرے، (شر) علماء ہیں، جب وہ بگڑ جائیں۔

(حلیۃ الاولیاء: 5/7)

سب سے قبیح رغبت

سفیان ثوری نے فرمایا: " إن أقبح الرغبة أن تطلب الدنيا بعمل الآخرة" سب سے قبیح رغبت آخرت کے عمل سے دنیا کو طلب کرنا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء: 54/7)

جب علماء بگڑ جائیں

امام سفیان نے فرمایا: " الأعمال السيئة داء والعلماء دواء، فإذا فسد العلماء فمن يشفي الداء" بُرے اعمال بیماری ہیں اور علماء دواء ہیں، تو جب علماء ہی بگڑ جائیں تو کون بیماری کا علاج کرے گا؟

(حلیۃ الاولیاء: 361/6)

اور سفیان نے فرمایا: " يأتي على الناس زمان تموت فيه القلوب , وتحيى الأبدان" لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب دل مر جائیں گے اور جسم زندہ رہیں گے۔

(حلیۃ الاولیاء: 82/7)

ظالم کے لئے دعاء

سفیان نے فرمایا: " **من دعا لظالم بالبقاء فقد أحب أن يعصى الله**" جس نے ظالم کی بقاء کے لئے دعاء کی، پس وہ چاہتا ہے کہ اللہ کی نافرمانی کی جائے۔

(حلیۃ الاولیاء: 240/8)

اور سفیان نے فرمایا: " **من أخذ من ظالم كراعا أو مالا أو سلاحا فغزا به في سبيل الله لعن بكل قدم يرفعها ويضعها حتى يرجع** "جس نے ظالم سے کھانا یا مال یا ہتھیار لیا، تو اس نے اللہ کی راہ کے خلاف جنگ کی، اپنے ہر قدم کے اٹھنے اور رکھنے پر اس پر لعنت کی جاتی ہے حتی کہ وہ واپس آجائے۔

(حلیۃ الاولیاء: 13/7)

شہرت سے بچو

عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری نے مجھ سے فرمایا: "**إياك والشهرة، فما أتيت أحدا إلا وقد نهى عن الشهرة**" شہرت سے بچو، میں نے جس کسی کو بھی پایا ہے وہ شہرت سے منع کرتا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء: 260/7)

اور سفیان نے فرمایا: " **السلامة في أن لا تحب أن تعرف**" سلامتی اس میں ہے کہ تم معروف ہونے کو ناپسندیدہ جانو۔

(سیر اعلام النبلاء: 258/7)

قیادت میں زہد کی کمی

امام سفیان نے فرمایا:" **ما رأيت الزهد في شيء أقل منه في الرئاسة، ترى الرجل يزهد في المطعم والمشرب والمال والثياب، فإن نوزع الرئاسة حامى عليها، وعادى**" میں نے کسی چیز میں سب سے زیادہ زہد کی کمی نہیں دیکھی سوائے قیادت میں۔ تم دیکھو گے کہ کوئی شخص کھانے، پینے، مال اور کپڑوں سے پرہیز کر لے گا لیکن اگر اس کی قیادت پر تنازع کیا جائے تو اس کا شدت سے دفاع کرتا ہے اور اس کے لئے دشمنی مول لیتا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء: 262/7، حلیۃ الاولیاء: 39/7)

صحبت کا اثر

سفیان نے فرمایا: " **ليس شيء أبلغ في فساد رجل وصلاحه من صاحب**" کسی شخص کی گمراہی اور اس کی استقامت کا سبب اس کے ساتھی/دوست سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا"۔

(الابانۃ الکبری لابن بطہ: 504)

ایسا نوجوان جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے

ابو عاصم فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری کی مجلس میں اہل علم میں سے ایک نوجوان شخص حاضر ہوا، جو اپنے آپ کو آگے کرتا اور کلام کرتا، اور اپنے علم سے اپنے سے بڑوں پر تکبر جھاڑتا، تو سفیان غصے میں آگئے اور فرمایا: " **لم يكن السلف هكذا كان أحدهم لا**

یدعي الإمامة، ولا یجلس في الصدر حتی یطلب ھذا العلم ثلاثین سنة، وأنت تتکبر علی من ھو أسن منك، قم عني ولا أراك تدنو من مجلسي" سلف اس طرح نہیں تھے، ان میں سے کوئی امامت کا دعوی نہ کرتا اور نہ مجلس کے آگے بیٹھتا جب تک وہ اس علم کو تیس برس تک حاصل نہ کرلے، اور تم ان لوگوں پر تکبر کر رہے ہو جو تم سے بڑے ہیں، یہاں سے اٹھ جاؤ اور میں تمہیں اپنی مجلس کے آس پاس بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔

(المدخل الی السنن الکبری للبیہقی:679)

اگر مویشیوں کو موت کی سمجھ ہوتی

امام ثوری فرماتے ہیں:" لو أن البھائم تعقِلُ مِن الموت ما تعقِلون، ما أکلتم منھا سمینًا" اگر مویشیوں کو موت کی ویسی سمجھ ہوتی جیسی تم انسانوں کو ہے، تو تم ان کا گوشت کبھی نہ کھاتے۔

(حلیۃ الاولیاء:392/6)

زاہد کے دل میں حکمت کا بھر جانا

امام سفیان نے فرمایا:" إذا زھد العبد في الدنیا، أنبَت اللہ الحکمة في قلبه، وأطلق بھا لسانه، وبصَّره عیوبَ الدنیا وداءَھا ودواءَھا" جب بندہ دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے تو اللہ اس کے دل میں حکمت ڈال دیتا ہے اور اسے اس کی زبان پر جاری کر دیتا ہے، اور دنیا کے عیوب، اس کی بیماریوں اور دواء سے پردہ اٹھا دیتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء:389/6)

جو اپنے آپ کو جانتا ہے وہ دوسروں کے کلام کی پرواہ نہیں کرتا

امام سفیان نے فرمایا: "إذا عرَفت نفسك، فلا يضرُّك ما قيل فيك" اگر تمہیں اپنے نفس کا بخوبی علم ہے تو لوگوں کا تمہارے بارے میں کلام کرنا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(حلیۃالاولیاء:390/6)

نماز کا ثواب اتنا ہی ملے گا جتنا بندہ اسے سمجھ سکا

امام سفیان نے فرمایا: " يُكتَب للرجل من صلاته ما عقَل منها "ایک شخص کی نماز کے ثواب میں سے اتنا ہی لکھا جاتا ہے جتنا وہ اسے سمجھ پایا(یعنی جو اس نے پڑھا ہے)۔

(حلیۃالاولیاء:61/7)

جائز فقہی اختلاف کا احترام کرنا

امام سفیان نے فرمایا: " إذا رأيت الرجل يعمل العمل الذي قد اختلف فيه وأنت ترى غيره فلا تنهه "جب تم کسی شخص کو ایسا عمل کرتے دیکھو جس میں علماء کا اختلاف پایا جاتا ہے، اور تم اس شخص کے مخالف رائے کے قائل ہو، تو اسے منع نہ کرو۔

(حلیۃالاولیاء:368/6)

سفیان ثوری کا کوفہ سے خروج

میں نے اپنے پیچھے کوئی بااعتماد انسان نہیں چھوڑا

معدان فرماتے ہیں: میں کوفہ سے مکہ تک سفیان کا ہمسفر رہا، کوفہ سے گزرنے کے بعد سفیان نے فرمایا:" ما خلفت خلف ظهري من أثق به , ولا أقدم على من أثق به في الدين" میں نے اپنے پیچھے کوئی بااعتماد شخص نہیں چھوڑا، اور نا ہی میں کسی ایسے شخص کی طرف جارہاہوں جس پر میں دین کے معاملے میں اعتماد کر سکوں۔

(حلیۃ الاولیاء:75/7)

امام ابونعیم نے فرمایا:"خرج سفيان من الكوفة سنة خمسين ومئة، ولم يرجع إليها"سفیان (اپنے ملک) کوفہ سے سن 150ھ میں نکلے اور کبھی واپس لوٹ کر نہیں آئے۔

(تہذیب التہذیب:114/4)

تاریخ ابی زرعہ میں ہے:"خرج سفيان من الكوفة سنة خمس وخمسين ومئة" سفیان کوفہ سے 155ھ میں نکلے۔

(تاریخ ابی زرعہ:298/1)

قضاء کے منصب کے لئے سفیان کا طلب کئے جانا

عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ سے مروی ہے:" جر أمير المؤمنين سفيان إلى القضاء , فتحامق عليه ليخلص نفسه منه , فلما علم أنه يتحامق عليه

أرسله , وهرب من السلطان , وجعل كينونته في بيت عبد الرحمن , ويحيى بن سعيد بضعة عشر سنة" امیر المؤمنین نے سفیان کو زبردستی قاضی بنانے کی کوشش کی، تو سفیان اس سے بچاؤ کے لئے بہ تکلف بے وقوف بن گئے، تو جب وہ جان گیا کہ وہ بے وقوف بن رہے ہیں، ان کو بھیج دیا۔ اور سفیان نے سلطان سے روپوشی اختیار کرلی، اور دس بارہ سال تک یحیی بن سعید (القطان) اور عبد الرحمن کے گھر میں روپوش رہے۔

(حلیۃ الاولیاء: 52/7)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " دخل سفيان الثوري على أمير المؤمنين , فجعل يتجانن عليهم , ويمسح البساط , ويقول: " ما أحسنه ما أحسنه بكم أخذتم هذا؟ " , ثم قال: " البول البول " , حتى أخرج " , يعني: أنه احتال ليتباعد منهم , ويسلم من أمرهم "سفیان ثوری امیر المؤمنین کے ہاں داخل ہوئے تو اس کے سامنے اپنے آپ کو پاگل ظاہر کر رہے تھے اور چٹائی کو چھو رہے تھے اور کہہ رہے تھے: یہ کتنی خوبصورت ہے، یہ کتنی خوبصورت ہے، تم نے یہ کتنے میں لی ہے؟ پھر کہنے لگے پیشاپ پیشاپ۔ یہاں تک کہ وہاں سے نکالے گئے۔ تاکہ ان کے معاملے سے دور رہیں اور محفوظ رہیں۔

(السنن الکبری للبیہقی: 20238، والجرح والتعدیل: 1/106-107)

سفیان سے روایت کرنے والے رواۃ

سفیان سے رواۃ کی ایک بڑی تعداد نے روایت کی ہے۔ابن الجوزی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ان کی تعداد بیس ہزار سے بھی زیادہ ہے اور یہ بات بعید ہے جیسا کہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا:

" **وهذا مدفوع ممنوع، فإن بلغوا ألفا، فبالجهد، وما علمت أحدا من الحفاظ روى عنه عدد أكثر من مالك، وبلغوا بالمجاهيل وبالكذابين ألفا وأربع مائة**" یہ بات بہت بعید اور ناممکن ہے۔اگر ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد ایک ہزار تک بھی پہنچ جائے تو بڑی بات ہے۔حفاظ میں سے میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس سے روایت کرنے والوں کی تعداد امام مالک سے زیادہ ہو،اور امام مالک سے روایت کرنے والوں کی تعداد مجاہیل اور کذابین کو ملا کر بھی تقریبا1400 تک پہنچتی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء:234/7)

ان سے روایت کرنے والوں میں درج ذیل شامل ہیں:

ان کے قدیم مشائخ میں سے جنہوں نے ان سے روایت لی ان میں درج ذیل شامل ہیں:

الأعمش، وأبان بن تغلب، وابن عجلان، وخصيف، وابن جريج، وجعفر الصادق، وجعفر بن برقان، وأبو حنيفة، والأوزاعي، ومعاوية بن صالح، وابن أبي ذئب، ومسعر، وشعبة، ومعمر

اور یہ سب ان سے پہلے فوت ہوئے۔

اس کے علاوہ:

إبراهيم بن سعد، وأبو إسحاق الفزاري، وأحمد بن يونس اليربوعي، وأحوص بن جواب، وأسباط بن مُحَمَّد، وإسحاق الأزرق، وابن علية، وأمية بن خالد.

وبشر بن السري، وبشر بن منصور، وبكر بن الشرود، وبكير بن شهاب.

وثابت بن مُحَمَّد العابد، وثعلبة بن سهيل.

وجرير بن عبد الحميد، وجعفر بن عون.

والحارث بن منصور الواسطي، والحسن بن مُحَمَّد بن عثمان، والحسين بن حفص، وحصين بن نمير، وحفص بن غياث، وأبو أسامة، وحماد بن دليل، وحماد بن عيسى الجهني، وحميد بن حماد.

وخالد بن الحارث، وخالد بن عمرو القرشي، وخلف بن تميم، وخلاد بن يحيى.

ودبيس الملائي.

وروح بن عبادة.

وزهير بن معاوية، وزيد بن أبي الزرقاء، وزيد بن الحباب.

وسفيان بن عقبة، وسفيان بن عيينة، وأبو داود الطيالسي، وسهل بن هاشم البيروتي، وأبو الأحوص سلام.

وشعيب بن إسحاق، وشعيب بن حرب، وأبو عاصم.

وضمرة، وعباد السماك، وعبثر بن القاسم.

وعبد الله الخريبي، وعبد الله بن رجاء المكي لا الغداني، وعبد الله بن المبارك، وعبد الله بن وهب، وعبد الله بن نمير، وعبد الله بن الوليد العدني.

وعبد الرحمن بن مهدي، وعبد الرحيم بن سليمان، وعبد الرزاق، وعبد الملك بن الذماري.

وعبدة بن سليمان، وعبيد الله الأشجعي، وعبيد الله بن عمرو الرقي، وعبيد الله بن موسى، وعبيد بن سعيد الأموي – أخ ليحيى –.

وعلي بن أبي بكر الإسفذني، وعلي بن الجعد – خاتمة أصحابه الأثبات – وعلي بن حفص المدائني، وعلي بن قادم.

وعمرو بن مُحَمَّد العنقزي، وعيسى بن يونس.

وأبو الهذيل غسان بن عمر العجلي، وأبو نعيم.

والفضل السيناني، وفضيل بن عياض.

والقاسم بن الحكم، والقاسم بن يزيد الجرمي، وقبيصة.

ومالك، ومبارك بن سعيد أخوه.

ومُحَمَّد بن بشر، ومُحَمَّد بن الحسن الأسدي، ومُحَمَّد بن عبد الوهاب القناد، ومُحَمَّد بن كثير العبدي.

ومصعب بن ماهان، ومصعب بن المقدام، وأبو همام مُحَمَّد بن محبب، ومُحَمَّد بن يوسف الفريابي، ومخلد بن يزيد.

ومعاذ بن معاذ، ومعاوية بن هشام، ومعلى بن عبد الرحمن الواسطي.

ومهران بن أبي عمر، وأبو حذيفة موسى بن مسعود، ومؤمل بن إسماعيل.

ونائل بن نجيح، والنعمان بن عبد السلام.

وهارون بن المغيرة.

ووكيع بن الجراح، والوليد بن مسلم.

ويحيى بن آدم، ويحيى القطان، ويحيى بن سليم الطائفي، ويحيى بن عبد الملك بن أبي غنية، ويحيى بن يمان، ويزيد بن أبي حكيم، ويزيد بن زريع، ويزيد بن هارون، ويعلى بن عبيد، ويوسف بن أسباط، ويونس بن أبي يعفور.

وأبو أحمد الزبيري، وأبو بكر الحنفي، وأبو داود الحفري، وأبو سفيان المعمري، وأبو عامر العقدي،

اوران کے علاوہ کئی لوگ۔

(سیر اعلام النبلاء: 7/234-236)

آپ سے روایت کرنے والے سب سے بہترین لوگ

امام الجرح والتعدیل، یحیی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" ليس أحد في حديث الثوري يشبه هؤلاء: ابن المبارك، ويحيى بن سعيد، ووكيع، وعبد الرحمن [وأبو نعيم].

ثم قال: والأشجعي: ثقة، مأمون.

قال: وبعد هؤلاء في سفيان: يحيى بن آدم، وعبيد الله بن موسى، وأبو أحمد الزبيري، وأبو حذيفة، وقبيصة، ومعاوية بن هشام، والفريابي. "

"ثوری کی حدیث میں کوئی ان جیسا نہیں (یعنی توثیق، حفظ، فہم اور فقہ میں): ابن المبارک، یحیی بن سعید القطان، وکیع، عبد الرحمن بن مہدی اور ابو نعیم (ابو نعیم کا ذکر المعرفہ والتاریخ کی روایت میں ہے)۔" پھر فرمایا: "اورا شجعی ثقہ مامون ہیں۔"

اور کہا: "ان سب کے بعد سفیان کی روایت میں ان سے نچلے درجے پر: یحیی بن آدم، عبید اللہ بن موسی، ابواحمد الزبیری، ابو حذیفہ، قبیصہ، معاویہ بن ہشام، اور فریابی ہیں۔"

(سیر اعلام النبلاء: 249/7، المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 717/1)

اور ایک دوسری روایت میں مؤمل بن اسماعیل اور عبد الرزاق بن ہمام کو بھی دوسرے درجے کے رواۃ میں شامل کیا ہے۔

(دیکھیں تاریخ بغداد للخطیب: 329/56)

امام علی بن المدینی رحمہ اللہ نے فرمایا:

" أصحاب سفيان الثوري يحيى وعبد الرحمن ووكيع وأبو نعيم والأشجعي وعبد الله بن المبارك "

"سفیان ثوری کے (بہترین) اصحاب: یحیی القطان، عبد الرحمن (بن مہدی)، وکیع، ابو نعیم، اشجعی، اور عبد اللہ بن مبارک ہیں"

(المعرفہ والتاریخ: 716/1)

سفیان کا اپنے سے روایت کرنے والوں میں برابری کرنا

مت البلخی نے کہا: **" أهديت لسفيان الثوري ثوبا فرده علي , قلت له: يا أبا عبد الله , لست أنا ممن يسمع الحديث حتى ترده علي قال: «علمت**

أنك ليس ممن يسمع الحديث , ولكن أخوك يسمع مني الحديث , فأخاف أن يلين قلبي لأخيك أكثر مما يلين لغيره» "

میں نے سفیان ثوری کو ایک لباس تحفے میں دیا تو انہوں نے اسے مجھے واپس لوٹا دیا۔ میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ، میں ان میں سے نہیں جو (آپ) سے حدیث سنتے ہیں کہ جس کی وجہ سے آپ یہ تحفہ مجھے لوٹا دیں۔ تو انہوں نے فرمایا: "مجھے معلوم ہے کہ تم ان (طلباء) میں سے نہیں جو (مجھ) سے حدیث سنتے ہیں، لیکن تمہارا بھائی مجھ سے حدیث کا سماع کرتا ہے، تو مجھے خوف ہے کہ کہیں میرے دل میں تمہارے بھائی کے لئے باقی طلباء کی نسبت زیادہ نرمی نا آجائے۔"

(حلیۃ الاولیاء: 3/7)

سفیان ثوری کی تصنیفات

سفیان کے دور میں تصنیفات بہت کم تھیں، اور امام سفیان اس وقت کے کبار مصنفین میں سے تھے یا ابوابِ فقہ پر مشتمل احادیث کے اولین مصنفین میں سے تھے۔

سفیان ثوری نے حدیث اور دیگر علوم پر کئی تصنیفات لکھی ہیں جن میں سے بعض کا ذکر درج ذیل ہے:

1- کتاب الجامع الکبیر (حدیث کی کتاب)

2- کتاب الجامع الصغیر

3- کتاب الفرائض

4- کتاب رسالۃ الی عباد بن عباد الارسوقی (دیکھیں: الفہرست لابن الندیم)

5- کتاب التفسیر، جسے ان سے ابو حذیفہ موسی بن مسعود النہدی نے روایت کیا ہے (دیکھیں: طبقات المفسرین: 186/1)۔

سفیان کی کتب کا دھویا جانا

نوفل بن مطہر فرماتے ہیں: " أوصى سفيان إلى عمار ابن سيف في كتبه فقال: ما كان بحبر فاغسله وزاد فيه وما كان بأنقاس فامحه قال فسخنا الماء واستعان بنا قال فاخرج كتبا كثيرة قال فجعلنا نمحوها ونغسلها"

سفیان نے عمار بن سیف کو اپنی کتب کے بارے میں وصیت کی اور کہا: جو کچھ بھی سیاہی سے لکھا ہوا ہے اسے دھو دیا جائے، اور راوی نے مزید کہا: اور جو کچھ بھی نقس (ایک قسم کی سیاہی) سے لکھا گیا ہے اسے مٹا دو۔ راوی کہتے ہیں: پس ہم نے پانی گرم کیا اور سفیان نے ہمارے ساتھ مدد کی۔ راوی کہتے ہیں: سفیان نے بہت سی کتب نکالیں، اور ہم انہیں مٹانے اور دھونے لگے۔

(الجرح والتعدیل:116/1)

سفیان ثوری کا خلفاء اور حکمرانوں سے تعلق

خلفاء اور امراء کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ اگر کبار علماء ان کے ساتھ بیٹھیں تو وہ اسے اپنے آپ کو اچھا دکھانے کے لئے استعمال کریں گے اور لوگوں کو یہ یقین دلوائیں کہ وہ انصاف والے لوگ ہیں جو لوگوں پر ظلم نہیں کرتے اور نا ہی ان کا مال بغیر حق کے لیتے ہیں، اور وہ اپنے تمام امور میں اللہ کی رضا پر قائم ہیں، ورنہ یہ علماء ان کے ساتھ نا بیٹھتے۔ اور علماء میں سے بعض اس سے دھوکہ کھا جاتے ہیں خاص طور پر جب خلفاء ان پر مال ولباس کی نچھاور کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بہترین کھانے کھاتے ہیں، یہ ان کے نزدیک ان کی عدالت واصلاح کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

لیکن سفیان ثوری اور ان جیسے علماء امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے قیام کے لئے کبھی خاموش نہیں رہتے تھے، اور اس کے لئے وہ کسی سلطان، عام انسان، اور امیر اور غریب کسی میں کوئی فرق نہیں کرتے تھے پھر چاہے اس کے لئے ان کی اپنی زندگی اجیرن ہو جائے۔ چنانچہ امر اور نہی کے لئے خلفاء وامراء کے ساتھ ان کا بلاخوف دوٹوک رویہ ان کے درمیان شدید عداوت کا سبب بن جاتا تھا۔

یحیی بن عبد الملک فرماتے ہیں: " ما رأيت رجلا قط اصفق وجها في ذات الله عزوجل من سفيان الثوري "میں نے کبھی کسی شخص کو اللہ عزوجل کی ذات کے معاملے میں سفیان ثوری سے زیادہ بے باک نہیں دیکھا۔

(الکامل لابن عدی: 167/1، والجرح والتعدیل: 108/1)

سفیان کا رویہ اپنے وقت کے حکمرانوں کے ساتھ بالکل صاف تھا اور وہ دو چیزوں پر منحصر تھا: ایک یہ کہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ مسلمان حکمران کے خلاف خروج کرنا جائز نہیں، اور دوسرا یہ کہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکمرانوں کی اصلاح کریں اور ان کے غلط کاموں اور ظالمانہ پالیسیوں پر ان کی مذمت کریں۔

سفیان نے ان حکمرانوں کے ظلم و تجاوزات پر خاموشی اختیار کرنے سے صاف انکار کیا اور ان کا ان حکمرانوں سے یہی مطالبہ تھا کہ وہ خلفاء راشدین کے قائم کئے گئے میعار پر پورا اتریں۔ ان کے وقت کے ایک خلیفہ جو اعلی میعار پر پورا اترے وہ تھے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ، اور سفیان ان کے بعد آنے والے خلفاء کو عمر بن عبد العزیز کے قائم کردہ عدل کے نظام کی یاددہانی کروایا کرتے تھے۔

چنانچہ سفیان ثوری نے فرمایا: " **قال عمر بن عبد العزيز لمولاه مزاحم إن الولاة جعلوا العيون على العوام وإني أجعلك عينا على نفسي فإن سمعت مني كلمة تربأ بي عنها أو فعلا لا تحبه فعظني عنده ونبهني عليه**" عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنے آزاد کردہ غلام مزاحم سے فرمایا: یقینا (مجھ سے پہلے) حکمران لوگوں پر نظر رکھنے کے لئے جاسوس تعینات کرتے تھے، اور میں تمہیں اپنے اوپر جاسوس تعینات کرتا ہوں، پس اگر تم مجھ سے کوئی ایسا کلمہ سنو جس سے تمہیں مجھ پر شک ہو، یا پھر تم مجھے کچھ ایسا کرتے دیکھو جو تم ناپسند جانو، تو مجھے نصیحت کرو اور اس پر مجھے متنبہ کرو۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر: 375/57)

سفیان کے دور کے دیگر حکمران بدعنوان نہیں تو کم از کم اس میعار کے نہیں تھے جیسا انہیں ہونا چاہیے تھا۔ اسی وجہ سے امام سفیان ان کے قریب جانا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ حالانکہ ان حکمرانوں نے بہت کوشش کی کہ سفیان کو خوش کر کے اپنے ساتھ ملا لیں۔ البتہ ان کے دور کے حکمران چاہے جتنے بھی غیر منصف اور ظالم تھے، سفیان رحمہ اللہ نے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ وہ جہنمی ہیں یا کافر ہیں، کیونکہ وہ جتنے بھی بُرے ہوں، لیکن کلمہ گو مسلمان تھے۔

چنانچہ ابو اسامہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سفیان سے کہا: " **أتشهد على الحجاج وأبي مسلم أنهما في النار؟** "کیا آپ اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ حجاج (بن یوسف) اور ابو مسلم (دو ظالم حکمران) جہنم میں ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: " **لا إذا أقرا بالتوحيد** " نہیں، جب تک وہ توحید کا اقرار کرتے ہیں (تب تک ایسا نہیں کہا جا سکتا)۔

(شرح اصول اعتقاد اہل السنہ: 2021)

اس کے ساتھ ساتھ امام سفیان کو یہ احساس تھا کہ یہ دانشور اور علم والوں کی ذمہ داری ہے کہ حکمرانوں کو نصیحت کریں اور ان کے غلط امور اور ظالم پالیسیوں پر ان کی تنقید کریں، لیکن وہ عام آدمی کو اس بات کا حق دار نہیں سمجھتے تھے، کیونکہ ایک عام شہری کے پاس وہ حکمت اور صبر نہیں ہوتا جس سے وہ حکمران کو نصیحت کرے۔

چنانچہ سفیان ثوری نے فرمایا: " **لا يأمر السلطان بالمعروف إلا رجل عالم بما يأمر عالم بما ينهى، رفيق فيما يأمر رفيق فيما ينهى، عدل فيما يأمر عدل فيما ينهى** " سلطان کو کوئی بھلائی کی نصیحت نا کرے سوائے اس کے جو اس بات کو

اچھی طرح جانتا سمجھتا ہو جس کی وہ نصیحت کر رہا ہے اور جس سے وہ روک رہا ہے۔ وہ بھلائی کی نصیحت کرے تو نرمی اختیار کرے اور برائی سے روکے تو نرمی اختیار کرے، جس بات کی وہ ترغیب کرے اس میں انصاف سے کام لے، اور جس بات سے روکے اس میں انصاف سے کام لے۔

(حلیۃ الاولیاء:379/6)

اور امام عبد الرحمن بن مہدی فرماتے ہیں: " **ما سمعت سفيان يسب أحدا من السلطان قط في شدته عليهم** "حکمرانوں پر سختی کے باوجود میں نے کبھی سفیان کو کسی سلطان کو گالی دیتے نہیں سنا۔

(الجرح والتعدیل:97/1)

سفیان کے دور کے حکمران سب ایک جیسے نہیں تھے۔ ان میں سے بعض بعض سے بہتر تھے، کچھ قدرے اچھے تھے، جبکہ دیگر قدرے برے۔ لیکن عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے علاوہ وہ سب کے سب خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سے بہت دور تھے۔ اسی لئے سفیان ان سے دور رہتے اور دوسروں کو بھی ان سے دور رہنے کا حکم دیتے تھے، بسبب اس خوف کے کہ ان کی موجودگی میں کوئی غلط کام کیا جائے گا اور وہ اسے ہونے سے روک نہیں پائیں گے۔ سفیان کے ایک ساتھی حکمرانوں اور گورنروں کے ساتھ ملنا چاہتے تھے تو امام سفیان نے انہیں اس سے منع کیا، تو اس نے کہا: " **يا أبا عبد الله , إن علي عيالا** "اے ابو عبد اللہ میرے گھر والوں کا انحصار مجھ پر ہے۔ تو سفیان نے فرمایا: "« **لأن تجعل في عنقك مخلاة فتسأل على الأبواب خير من أن**

تدخل في شيء من أمر هؤلاء» "تم اگر اپنی گردن میں کھانے کا تھیلا لٹکا کر گھر گھر جا کر سوال کرو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے ان لوگوں کے امر میں سے کسی چیز میں دخل دینے سے۔

(حلیۃالاولیاء:49/7)

سفیان اور خلیفہ ابو جعفر المنصور

ابن عبدربہ الاندلسی فرماتے ہیں:

" لقي أبو جعفر سفيان الثوري في الطواف ، وسفيان لا يعرفه، فضرب بيده على عاتقه وقال: أتعرفني؟ قال: لا، ولكنك قبضت عليّ قبضة جبّار، قال: عظني أبا عبد الله. قال: وما عملت فيم علمت فأعظك فيما جهلت؟ قال: فما يمنعك أن تأتينا؟ قال:

إن الله نهى عنكم فقال تعالى: وَلا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ فمسح أبو جعفر يده به ثم التفت إلى أصحابه فقال: ألقينا الحب إلى العلماء فلقطوا إلا ما كان من سفيان فإنه أعيانا فرارا. "

ابو جعفر کی ملاقات سفیان ثوری سے طواف کے دوران ہوئی، اور سفیان اسے نہیں پہنچانتے تھے، تو اس نے اپنے ہاتھ سے سفیان کے کندھے پر مارا اور کہا: آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ سفیان نے فرمایا: نہیں، لیکن تم نے مجھے بہت زور سے پکڑا ہے۔ ابو جعفر نے کہا: اے ابو عبد اللہ مجھے نصیحت کریں۔ سفیان نے فرمایا: تم اس پر تو عمل کرتے نہیں

جس کا تمہیں پہلے سے علم ہے تو کیا میں تمہیں اس پر وعظ کروں جس کے بارے میں تم جاہل ہو؟

ابو جعفر نے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ ہمارے پاس تشریف نہیں لاتے؟ سفیان نے فرمایا: اللہ نے تم جیسوں کی طرف سے منع فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "ظالموں کی طرف ہر گز نہ جھکنا ورنہ تمہیں بھی (دوزخ کی) آگ لگ جائے گی" (سورۃ ھود: 113)۔

تو ابو جعفر نے اپنے ہاتھ سے سفیان کو چھوا اور اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو گیا اور کہا: ہم نے علماء کی طرف محبت کا پیغام بھیجا تو انہوں نے قبول کیا سوائے سفیان کے اور وہ فرار ہونے والوں میں سے ہیں۔

(العقد الفرید: 109/3)

سفیان نے فرمایا: " **أدخلت على أبي جعفر بمنى , فقلت له: اتق الله , إنما أنزلت هذه المنزلة وصرت في هذا الموضع بسيوف المهاجرين والأنصار , وأبناؤهم يموتون جوعا , حج عمر بن الخطاب فما أنفق إلا خمسة عشر دينارا , وكان ينزل تحت الشجر " , فقال لي: أتريد أن أكون مثلك؟ قلت: «لا تكون مثلي , ولكن كن دون ما أنت فيه , وفوق ما أنا فيه»، فقال لي: اخرج** "مجھے منیٰ میں ابو جعفر کے پاس لایا گیا تو میں نے اس سے کہا: اللہ سے ڈر، تجھے یہ اقتدار مہاجرین وانصار کی تلواروں کی بدولت ملا ہے، جب ان کی اولاد بھوک سے مر رہیں تھیں،(اور تو حکومت کے نشے میں مست ہے) حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ نے حج کے موقع پر درخت کے سائے میں قیام فرمایا تھااور ان کے حج کے اخراجات کل پندرہ درہم تھے۔

ابو جعفر نے کہا: تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے جیسا ہو جاؤں؟ میں نے کہا: میرے جیسا نہیں لیکن کم از کم اپنی موجودہ حالت سے ہی کچھ کم ہو جاؤ۔ تو اس نے مجھ سے چلے جانے کو کہہ دیا۔

(حلیۃ الاولیاء: 43/7، الجرح والتعدیل: 165/3)

ابو جعفر ایک ہیبت ناک اور جابر خلیفہ تھا، اور ان دو واقعات کے بعد اس کا سفیان ثوری کے لئے اپنی نفرت کو چھپانا مشکل ہو گیا تھا جو کہ وقت کے ساتھ بھرتی رہی۔ یہاں تک کہ اس نے سفیان ثوری کو قتل کروانا چاہا لیکن خود ہلاک ہو گیا۔

ابو جعفر کا سفیان کو قتل کرنے کا حکم دینا

عبدالرزاق فرماتے ہیں:

" بعث أبو جعفر الخشابين حين خرج إلى مكة , فقال: إن رأيتم سفيان الثوري فاصلبوه قال: فجاء النجارون فنصبوا الخشب , ونودي سفيان , وإذا رأسه في حجر فضيل بن عياض , ورجلاه في حجر ابن عيينة , فقالوا له: يا أبا عبد الله , اتق الله ولا تشمت بنا الأعداء , قال: فتقدم إلى الأستار ثم دخله ثم أخذه وقال: «برئت منه إن دخلها أبو جعفر» , قال: فمات قبل أن يدخل مكة , فأخبر بذلك سفيان فلم يقل شيئا " "

جب ابو جعفر مکہ کے لئے نکلا تو اس نے چند صحرائی بھیجے اور ان سے کہا: اگر تم سفیان ثوری کو دیکھو تو اسے صلیب پر چڑھا دو۔ تو وہ تر کھان آئے اور لکڑی کا ایک ڈنڈا نصب کر دیا اور سفیان کے لٹکائے جانے کا اعلان کر دیا، اس وقت سفیان کا سر فضیل بن عیاض کی گود میں تھا جبکہ ان کے پاؤں سفیان بن عیینہ کی گود میں تھے، تو انہوں نے فرمایا: اے ابو عبد اللہ، اللہ سے ڈریے اور دشمنوں کو ہم پر ہسنے کا موقع نا دیں۔ تو سفیان نے کعبہ کے غلاف کو پکڑا اور کہا: اگر ابو جعفر مکہ میں داخل ہوا تو میں اس سے بری ہوں۔

ان کا یہ کہنا تھا کہ ابو جعفر کو مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی موت آگئی۔ جب سفیان کو اس بات کی خبر دی گئی تو انہوں نے کچھ نہیں کہا۔

(حلیۃ الاولیاء: 41/7)

یہ سفیان کی ثابت شدہ کرامت ہے۔

محمد المھدی بن المنصور اور سفیان ثوری

عطاء بن مسلم فرماتے ہیں:

" لما استخلف المهدي بعث إلى سفيان , فلما دخل خلع خاتمه , فرمى به إليه فقال: يا أبا عبد الله , هذا خاتمي فاعمل في هذه الأمة بالكتاب والسنة , فأخذ الخاتم بيده وقال: «تأذن في الكلام يا أمير المؤمنين؟» قال عبيد: قلت لعطاء : يا أبا مخلد , قال له: يا أمير المؤمنين؟ قال: نعم , قال: «أتكلم على أني آمن؟» قال: نعم , قال: «لا تبعث إلي حتى آتيك , ولا تعطني شيئا حتى أسألك» , قال: فغضب من ذلك وهم به , فقال

له كاتبه: أليس قد أمنته يا أمير المؤمنين؟ قال: بلى , فلما خرج حف به أصحابه فقالوا: ما منعك يا أبا عبد الله وقد أمرك أن تعمل في هذه الأمة بالكتاب والسنة؟ قال: فاستصغر عقولهم , ثم خرج هاربا إلى البصرة"

"مہدی نے خلیفہ بننے کے بعد ثوری کے پاس پیغام بھیجا۔ جب ثوری ان کے پاس پہنچے تو مہدی نے انگوٹھی اتار کر ثوری کی طرف پھینک دی اور کہا اے ابو عبد اللہ! یہ میری انگوٹھی ہے آپ لوگوں کو کتاب وسنت کی نصیحت کیجئے، ثوری نے انگوٹھی ہاتھ میں لے کر کہا: اے امیر المؤمنین مجھے بات کرنے کی اجازت دیجئے، امیر نے کہا کہ اجازت ہے، ثوری نے کہا اے امیر مجھے امان دیجئے، امیر نے کہا کہ ضرور، اس کے بعد ثوری نے کہا اے امیر مجھے تب تک نا بلائیے گا جب تک میں خود آپ کے پاس نا آؤں، اور میرے پوچھے بغیر مجھے کوئی چیز مت عطاء کیجئے گا۔ ثوری کی اس بات پر مہدی آگ بگولہ ہو گیا۔ مہدی کے کاتب نے کہا اے امیر آپ نے انہیں امان نہیں دی؟ مہدی نے کہا کہ دی ہے۔ جب ثوری مہدی کے پاس سے واپس ہوئے تو لوگوں نے ان سے مہدی کی پیشکش مسترد کرنے کی وجہ دریافت کی، ثوری نے کہا وہ کم عقل لوگ ہیں، اس کے بعد ثوری چھپ کر بصرہ چلے گئے۔"

(حلیۃ الاولیاء:40/7)

مہدی کا سفیان کو طلب کرنا

محمد بن سعد نے فرمایا:" طلب سفيان فخرج إلى مكة. فكتب المهدي أمير المؤمنين إلى مُحَمَّد ابن إبراهيم وهو على مكة يطلبه. فبعث مُحَمَّد إلى سفيان

فأعلمه ذلك وقال: إن كنت تريد إتيان القوم فاظهر حتى أبعث بك إليهم. وإن كنت لا تريد ذلك فتوار. قال فتوارى سفيان. وطلبه محمَّد بن إبراهيم وأمر مناديا فنادى بمكة: من جاء بسفيان فله كذا وكذا. فلم يزل متواريا بمكة لا يظهر إلا لأهل العلم ومن لا يخافه "جب سفیان کو طلب کیا گیا تو مکہ کو روانہ ہو گئے۔ تو مہدی نے مکہ کے حاکم محمد بن ابراہیم کو خط لکھا کہ سفیان کو ہمارے دربار میں حاضر کرو۔ محمد بن ابراہیم نے سفیان کو اس حکم سے آگاہ کر دیا اور کہا کہ اگر آپ اپنی قوم میں جانا چاہتے ہیں تو میں آپ کو ان میں پہنچا دوں۔ اگر آپ نہیں چاہتے تو کہیں روپوش ہو جائیں۔ اس پر سفیان روپوش ہو گئے۔ اس کے بعد محمد بن ابراہیم نے مکہ میں منادی کرادی کہ جو سفیان کو لائے گا اس کو یہ یہ انعام ملے گا۔ مگر مکہ میں ہی روپوش رہے۔ ان سے صرف اہل علم اور بے خوف لوگ ہی آگاہ تھے۔

(طبقات ابن سعد: 351/6)

ابو احمد الزبیری فرماتے ہیں:

" كنت في مسجد الخيف مع سفيان، والمنادي ينادي: من جاء بسفيان، فله عشرة آلاف.

وقيل: إنه لأجل الطلب هرب إلى اليمن" میں مسجد خیف میں سفیان کے ساتھ موجود تھا جب منادی نے آواز لگائی: جو کوئی بھی سفیان کا پتہ بتائے گا اس کو دس ہزار درہم دئے جائیں گے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان کے طلب کئے جانے کی وجہ سے ہی وہ یمن میں جا کر چھپ گئے۔

(سیر اعلام النبلاء: 257/7)

اور امام سفیان نے فرمایا:

"طلبت في أيام المهدي فهربت فأتيت اليمن , فكنت أنزل في حي حي , وآوي إلى مسجدهم , فسرق في ذلك الحي فاتهموني , فأتوا بي معن بن زائدة , وكان قد كتب إليه في طلبي , فقيل له: إن هذا قد سرق منا , فقال: لم سرقت متاعهم؟ فقلت: ما سرقت شيئا , فقال لهم: تنحوا لأسأله , ثم أقبل علي فقال: ما اسمك؟ قلت: عبد الله بن عبد الرحمن , قال: يا عبد الله بن عبد الرحمن نشدتك بالله لما نسبت لي نسبك , قلت: أنا سفيان بن سعيد بن مسروق , قال: الثوري؟ قلت: الثوري , قال: أنت بغية أمير المؤمنين؟ قلت: أجل , فأطرق ساعة ثم قال: ما شئت فأقم , وارحل متى شئت , فوالله لو كنت تحت قدمي ما رفعتها "

خلیفہ مہدی کے دور میں روپوش ہو کر میں یمن چلا گیا۔ وہاں پر مسجد در مسجد، محلّہ در محلّہ میرا قیام رہتا تھا، ایک محلّہ میں میرے قیام کے زمانے میں چوری کا واقعہ پیش آ گیا۔ اہل محلّہ چوری کے الزام میں ملوث کر کے مجھے معن بن زائدہ کے پاس لے گئے۔ معن بن زائدہ کو پہلے ہی سے خط کے ذریعے میری گرفتاری کی تاکید کی گئی تھی۔ چنانچہ جب مجھے چور بنا کر اس کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے مجھ سے کہا تم نے چوری کیوں کی؟ میں نے کہا میں نے حقیقت میں کوئی چوری نہیں کی، ان لوگوں نے خوامخواہ مجھے اس جرم میں ملوث کر دیا ہے، پھر اس نے تمام لوگوں کو دربار سے باہر بھیج کر تنہائی میں مجھ سے میرا

نام دریافت کیا۔ میں نے کہا: عبد اللہ بن عبد الرحمن، تو اس نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ اپنی اصل نسب مجھے بتاؤ، تو میں نے کہا: میں سفیان بن سعید بن مسروق ہوں۔ اس نے کہا: ثوری؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ اس نے کہا کہ امیر المؤمنین نے تمہاری ہی تلاش کا حکم دیا ہوا ہے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا، اس نے کچھ تامل کرنے کے بعد کہا تم جہاں بھی جانا چاہتے ہو چلے جاؤ خدا کی قسم تم میرے پاس ہوتے بھی تو میں امیر المؤمنین کے حوالے نہ کرتا۔

(حلیۃ الاولیاء: 4/7)

اس طرح امام سفیان کو بہت سی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ ان پر چوری کا الزام لگا دیا گیا۔ اگر سفیان چاہتے تو لوگوں میں سب سے امیر ترین بن سکتے تھے اور وہ جو چاہتے خلیفہ ان کو عطاء کر دیتے۔ لیکن اللہ سفیان اور ان جیسے اپنے نیک بندوں اور اولیاء کا اسی طرح مصیبت کے ذریعے صبر کا امتحان لیتا ہے۔

امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" قدم سفيان الثوري البصرة والسلطان يطلبه , فصار في بعض البساتين , فأجر نفسه على أن يحفظ ثمارها , فمر به بعض العشارين فقال له: من أين أنت يا شيخ؟ قال: من أهل الكوفة , قال: أخبرني , أرطب البصرة أحلى أم رطب الكوفة؟ قال: أما رطب البصرة فلم أذقه , ولكن رطب السابرية بالكوفة حلو , فقال: ما أكذبك من شيخ الكلاب , والبر والفاجر يأكلون الرطب الساعة , وأنت تزعم أنك لم تذقه؟ فرجع إلى

العامل فأخبره بما قال ليعجبه , فقال: ثكلتك أمك , أدركه , فإن كنت صادقا فإنه سفيان الثوري , فخذه لتتقرب به إلى أمير المؤمنين المهدي , فرجع في طلبه فما قدر عليه "

سفیان ثوری روپوشی کے زمانے میں بصرہ تشریف لائے۔کسی باغ کے مالک نے انہیں پھلوں کی حفاظت پر ملازم رکھ لیا۔ایک عاشر کا وہاں سے گزر ہوا اس نے سفیان ثوری سے سوال کیا کہ اے شیخ تم کون ہو؟ سفیان نے فرمایا کہ اہل کوفہ سے،اس نے سفیان سے سوال کیا کہ بصرہ اور کوفہ کی کھجوروں میں سے کون سی کھجور زیادہ شیریں ہے؟ سفیان ثوری نے کہا بصری کھجوریں تو تاحال میں نے چکھی نہیں ہیں البتہ کوفہ میں سابریہ علاقہ کی کھجوریں شیریں ہیں۔اس نے سفیان سے کہا کہ اے شیخ تم نے کس قدر دروغ سے کام لیا ہے، صالح، غیر صالح حتی کہ کتے بھی اس وقت کھجوریں کھا رہے ہیں تم کیسے ان کے نا کھانے کا دعوی کرتے ہو؟ وہ عاشر مالک باغ کو سفیان کی اس بات سے مطلع کرنے کے لئے گیا تا کہ وہ بھی اس پر اظہار تعجب کرے، لیکن جب اس نے مالک باغ کو اس بات سے مطلع کیا تو اس نے عاشر سے کہا کہ تو ہلاک ہو اس کا تعاقب کر، اگر تو اپنے دعوی میں سچا ہے تو وہ سفیان ثوری ہے جلد اس کا تعاقب کر کے اسے گرفتار کر کے امیر المؤمنین کے حوالے کر دے تا کہ تو امیر المؤمنین کے دربار میں قرب حاصل کر لے۔ چنانچہ اس نے سفیان ثوری کا تعاقب کیا لیکن وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا۔

(حلیۃ الاولیاء:13/7)

امام سفیان کے خادم عصام بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وجهني سفيان وكتب معي إلى المهدي وإلى وزيره أبي عبد الله , ويعقوب بن داود , وأدخلت عليه فجرأ كلامي فقال: " لو جاءنا أبو عبد الله لوضعنا أيدينا في يده وارتدينا برداء , واتزرنا بآخر , وخرجنا إلى السوق , فأمرنا بالمعروف ونهينا عن المنكر , فإذا توارى عنا مثل أبي عبد الله , لقد جاء قراؤكم الذين هم قراؤكم فأمروني ونهوني , ووعظوني وبكوا والله لي وتباكيت لهم , ثم لم يفجأني من أحدهم إلا أن أخرج من كمه رقعة: أن افعل بي كذا , وافعل بي كذا , ففعلت ذلك بهم , ومقتهم عليه , وإنما كتب إليه لأنه طال مهربه أن يعطيه الأمان , فأمنه , وقدمت عليه البصرة بالأمان ثم قال: اخرج إلى أهلك , فقد طالت غيبتك فألم بهم , ثم الحق بي بالكوفة , فإني منتظرك حتى تجيء , فمرض بعده بالبصرة , ومات رحمه الله "

ایک بار ثوری نے مجھے ایک خط دے کر مہدی اور اس کے وزیر ابو عبد اللہ اور یعقوب بن داود کے پاس بھیجا۔ چنانچہ وہ خط لے کر میں ان کے پاس پہنچا، اس نے وہ خط پڑھ کر کہا اگر وہ خود ہمارے پاس آتے تو ہم ان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر بازار جاتے اور لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے لیکن انہوں نے ایک جاہل کو ہمارے پاس بھیج دیا جو ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہے۔ ہم بھی بہ تکلف ان کے سامنے روئے، ثوری نے خط میں مہدی سے امان طلب کی تھی، چنانچہ مہدی نے ثوری کو امان دیدی، پھر میں امان لے کر ان کے پاس بصرہ پہنچا، ثوری نے مجھ سے کہا

اب تم گھر چلے جاؤ کیونکہ تم ایک طویل وقت سے گھر سے دور ہو، البتہ کچھ روز گھر ٹھہرنے کے بعد میرے پاس کوفہ آجانا، وہیں میں تمہارا انتظار کروں گا لیکن اس کے بعد بصرہ ہی میں ثوری بیمار ہوگئے اور وہیں انتقال فرمایا۔

(حلیۃ الاولیاء:43/7)

ابن المدینی فرماتے ہیں:" **أقام سفيان في اختفائه في البصرة نحو سنة** "سفیان ثوری بصرہ میں تقریبا ایک سال تک روپوش رہے۔

(سیر اعلام النبلاء:279/7)

سفیان رحمہ اللہ کسی بھی عالم وصالح کے لئے یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ وہ حکمرانوں اور بادشاہوں کے ساتھ گھلیں ملیں۔ وہ کہا کرتے تھے:

"**ليس للسطلان خير من أن لا يراك ولا تراه**" سلطان کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ وہ تمہیں نہ دیکھے اور تم اس کو نہ دیکھو۔

(حلیۃ الاولیاء:44/7)

اور فرمایا:" **إن هؤلاء الملوك قد تركوا لكم الآخرة، فاتركوا لهم الدنيا** "ان بادشاہوں نے تمہارے لئے آخرت کو چھوڑا، تو تم ان کے لئے دنیا کو چھوڑ دو۔

(سیر اعلام النبلاء:78/7)

اور فرمایا:"**إن دعاك هؤلاء الملوك تقرأ عليهم [قل هو الله احد] فلا تجبهم فان قربهم مفسدة للقلب**" اگر یہ حکمران تمہیں قل ہو اللہ احد پڑھنے کے لئے بھی بلائیں تو ان کی دعوت قبول مت کرنا کیونکہ ان کی قربت دل کے لئے فساد ہے۔

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم:86/1)

اور سفیان نے فرمایا: " **ليس أخاف ضربهم , ولكني أخاف أن يميلوا علي بدنياهم , ثم لا أرى سيئتهم سيئة** "

مجھے ان (حکمرانوں) کی لاٹھی کا خوف نہیں، لیکن مجھے خوف اس بات کا ہے کہ یہ اپنی دنیا کو مجھ پر مسلط کریں گے اور دیکھتے ہی دیکھتے میں ان کے غلط کو غلط نہیں جانوں گا۔

(حلیۃ الاولیاء: 42/7)

سفیان کا امراء کے احسان کو قبول نہ کرنا

یحیی بن سلیم الطائفی نے امام سفیان بن عیینہ سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں:

" **أن مُحَمَّد بن إبراهيم الهاشمي – وكان واليا علي مكة – بعث إلى سفيان الثوري بمائتي دينار , فأبى أن يقبلها فقلت: يا أبا عبد الله , كأنك لا تراها حلالا؟ قال: «بلى , ما كان آبائي وأجدادي إلا في العطية , ولكن أكره أن أذل لهم»** "

مکہ کے گورنر محمد بن ابراہیم الہاشمی نے سفیان ثوری کی خدمت میں دو سو دینار بھیجے، تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں نے کہا: اے ابو عبداللہ، ایسا لگتا ہے کہ آپ اس کو حلال نہیں سمجھتے؟ انہوں نے فرمایا: بلکہ میں نے ان کی نظر میں ذلت سے بچنے کے لئے ایسا کیا ہے۔

(الجرح والتعدیل: 144/1)

یمن کے گورنر معن بن زائدہ نے بھی انہیں ہزار دینار دینے کی کوشش کی لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

(حلیۃ الاولیاء: 46/7)

سفیان کا مرض اور ان کی وفات

خلیفہ کے خوف سے آپ کا فرار ہونا

امام ابن سعد فرماتے ہیں: "جب آپ کو مکہ میں گرفتاری کا خوف پیدا ہوا تو آپ وہاں سے بصرہ میں آ گئے اور یحیی بن سعید القطان رحمہ اللہ کے مکان کے قریب ٹھہرے۔ آپ نے گھر والوں میں سے کسی سے پوچھا کہ تمہارے آس پاس کوئی اہل حدیث عالم موجود ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں یحیی بن سعید ہیں۔ تو سفیان نے فرمایا: ان کو میرے پاس لے آؤ۔ وہ انہیں لے آئے۔ سفیان نے انہیں بتایا کہ میں یہاں چھ سات دن سے قیام پذیر ہوں۔ یحیی بن سعید رحمہ اللہ نے ان کو اپنے قریب ہی جگہ دے دی۔ اور درمیان میں ایک دروازہ کھول لیا۔ وہ بصرہ کے محدثین کو لے کر ان کے پاس آتے' ان کو سلام کرتے اور ان سے احادیث سنتے، اور ان کے پاس آنے والے محدثین میں جریر بن حازم، مبارک بن فضالہ، حماد بن سلمہ، مرحوم العطار، حماد بن زید اور دیگر لوگ شامل تھے۔ عبد الرحمن بن مہدی بھی ان کے پاس آتے۔ وہ اور یحیی دونوں ان سے احادیث سن کر لکھ لیتے تھے اور جب بھی ان کے پاس ابو عوانہ رحمہ اللہ آنے کی اجازت طلب کرتے تو آپ انکار کر دیتے اور فرماتے کہ جس شخص کو میں نہیں جانتا اس کو کیسے آنے کی اجازت دے دوں۔ اسی طرح مکہ میں بھی جب کبھی ابو عوانہ آپ کے پاس آتے اور سلام کرتے تو آپ ان کے سلام کا جواب نہ دیتے۔ اصل میں آپ کو یہ ڈر تھا کہ وہ کسی کو میرے یہاں ہونے کی اطلاع نہ دے دے۔

اسی ڈر سے آپ نے وہ جگہ چھوڑ دی اور ہیثم بن منصور الاعرجی کے مکان کے قریب آ گئے اور وہیں ہمیشہ رہے۔ ایک دفعہ حماد بن زید رحمہ اللہ نے ان سے کہا کہ آپ سلطان کے ڈر سے چھپتے کیوں پھرتے ہیں یہ تو اہل بدعت کا وطیرہ ہے؟ آخر آپ ان سے ڈرتے کیوں ہیں؟ نتیجہ یہ نکلا کہ حماد اور سفیان دونوں اس بات پر متفق ہو گئے کہ وہ دونوں دار الخلافہ بغداد میں آئیں اور اپنے آپ کو ظاہر کر دیں۔ چنانچہ سفیان نے مہدی کو لکھ کر اپنے آپ کو ظاہر کر دیا۔

آپ کو اس سے ڈرایا بھی گیا کہ خلیفہ غضب ناک ہو گا مگر آپ نے اس کی پرواہ نہ کی۔ الغرض اس طرح مہدی کو علم ہو گیا اس نے آپ کی طرف عزت واحترام کا پیغام بھیجا۔ اور دونوں کا معاملہ صاف ہو گیا۔

اس کے بعد آپ کو بخار ہو گیا اور مرض شدت اختیار کر گیا اور موت کا وقت قریب آ گیا اور آپ جزع وفزع کرنے لگے۔ مرحوم بن عبد العزیز نے کہا: اے ابو عبد اللہ آپ کیوں گھبراتے ہیں آپ نے تمام عمر اپنے رب کی عبادت وبندگی کی ہے۔ وہ آپ پر اپنی رحمت ومغفرت نازل کرے گا اس سے آپ کو اطمینان وسکون ہوا۔ اور کہا کہ یہاں میرے کوفہ کے ساتھیوں میں سے کوئی ہے؟ ان کے پاس عبد الرحمن بن عبد الملک بن ابجر، حسن بن عیاش اور ان کے بھائی ابو بکر بن عیاش کو لے آئے۔ آپ نے عبد الرحمن بن عبد الملک کو وصیت کی کہ وہ ان کے جنازے کی نماز پڑھائیں۔ یہ سب لوگ آپ کے پاس رہے حتی کہ آپ وفات پا گئے۔"

(الطبقات الکبری:6/351-352)

عبد الرحمن بن مہدی فرماتے ہیں: " **كان سفيان يتمنى الموت ليسلم من هؤلاء، فلما مرض كرهه، وقال لي: اقرأ علي (يس) ، فإنه يقال: يخفف عن المريض. فقرأت، فما فرغت حتى طفئ** "سفیان موت کی تمنا کیا کرتے تھے تا کہ وہ ان (حکمرانوں کے فتنے سے) محفوظ ہو جائیں، اور جب ان پر مرض طاری ہوا تو انہوں نے اسے ناگوار جانا۔ انہوں نے مجھے ان پر سورت یٰس کی تلاوت کرنے کو کہا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ اس سے مریض پر آسانی ہوتی ہے۔ تو میں نے پڑھنا شروع کیا اور ابھی فارغ نہ ہوا تھا کہ وہ چل بسے۔

(سیر اعلام النبلاء: 278/7)

ابو اسامہ فرماتے ہیں: " **مرض سفيان، فذهبت بمائه إلى الطبيب، فقال: هذا بول راهب، هذا رجل قد فتت الحزن كبده، ما له دواء** "سفیان جب بیمار ہوئے تو میں ان کا پیشاب لے کر ڈاکٹر کے پاس گیا تو اس نے کہا یہ کسی راہب کا پیشاب ہے۔ رنج و غم نے اس شخص کے جگر کو چور کر کے رکھ دیا ہے۔ اس کی کوئی دواء نہیں ہے۔

(سیر اعلام النبلاء: 270/7)

عبد الرحمن بن مہدی نے فرمایا: " **مرض سفيان بالبطن، فتوضأ تلك الليلة ستين مرة، حتى إذا عاين الأمر، نزل عن فراشه، فوضع خده بالأرض، وقال: يا عبد الرحمن! ما أشد الموت. ولما مات غمضته، وجاء الناس في جوف الليل، وعلموا** "سفیان کو پیٹ کی بیماری لاحق ہوئی، تو (اپنی موت کی رات)

انہوں نے ساٹھ مرتبہ وضوء کیا حتی کہ جب انہوں نے اپنی موت کو آتے دیکھا تو اپنی جگہ سے اترے، اپنی گال کو زمین پر رکھا اور کہا: اے عبد الرحمن موت کتنی سخت چیز ہے۔

جب سفیان وفات پا چکے تو میں نے کچھ دیر تک اس بات کو پردے میں رکھا، اور پھر آدھی رات کو لوگ آئے تو انہیں علم ہو گیا۔

(سیر اعلام النبلاء: 278/7)

امام سفیان رحمہ اللہ نے سال 161 ہجری کے شروع میں 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔

(سیر اعلام النبلاء: 279/7)

امام ابن حبان نے فرمایا: ان کی قبر بنی کلیب کے قبرستان میں ہے اور میں نے کئی بار وہاں کی زیارت کی ہے۔

(مشاہیر علماء الامصار: ص268)

ابو داود طیالسی فرماتے ہیں: سفیان بصرہ میں فوت ہوئے اور رات کے وقت دفنائے گئے۔ البتہ ہم نے ان کی نماز جنازہ نہیں پائی، تو ہم اگلے دن ان کی قبر پر گئے اور ہمارے ساتھ جریر بن حازم اور سلام بن مسکین بھی موجود تھے اور وہاں ان کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی، پھر جریر رونے لگے اور چند اشعار کہے۔۔۔

(تاریخ بغداد: 171/9)

اسماعیل الزاہد نے سفیان ثوری کا ذکر کیا اور فرمایا: " **رحم الله أبا عبد الله يا زين الفقهاء يا سيد العلماء يا قرير العيون تبكي العيون لفقدك على واصل**

الأرحام في زمانهم، ثم قال: أصيب المسلمون بعمر بن الخطاب وأصبنا بأبي عبد الله في زماننا "اللہ ابو عبد اللہ پر رحم فرمائے۔ اے فقہاء کی زینت، اے علماء کے سردار، اے آنکھوں کی ٹھنڈک، آج آپ کی غیر موجودگی سے آنکھیں روتی ہیں۔۔۔ اور کہا: مسلمان عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات سے پریشان ہوئے تھے اور اس دور میں ہم ابو عبد اللہ کی وفات سے پریشان ہوئے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء:359/6)

انتقال پر ملال

امام ابن سعد نے فرمایا: آپ کی وفات کی خبر بصرہ میں ہر طرف پھیل گئی ہر شخص کو آپ کی وفات کا صدمہ ہوا۔ بے شمار مخلوق آپ کے جنازے میں شریک ہوئی۔ آپ کی نماز عبد الرحمن نے پڑھائی۔ یہ بڑے نیک آدمی تھے۔ سفیان ان سے بڑے خوش تھے۔ عبد الرحمن اور خالد بن الحارث وغیرہ نے ان کو قبر میں اتارا۔ اور ان کو دفن کیا۔ پھر عبد الرحمن اور حسن بن عیاش نے کوفہ میں آکر ان کی وفات کی خبر دی۔ اللہ ان پر اپنی رحمت نازل کرے۔

(الطبقات الکبری:352/6)

آپ کی وفات کے بعد کئی لوگوں نے آپ کو خواب میں خوشحال وانبیاء وصالحین کی صحبت میں دیکھا ہے۔ ان کا ذکر یہاں ضروری نہیں ہے۔ رحمہ اللہ۔